کہیعص ذکر رحمۃ ربک عبدہ ذکریا

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان سعادت اقتران این کتاب مستطاب
صحیفۃ الاولیا و حدیقۃ الاصفیا۔ بہارستان شریف۔ نگارستان لطیف
سفینۂ قادریہ۔ سکینۂ سہروردیہ۔ سوانح عمری لاثانی۔ تذکرۂ
غوث بہاء الدین زکریا ملتانی۔ موسوم بہ

بوستان غوثیہ

مولفۂ تراب الاقدام وضیع و شریف شاہ عبد اللطیف صاحب لطیف قادری
ساگری غفر اللہ لہ والدیہ حسب الایمائے قبلۂ اصحاب شریعت و طریقت
کعبۂ ارباب حقیقت و معرفت حضرت سید فخر الدین احمد صاحب حیرت
ابن برگزیدۂ خاندان مصطفوی پسندیدۂ دودمان مرتضوی حضرت
مولانا و مرشدنا سید شاہ نظام الدین احمد صاحب قادری بغدادی
چشتی النظامی اویسی قلندر مشرب دام اللہ تعالی عرفانہم و ضاعف
فیوضاتہم در معرض تحریر و تسطیر آمدہ مرغوب دوجہان گردید

افضل المطابع دہلی میں چھپی
سنہ ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۴ء

مختصر فہرست کتب بک ایجنسی و دیگر اشیار متعلقہ افضل المطابع دہلی چوڑیان

حضرات ناظرین ہم اور اشتہار والون کی طرح چنان و چنین کو پسند نہین کرتے صرف یہ کہدینا کافی ہو کہ ہمارا کارخانہ مع
اور سنسکرت وغیرہ مختلف کتابین ہمیشہ چھپتی رہتی ہین طویل فہرست سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ ہماری ایجنسی جمیع علوم فنون کی مختلف
ہے اسلامی اور انگریزی مدارس کی کتابین مولانا حالی اور شمس العلمار مولوی نذیر احمد صاحب و شمس العلمار فنشی ذکاء اللہ صاحب
اکثر مشہور ناول آپکو ہماری ایجنسی سے بکفایت ملینگے مترجم و غیر مترجم قرآن مجید متبرک مقامات کے نقشہ جات دہلی بمبئی لندن کی مطبوعہ حمایل
دہلی کی ساخت کی مشہور چیزین سادہ کاری یعنی ٹوپیان جو پہننے کی گھڑیان اور انکے علاوہ دیگر ضروری چیزین بھی ہم بکفایت احتیاط دوا
دیگر اشیار کی درخواست کے ساتھ نصف قیمت پیشگی آنی چاہیے۔ دس روپیہ سے زائد کے خریدار کو کمیشن بھی دیا جاتا ہے جسقدر تعداد خریداری کی ز
جائیگا نیز ہمارے مطبع مین چھپائی بھی نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے خوشخطی و صحت کا اہتمام بلیغ کیا گیا ہے اردو عربی فارسی کتابین عمدگی و صفائی ا
چھپانے سے بڑہکر سہولت کا انتظام کیا گیا ہے کہ اہل فرمایش کی خدمت مین انکی فرمائش وغیرہ ٹھیک وقت پر بھیجی جاتی ہے بااین ہمہ چھپائی کا نرخ
طے ہو سکتا ہے جو صاحب اپنی کتاب اس مطبع مین چھپوائینگے بشرطیکہ تعداد جزو سے کم نہوگی کتاب کا اشتہار جو تقریبا ایک سطر کا ہوگا مفت
شایع کیا جائیگا۔ اگر کوئی صاحب اپنی تصنیف اپنی لاگت سے نہ چھپوا سکیں تو بشرط پسند مطبع اپنی لاگت سے چھاپ سکتا ہے محصول ڈاک

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین رضؓ

آجتک اس تذکرہ سراپا الم کے متعلق (نظم و نثر) جسقدر کتابین چھپی ہین
از راہ تعزیہ داری کے سبب اصلی واقعات سے خالی ہین ناظرین یہ ہم تذکرہ امامین
کے متعلق یہ کتاب سعادت الکونین فی فضائل الحسنین نہایت مفصل چھاپی ہے
جسکی ہر ایک بات مستند حدیثون اور تاریخ کی معتبر کتابون سے لیگئی ہے
زبان کی سلاست اور محاورات کی نفاست ہرگز اجازت نہین دیتی کہ کتاب
کو بغیر ختم کئے ہاتھ سے رکھدیجئے رفاہ عام کیلئے اسکی قیمت بہت ہی
کم رکھی گئی ہے یعنے فی جلد صرف

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب

خلفاء اربعہ کے فضائل و مناقب عشرہ مبشرہ کے محامد ازواج مطہرات
کے فضائل تمام اہل بیت کے ستودہ خصائل حضرات حسنین کے برگزیدہ خصائل
کو گویا دریا کو کوزہ مین بند کر دیا ہے ایک کالم عربی دوسرا سلیس
اردو جسمین عربی کا پورا پورا ترجمہ صفحہ بصفحہ ہے یہ کتاب لایق دید ہے
قیمت بوجہ بڑے حجم کے بہت ہی کم ہے فی جلد صرف

قیمت	نام کتاب
	جواہر الاتقان فی حفظ الایمان
	فاتحہ سوم چہلم محفل میلاد وغیرہ کا ثبوت غیر مقلد
	عقائد فاسدہ کا رد عبد الوہاب نجدی کا ذکر انکا
	رد کرنے مین اس سے بہتر کوئی کتاب نہین چھپی قیمت
	تذکرہ صابریہ
	یعنے سوانح عمری مخدوم علاء الدین علی احمد
۱۲ار	صابری پیران کلیری جسمین آپکی پیدایش تعلیم
	شادی اور کلیر شریف مین تشریف لانا اور
	حالات دینی کا حال نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا
	تحفۃ الموحدین
	مصنفہ عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
	دہلوی اسمین شرک و بدعت کا رد اور
ع	اور نقلی دلائل سے ثبوت قیمت صرف

بسم اللہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

کیا جانے کوئی رتبۂ شایانِ محمد ؐ
خود ربِّ دو عالم ہے ثنا خوانِ محمد ؐ

کونین پہ ہے سایۂ دامانِ محمد ؐ
عرش است کمین پایہ ز ایوانِ محمد ؐ

جبریلؑ امین خادمِ دربانِ محمد ؐ

معراج کی شب عرش پہ سلطانِ مکرم
دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوئے جس دم

بولے یہ کلیمؑ اور نبی عیسیٰؑ مریمؑ
آن ذاتِ خداوند کہ مخفی است دو عالم

پیدا و عیان است بچشمانِ محمد ؐ

آدم سے یہ اک روز نبی شیثؑ نے پوچھا
ہے علم تمہارا کہ شہِ دین کا اعلا

آدم لگے کہنے تمہیں معلوم نہیں کیا
توریت کہ بر موسیٰؑ و انجیل بہ عیسیٰؑ

شد محو بیک نقطۂ فرقانِ محمد ؐ

عشاق حسینوں کا ذرا دیکھیں تماشا
لیلیٰ بھی ہے شیرین بھی ہے موجود ہے عذرا

پر کون ہے جو آپ کے محبوبِ خدا کا
یوسفؑ کہ خرید است زلیخا بہ تمنا

بودہ است غلامی ز غلامانِ محمد ؐ

کابل کے محافظ ہیں اگر عابد رحمٰن
تو روم کے ہیں عبد الحمید آج تو ن سلطان

مختار دکن آج ہیں محبوب علیخان
بخشند بمورے ز سخا ملک سلیمان

شاہانِ جہان اند گدایانِ محمد ؐ

ہو جائیگی جس دم دلِ عشاق میں ہلچل
خوبانِ جہان بھر لینگے اپنا بھی آنچل بل

آنکھوں میں حسینوں کے ہو نام کو کاجل
از بہرِ شفاعت چہ اولوالعزم چہ مرسل

در روزِ جزا دست بدامانِ محمد ؐ

وہ کون ہے جو آپکے اوپر نہین قربان	آدم ہون کہ داؤد ہون عیسیٰ کہ سلیمان
یک جان چہ کند سعدی مسکین و صد جان	ہمراہ لطیف سخن آرا و سخندان

سازیم فدائے سگ دربان محمدؐ

حمد بیحد اُس خالق بیچون کو ہے کہ جس نے انسان ضعیف البنیان کو خلعت لقد کرمنا بنی آدم سے مشرف فرمایا۔ اور صلوٰۃ و سلام بیحد اُس رسول برحق پر کہ جس نے ہمکو راستہ نجات کا دکہلایا اور اُسکے آل و اصحاب پر جن کو خالق کائنات نے ائمۂ اقطاب و اغواث بنایا۔ زہے انتظام مدبّر حقیقی کہ جن سے جمیع مخلوقات کو بپائے لفظ کن منصۂ ظہور پہ جلوہ بخشا اور زہے انعام معبود تحقیقی کہ جناب سرور کائنات افتخار موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خاتم النبیین کیا۔ اور شافع روز جزا فرمایا اور بعد آپکے خلفائے راشدین اور ائمۂ صادقین سے انتظام دین متین کو آراستہ پیراستہ کیا اور اُسکے بعد اُمت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مین اولیائے صاحب کرامت اور اصفیائے فضیلت کیش مبعوث فرمائے اور اُن مین ابدال و اوتاد و اقطاب و اغوث کو درجۂ فضیلت بخشا۔ جنہون نے بحکم خدا مردے جلائے اور طرح طرح کی کرامتین دکہلائین اور حدیث پاک علمائے امتی کانبیائے بنی اسرائیل کے مصداق ٹہرے خصوصاً سیدی ومولائی مرشدی وملجائی قطب الاکرام غوث الاعظم غیاث الدین۔ غوث الثقلین قرۃ العین مصطفوی۔ نور دیدہ مرتضوی الحسینی الحسنی سرو حدیقۂ مدنی۔ نور الحقیقۃ والیقین۔ محبوب سبحانی حضرت پیر دستگیر شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلطان الاولیا و برہان الاصفیا مالک رقاب عرفا و کملا و صلحا بنایا الحق سلا اعلم

محبوب خدا ابن حسن آل حسینا	کویم ز ثنائے تو چہ غوث الثقلینا
تا اللہ لقد اثرک اللہ علینا	سر در قدمت جملہ نہادند وگفتند

وصف آن دستگیر میگویم	ذکر پیران پیر میگویم	مولف
افسر اولیائے کون ومکان	وہ ولایت مآب غوث جہان	
عظمت طرز شیخ وفیض نقد	صاحب ذکر و شغل و وجد نقد	
مصطفےٰ احسن وخلق وجذب وزکا	غوث اعظم ضربدست قضا	
زندہ فرمائے دین خیر الناس	درس فرمائے ذکر پاس انفاس	

یوسفیؑ حسن وہم خضرؑ صورت — عیسئ وقت و مصطفی سیرت

صدق صدیقؓ و خاص عدل عمرؓ — حلم عثمان و ہیبت حیدر

جان شبیرؓ وہم حسنؓ ثانی — واقف راز ہائے پنہانی

دستگیر جہان محی الدینؒ — یعنے پیر جہان محی الدین

خاص محبوب رب سبحانی — عبدالقادر ولی جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ متعالی — قدس اللہ سرہٗ العالی

لاڈلے خالق و نبیؐ کے ہین — آل ہین حضرت علیؓ کے این

آپ والانسب تو عیسی ہین — بخدا حسنی الحسینی ہین

ہین کرامات آپ کے بسیار — کس کی طاقت کہ کرسکے جو شمار

جو کرامات شہ کی لکھی ہین — ہمنے بتنیس ہزار دیکھے ہین

ہین کرامات آپ کے اقوال — ہین کرامات آپ کے افعال

بات ہی آپ کی کرامت ہے — ذات ہی آپ کی کرامت ہے

سب دیون نے مثل تاج افسر — رکھہ لئے آپ کے قدم سر پر

اِک ولی نے جو کی ہتی سرتابی — بس ولایت نہین رہی اُن کی

آخرش آپ ہی کے باعث سے — وہ ولی پہر بزرگ کہلائے

ایک دن آپ نے زراہ فتوح — چرخ اخضر پہ اک طلب کی روح

روح کو دے سکے نہ عزرائیلؑ — آپ نے اُن سے چہین لی زنبیل

یہ کرامات ہوئی رخشندہ — مردے اس دن کے ہوگئے زندہ

سب زبردست اولیائے شیر — سگ درگاہ شہ سے ہوگئے زیر

لائے جب خلق کو ہدایت پر — رہزنون کو بنادیا رہبر

بحر الطاف جب اُبل آیا — ایک ضعیفہ پہ رحم فرمایا

اُس ضعیفہ کی ناؤ کو ڈوبے — بالیقین تیس سال گزرے تہے

زور دریا دلی جو دکہلایا — اُس ضعیفہ پہ رحم فرمایا

یہ کرامات سب کو دکہلادی — ناؤ ڈوبی ہوئی نکلوادی

فیض بخشی کا آگیا جو خیال — چہوٹون تک کو کردیا ابدال

زر کسی کو کسی کو رخش دیا
جس نے جو مانگا اُسکو بخشدیا

ایک ضعیفہ کا حال لکھتا ہون
طرفہ تر قیل و قال لکھتا ہون

وجد کا سامعین پہ عالم ہے
یہ کرامات غوث اعظم ہے

نظم ہے یا ہے اتفاق سخن
ہے ہر ایک شعر مین مذاق سخن

قدر اُسکی کرینگے سب عشاق
داد دینگے تمام اہل مذاق

ہے روایت کہ اک ضعیفہ تہی
پاک دامن بڑی عفیفہ تہی

صاحب مال و صاحب دولت
نیک بخت اور صاحب عفت

تہا نہ کوئی خیال بیہودہ
تہی ہر اک طرح سے وہ آسودہ

تہی بظاہر وہ گو کہ دولتمند
لیکن اُسکے نہ تہا کوئی فرزند

اسلئے اک بزرگ کی خدمت
کرتی تہی رات دن بصد منت

کام اُن کے تمام کرتی تہی
اُن کی خدمت مدام کرتی تہی

بن گئی تہی وہ خادم درویش
بہر اولاد رہتی تہی دلریش

ایک دن اپنا مدعائے دلی
از رہ عجز و ہم بصد زاری

اپنے مخدوم سے کہا اُس نے
چاہیے اولاد کی دعا اُس نے

وہ ولی ہی خدا رسیدہ تہے
چاشنے والا چشیدہ تہے

اُس ضعیفہ کی بات کو سُنکے
لوح محفوظ پر وہ جا پہونچے

خوب اُس جا پہ جا بجا دیکہا
اُسکی تقدیر مین نہ تہا لڑکا

کہ ضعیفہ کو اُس بزرگ نے پند
تیری تقدیر مین نہین فرزند

بانجہہ پیدا ہوئی تو اے بڑہیا
تجہہ سے لڑکا کبہی نہین ہوگا

وہ ضعیفہ یہ سنکے ہو پُرغم
گہر کو روتی ہوئی چلی اُسدم

غم سے وہ پہوٹ پہوٹ روتی تہی
سنگ غوثی سے منہ کو دہوتی تہی

راستہ مین قضاءً الٰہی سے
ملگئی غوث پاک سے جاکے

اُس ضعیفہ سے آپنے پوچہا
کیون تو روتی ہے سچ بتا بڑہیا

وہ ضعیفہ یہہ بولی دادیلا
درد دل لا علاج ہے میرا

مین فلانے بزرگ کی خدمت
آج اُنہون نے یہ کر دیا ارشاد
شہ ضعیفہ سے بولے ہو خورسند
جلد تجھے ربّ خالق بخشتا
وہ ضعیفہ یہ بولی ہے یہ کیا
ہم زن و مرد پیر ہین دونو
آپ پیران پیر ہین شاہا
کچھ تو اپنی زبان سے فرما دو
اس ضعیفی مین گر ہوئی اولاد
اپنے لب کو ذرا ہلا دیجے
بولے اُسوقت وہ شہ کونین
بولی بڑھیا کہ حادثہ ایسا
غوث پاک اس سے بولے کہ ہو دو چار
چار اصحاب سے تو الفت رکھ
ایک فرزند کی ہے چاہ تجھے
سنکے بڑھیا یہ ہو گئی ششدر
شرط الفت سے دوست خوش رکھو
سُنکے بڑھیا یہ شاہ کا فرمان
بولے پھر آپ بھی کہ اے بڑھیا
سبع سیّار کی طرح تیرے
پھر انگشتری ہفت زمین
وہ ضعیفہ یہ شہ سے سنتے ہی
بولے مختار ہشت خلد وہان
بولی بڑھیا کہ واسطے میرے
پہونچے تھے وہ بزرگ ایک قلم
پھر اولاد کر لی تھی حضرت
تیری تقدیر مین نہین اولاد
ہمنے اِک دیدیا تجھے فرزند
ایک فرزند خاص دیوے گا
مین بھی بوڑھی ہون مرد بھی بوڑھا
بادشاہا فقیر ہین دونو
خلق کے دستگیر ہین شاہا
ہم ہین محتاج کچھ تو دلوا دو
یہہ کرامات ہے بربّ عباد
میرا مدعا دیجے
ہم نے دو تجکو بخشے نور العین
اس سے بچی سرا ہین کیا ہوگا
کرنہ تو تین پانچ اور تکرار
پنجتن پاک سے محبت رکھ
ہمنے دو تین چار پانچ دیئے
بولے شہ چھ ملین گے تجکو پسر
چھوٹ جائینگے چھکے اعدا کے
سات بار آپ پر ہوئی قربان
سات بخشے ہین تجکو ماہ لقا
سات فرزند مہ لقا ہون گے
ہونگے تیرے پسر لسبان نگین
آٹھ آٹھ آنسوؤن سے رونے لگی
آٹھ فرزند لے نہ ہو غمگین
تو فلک کو تمام طے کر کے
لوح محفوظ پر خدا کی قسم

دیکھ کر وان تمام نو دکھن
وان سمجھ کر تمام راز سخن

دست بردار ہو دعا سے وہین
بولے تئے مجھسے کائے زن غمگین

سرو کی طرح سے تو بن آزاد
تیری تقدیر مین نہین اولاد

تجکو فرزند ہو کہان سے بھلا
سرو مین پہول پہل نہین آتا

پس یہ سنکر بیان با صد یاس
اے حضور رائی ہتی مین آپکے پاس

آپ نے کردیا مجھے خورم +
ہوگیا دور میرے دل کا غم

ایک فرزند کی ہتی وآن قلت
یان تو پہونچی دہائی کی نوبت

صد ہزاران منت داور
لاکہا شکر خالق اکبر

ہر سر مو ہو گر کروڑ زبان
پہر شکر خدائے رب جہان

ذکر ہے سنکہہ اور پدم کا کیا
ایک بہی شکر ہو سکے نہ ادا

آپ تک اس نے مجکو پہونچایا
آپ نے مجہہ پہ رحم فرمایا

ورنہ میرا تو ہو چکا ہتا کام
سر بسر رہگئی ہتی مین ناکام

حال پر اپنے کرتی ہتی افسوس
پر نہ فضل خدا سے ہتی مایوس

مین دم سرد جبکہ بھرتی ہتی
یاد لا تقنطوا یہی کرتی تھی

آپ نے مجکو با مراد کیا
بخدا مجہہ حزین کو شاد کیا

شاہ بولے نہ تو دہائی دے
تو تو کیا پورے لے تو دس لڑکے

بہر عشرہ مبشرہ بخدا
دس پسر تجکو کبریا دے گا

بولی بڑھیا کہ گر ہوا یہ حال
گیارہوین خود کرونگی مین ہر سال

جب تلک زندگی کرونگی مین
گیارہوین آپ کرون گی مین

بولے شہ اب تو کر زبان کو بند
ہمنے گیارہ دیئے تجھے فرزند

پس وہ بڑھیا یہ مان کر منت
غوث اعظم سے ہوگئی رخصت

اپنے گھر جاکے بار ور وہ ہوئی
اور پیدا ہوئی اُسے لڑکی

پس بعد خود می وہی بڑھیا
ساتھ لیکر زنان ہمسایہ

غوث اعظم کے پاس جا پہونچی
بولی اے شاہ یہ ہوئی لڑکی

شاہ بولے کہ دیکھو ہے لڑکا
جبکہ دیکھا وہان تو لڑکا تھا

وہ جو درویش تھے انہون نے بھی
عرض کی اے خدائے کون و مکان
کیون ہمیں منفعل کیا تو نے
لوح محفوظ و شاخ طوبیٰ کو
اسکی تقدیر مین نہ تھا لڑکا
حکم آیا زبان غوث پہ بھی
ہمنے محبوب ہے کیا اُس کو
جو وہ کہہ دے زبان سے ہو جائے
وصف او در بیان نمے گنجد
پس ضعیفہ وہ ہوگئی خورسند
یا الٰہی بہ نزدِ غوثِ رح جہان
یا الٰہی بروح شاہ امم
رحمت خویش دمدم برسان
حق تعالےٰ بہر ما کافی ست و بس

جب ضعیفہ کی بات یہ دیکھی
آفرینندۂ زمین و زمان
سب کے آگے خجل کیا تو نے
جا کے دیکھا تھا خوب مین نے تو
پھر یہ بتلا کہ یہ کہان سے ہوا
کی کمی تو نے بھلا نظر کوئی
اختیار اپنا دے دیا اس کو
اُس کی طرز بیان سے ہو جائے
شان او در نشان نمے گنجد
حق نے گیارہ دیئے اُسے فرزند
السلام علیک ما برسان
ہم بر آل رسول پاک شیم
برکت خویش دمدم برسان
رحمت او بہر ما وافی ست و بس

صاحب مناقب غوثیہ تحریر فرماتے ہین کہ زوجۂ شیخ محمد عمر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہما نے خدمت مین
جناب غوث پاک کے حاضر ہو کر عرض کیا کہ سب کچھ ہے مگر غم و داغ لاولدیت دل پر لگ گیا ہے
اور اسکی خواہش انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی کی ہے کیونکہ فرزند صالح توشۂ آخرت
ہے لہذا امیدوار ہون کہ ایک لخت جگر صالح جناب باری سے دلوائیے آپنے درخواست
کی۔ حکم ہوا کہ اس کی تقدیر مین کوئی فرزند نہین اسی طرح تین بار سوال و جواب
ہوئے۔ آخر آپنے اپنا خرقۂ مبارک ہوا مین پھینک دیا۔ وہ اُڑنے لگا اور آپ نے عرض
کیا کہ جب تک میری التماس بدرگاہ باری مقبول ہوگی خرقۂ فقر نہ پہنونگا اُسوقت
جناب سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ رونق افروز ہوئے اور سمجھایا کہ اے فرزند
درگاہ خالق بے نیاز ہے ایسی گستاخی خلاف شان ہے۔ عرض کیا کہ اے جدا مجد ایک
سے دو ہو گئے۔ دونو ملکر اس ضعیفہ کے لئے درخواست کرین۔ اسی فکر مین تھے کہ جناب
باری سے ندا ہوئی کہ اے عبد القادر ہمنے تمہاری دعا قبول کی۔ چنانچہ آپنے اُسکو

بشارت دی کہ جاؤ تمکو فرزند ارجمند ملیگا - وہ مسماۃ حاملہ ہوئی جب وضع حمل ہوا لڑکی پیدا ہوئی بعد ازان اُسکو آپ کی خدمت باسعادت مین حاضر کرکے عرض کیا کہ لڑکی ہوئی اور درخواست لڑکے کی تھی - آپ نے جوش مین آکر فرمایا کہ یہ لڑکا ہے - جب اُس پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا ہے اُسوقت آپنے فرمایا کہ اے ضعیفہ یہ تیرا لڑکا میرا فرزند ہے اسکا نام شیخ شہاب الدین عمر رکھنا - اگرچہ عمر اسکی دراز ہوگی - مگر ابرو و پستان بھی اُسکے دراز ہون گے - اور اسکے مرید بڑے بڑے صاحب ارشاد ہونگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شیخ شہاب الدین ابرو دراز ایسے رکھتے تھے کہ بروقت تحریر اُن کو بجانب سر اٹھا دیتے تھے - اور پستانون کو شانون پر اُلٹ دیا کرتے تھے اور آپکے مریدین سے حضرت شیخ سعدی شیرازی اور قاضی حمید الدین ناگوری اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فاضل و کامل اور صاحب برکات و کمالات تھے پس بفحوائے عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ - مختصر حالات حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم بند کئے جاتے ہین - اور تیمناً و تبرکاً کچھ ذکر اون کی اولاد امجاد اور خلفائے صاحب ارشاد کا بھی کیا جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ (مولف)

مرے پیارے ساقی مری لے خبر	کہ درپیش ملتان کا ہے سفر
پلادے پلانا ہے گر جہان کے	ملون تا بزرگون سے ملتان کے
کرامت دکھا جام تبریز کی	زیارت کرون شمس تبریز کی
صدا نم بادۂ نی کی ہو متصل	کہ بجائے ہر مردہ دل زندہ دل
اُترنے لگے چرخ سے آفتاب	کوئی ہو تو ہونے دے جلکر کباب
پڑی ہے نظر گنبدِ سبز پر	دکھاتے ہین دیدار خواجہ خضر
تماشا ہے آئینہ کارات مین	سکندر در آیا ہے ظلمات مین
کسی کے تجسس مین یا دشت بخیر	مجھے کرنی ہے ہیچ خوبی کی سیر
وہ گنبد سفید آرہا ہے نظر	بہار الحق اُسی مین ہین جلوہ گر
وہ عارف جناب شہ صدر دین	ہین پہلو مین غوث جہان کے مکین
وہ ہے قلعہ مین گنبد بے بہا	وہان رکن عالم ہین رونق فزا
مجھے اونکے حالات سے دے خبر	مجھے اُن کی عادات سے دے خبر

کرامات انکی سنا دے مجھے ۔ سناتے سناتے دکھا دے مجھے
مزہ ہو گر اے ساقی یہ جبین ۔ یہ عین الیقین ٹھہرے حق الیقین
جو تحقیق کا دم تو بھرنے لگے ۔ فرشتہ بھی تصدیق کرنے لگے
ہر اک موقع موقع سے ہو بند بھی ۔ ہو اس خوان مین جا بجا قند بھی
مضامین پیچیدہ کر دے بیان ۔ کہ کھل جائے عالم مین یہ چیستان
بزرگان ذیشان کا ہو تذکرہ ۔ یہان اہل عرفان کا ہو تذکرہ
بزرگان عالم کو جو جان لے ۔ وہ اللہ کو اپنے پہچان لے
بزرگون سے ہو جائے گر معرفت ۔ تو ہاتھ آئے پھر دامن مغفرت
یہ مشہور ہے بات بے خوف و بیم ۔ بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم
دو عالم مین یہ تذکرہ ہو قبول ۔ بحق جناب محمد رسول

ذکر حضرت شیخ الاسلام غوث بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا

آن محرم راز لامکانی ۔ موصوف صفات جاودانی
افلاک بزیر پائے کردہ ۔ در عالم عشق جا کردہ
جا رفتہ از فنائے توحید ۔ پا کوفتہ در مقام تفرید
باطن بہویت و حقیقت ۔ ظاہر بشریعت و طریقت
آن پاک گزیدہ مشایخ ۔ آن مردم دیدہ مشایخ
سلطان سریر ملک و تمکین ۔ یعنے کہ بہائے ملت و دین

خلاصۃ الاولیاء زبدۃ الاتقیا حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمت اللہ علیہ مشایخ کبار برگزیدہ روزگار سے ہین۔ ہندوستان آپکے غبار آستان سے سر رفعت کا آسمان پہ رکھتا ہے۔ آپکی بزرگی کا اطراف کائنات مین شہرہ ہے۔ اور آپ اکمل مریدان اور اجل خلفاء اور جانشین شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے صاحب کرامات عالیہ اور مقامات اور خوارق عادات ظاہری مین۔ کنیت آپ کی ابو محمد اور ابو البرکات ہے اور نام آپکے والد ماجد کا وجیہ الدین بن کمال الدین علی شاہ قریشی ہے۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی اور فقہ اور حدیث اور تفسیر اور صرف و نحو اور اصول مین یگانہ اور طاق اور شہرہ آفاق تھے اور عالم متبحر اور کامل اور قطب اور غوث اپنے وقت کے اور زمانہ کے شیخ الاسلام اور بے نظیر ان روزگار اور حنفی مذہب تھے روایت ہے کہ آپکے جد بزرگوار حضرت کمال الدین علی شاہ قریشی رحمت اللہ علیہ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے خوارزم کی طرف آئے۔ اور وہان سے شہر ملتان مین تشریف

لاکر قیام پذیر ہوئے۔ مرجع ہر صغیر و کبیر ہوئے۔ آپ صلاح و تقوی میں کمال رکھتے تھے شریعت و طریقت کا خیال رکھتے تھے۔ باشندگان ملتان آپکے قدوم میمنت لزوم کو غنیمت جانتے تھے۔ اپنا بزرگ اور پیشوا مانتے تھے۔ مریدوں کی طرح خدمت کرتے تھے۔ ہر طرح اطاعت کرتے تھے۔ آپکے فرزند ارجمند شیخ وجیہہ الدین نامی تھے۔ باپ کی طرح یہ بھی بڑے نامی گرامی تھے۔ انکی شادی مولانا حسام الدین ترمذی کی دختر بلند اختر سے ہوئی اسی پاک دامن کے بطن مبارک سے حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ قلعہ کوٹ کرور میں ۵۶۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

پشت دوتائے فلک راست شد از خرمی ۔۔۔ تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را
وصف ترا گر کند ور نہ کند اہل فضل ۔۔۔ حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

سلام اے غوث حقانی بہاء الحق ملتانی ۔۔۔ بہاء الحق ملتانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے بحر ہمدردی در بحر سہروردی ۔۔۔ شہاب الدین عمر ثانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے مرجع خوبی جلوہ شان محبوبی ۔۔۔ وزیر شاہ جیلانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے یوسف دوران ہلال ابرو فلک ایوان ۔۔۔ شبیہ ماہ کنعانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے جد رکن الدین سلام اے اب صدر الدین ۔۔۔ امیر بزم عرفانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے حنفی المذہب قریشی صوفی المشرب ۔۔۔ ابو البرکات لاثانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے شیخ بحر و بر کمال الدین کے دلبر ۔۔۔ وجیہہ الدین کے جانی بہاء الحق ملتانی
سلام اے عالم اکرم فقیہہ صوفی اعظم ۔۔۔ مہ برج ہمہ دانی بہاء الحق ملتانی

لطیف اسکی بڑی قسمت نزدے حشمت و عزت
کریں خود جسکی مہمانی بہاء الحق ملتانی

روایت ہے کہ شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ اولاد سے حضرت ہبار رضی اللہ تعالی عنہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزیز بن قصی کے ہیں۔ اور حضرت ہبار رضی اللہ تعالی عنہ فاتحہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اور زمرۂ اصحاب رضوان اللہ تعالی علیہم میں شامل ہوئے تھے۔ اور انکے بھائی مسمیان زمعہ اور عقیل مسلمان نہیں ہوئے اور بحالت کفر جنگ بدر میں قتل کیے گئے ؛

ام المومنین اماں بی بی سودہ رضی اللہ تعالی عنہا احمد مجتبی محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی

سلک ازدواج مین آئین اور امہات المومنین مین شمار کی گئین۔ زمعہ کی دختر نیک اختر تھین ؛ روایت ہے کہ جب حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ بارہ برس کے ہوئے قرآن مجید اور فرقان حمید حفظ کر چکے حافظ کامل ہو چکے اُس وقت آپکے پدر بزرگوار حضرت شیخ وجیہہ الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ فرمایا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؛

دار فانی ہست این سپنجی سرائے	ہر کرا یک بیک اجل آید
سپرے نیست پیش تیر قضائے	راہ ملک عدم بہ پیماید

روایت ہے کہ جب حضرت بہاء الدین زکریا رح یتیم ہو گئے اور والد ماجد کا سایہ سر پر سے اُٹھ گیا۔ اُس وقت آپ نے سفر خراسان کا اختیار کیا اور وہان عالموں اور عارفوں کی صحبت مین پہونچکر فیضیاب ہوئے اور شہر بخارا مین پہونچکر تمام ظاہری علوم مین تکمیل حاصل کی اور رتبۂ اجتہاد کو پہونچے اور شہرت عظیم پائی۔ پندرہ برس کی عمر مین خلایق کی تدریس اور افادہ علوم مین مصروف ہوئے۔ معلم بے مثل مشہور و معروف ہوئے ؛ روایت ہے کہ آپ سے ہر روز ستر مرد علماء اور فضلاء استفادہ علوم ظاہری اور باطنی کا کرتے تھے۔ بعد اسکے مکۂ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً مین جاکر حج ادا کیا اور مدینہ منورہ میں پانچ برس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مرقد مبارک پر حاضر رہکر بہت سے علماء و فضلاء و مشایخ سے فیض پایا۔ اسکے بعد شیخ کمال الدین محمد یمنی رحمت اللہ علیہ کے پاس کہ محدثین کبار سے تھے ۵۳ برس مدینہ پاک مین درس حدیث مین شغل رکھا۔ کتب حدیث کو پڑھ کر اور اجازت حاصل کرکے بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے اور انبیا علیہم السلام کی زیارت سے مشرف ہوکر بغداد میں آئے۔ اور وہاں کے مشایخ کی زیارت کرکے حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرکے سترہ روز میں خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ روایت ہے کہ جب حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ بقصد حصول نظر عنایت اور خرقۂ خلافت حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک مین حاضر ہوئے ایک رات کو عالم خواب مین یہ واقعہ دیکھا کہ ایک مکان رفعت نشان ہے اسمین جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رونق افروز ہین اور

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رح آپکے روبرو دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں۔
اور اُس مکان میں ایک طناب بندھی ہوئی ہے۔ اور چند خرقے اُس طناب پر لٹک رہے
ہیں۔ اسی عالم میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ بہاء الدین زکریا رح
کو اپنے روبرو طلب فرمایا اور سامنے بلایا۔ آپ حسب الحکم اپنے مرشد کے جناب رسالت مآب
کی قدمبوسی سے مشرف ہوئے اور اس نعمت غیر مترقبہ سے شرف اندوز ہوئے آنحضرت نے
شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح کو حکم دیا کہ فلاں خرقہ شیخ بہاء الدین زکریا
کو پہنادو۔ شیخ الشیوخ نے ارشاد عالی کے موافق عمل کرکے شیخ بہاء الدین زکریا رح کو دوبارہ
آپکی قدمبوسی سے سربلندی بخشی ؎

خواب میں بھی جسکو دیدار پیمبر ہوگیا	وصل اسکو حق تعالے کا میسر ہوگیا
سرور عالم کے لطف سرسری سے ای لطیف	سربسر ملک سخن بے درد سر ہوگیا

روایت ہے کہ بعد اس خواب دیکھنے کے صبح کو حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رح
نے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح کو طلب کیا اور ایک مکان مین اپنے ہمراہ لیگئے۔ کہ وہ
مکان بعینہ اُس مکان کی مانند تہا کہ جسکو آپنے خواب مین دیکھا تھا اُس مین چند خرقے
بھی طناب پر لٹک رہے تھے۔ اور جس خرقہ کی طرف جناب رسول مقبول ؐ نے عالم خواب میں
اشارہ فرمایا۔ وہ خرقہ بھی اس مین موجود تھا۔ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح نے
وہی خرقہ اپنے ہاتھ سے عالم بیداری مین بھی آپ کو پہنایا اور یہ فرمایا کہ بابا شیخ بہاء الدین زکریا
یہ خرقہ جناب رسول مقبول ؐ کے ہیں اور میں درمیان میں متوسط ہوں بغیر حکم آنحضرت کے
کسی کو نہین دیسکتا ہ روایت ہے کہ جب چند ہی روز میں شیخ بہاء الدین زکریا رح کو یہ نعمت
عظمی نصیب ہوگئی تو وہ درویش جو مدت مدید اور عرصہ بعید سے شیخ الشیوخ شہاب الدین رح
کی خدمت باسعادت مین حاضر تھے بہت متعجب ہوئے کہ ہمین باوجود خدمتہائے بسیار کے بھی
یہ دولت نصیب نہوئی اور ہندی فقیر نے یہ بمجرد پہونچنے کے حاصل کرلی۔ بعد اس کے
شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ نے از روئے کشف کے اس امر کو دریافت کرکے درویشوں
سے فرمایا کہ تم لوگ تو لکڑی کی مانند ہو اور شیخ بہاؤالدین زکریا مثل خشک لکڑی کے
ہے اور ہیزم خشک کو آگ بہت جلد پکڑ لیتی ہے ؛ بعد اسکے آپنے شیخ بہاؤالدین زکریا رح کو
وداع کیا اور خلعت رخصت عنایت فرمایا۔ اور حکم دیا کہ ملتان مین جاکر سکونت اختیار کرو

کہ اس ملک کے باشندوں کی ہدایت تمہارے سپرد کی گئی ہے ۔

روایت ہے کہ اس وقت شیخ جلال الدین تبریزی بھی خدمت مین حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رح کی موجود تھے ۔ عرض کرنے لگے کہ مجکو شیخ بہاء الدین زکریا رح سے کمال محبت و اتحاد ہے اگر ارشاد عالی ہو تو اُنکے ہمراہ جاؤن ۔ لیکن شیخ جلال الدین تبریزی خوارزم تک ہمراہ گئے اور وہان اجازت لیکر اُسی خطہ مین قیام کیا ۔ روایت ہے کہ شیخ بہاء الدین زکریا رح ملتان مین پہونچکر متاہل ہوئے اقامت گزین ہوئے اور ملتان ہی مین شادی خانہ آبادی کی شیخ صدر الدین عارف اور دوسرے فرزند بھی انہین رب العالمین نے وہین مرحمت فرمائے **کرامت** روآیت ہے کہ بادشاہ قطب الدین ایبک نے شمس الدین التمش کو آزاد کیا اور چتر سرخ و سیاہ اور خرگاہ خاص عنایت فرما کر ولیعہد کیا اور حکومت شہر اوچ اور ملتان کی ناصر الدین قباچہ کو مرحمت کرکے شمس الدین التمش کی اطاعت کے واسطے وصیت فرمائی اور حکم دیا کہ شمس الدین سے منحرف نہ ہونا مگر ناصر الدین قباچہ نے بعد وفات بادشاہ قطب الدین ایبک کے بغاوت اختیار کی اور شمس الدین التمش کہ دہلی کا بادشاہ تھا اطاعت نہ کی علاوہ اسکی شرع محمدی کے رواج میں بھی کوشش نکی اور شریعت کی حد جاری نہ ہونے کے سبب سے اُسکے متعلقون اور ماتحتوں نے فسق و فجور شروع کیا حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح نے اور قاضی شرف الدین صاحب اصفہانی عامل ملتانی نے بادشاہ دہلی شمس الدین التمش کے پاس خطوط اور مکاتیب مشتمل اظہار مخالفت ناصر الدین قباچہ اور عدم رواج شریعت مین تحریر کرکے ارسال کئے اتفاق سے وہ مکتوب اور خطوط ناصر الدین قباچہ کے آدمیون کو دستیاب ہوئے اور ناصر الدین قباچہ اُن خطوط کو پڑھکر خط پیچیدہ کی طرح پیچ و تاب کھاکر بہت طیش مین آیا اور حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح اور قاضی صاحب رح کو طلب کیا ۔ جس وقت یہ دونون بزرگوار رونق افروز ہوئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو اس نے اپنے پہلو مین بٹھایا اور قاضی صاحب کو بھی اپنے برابر بٹھاکر اُنکا نوشتہ اُنکے حوالہ کیا قاضی صاحب اُسے دیکھکر منفعل اور شرمگین ہوئے ۔ اور سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیسکے ۔ ناصر الدین قباچہ نے قاضی صاحب کو اُسی دم تہ تیغ بیدریغ کیا اور خنجر ظلم سے قتل کر ڈالا ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اسکے بعد دوسرا خط حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح کو دیا آپنے فرمایا کہ بیشک یہ میرا خط ہے لیکن

اسے مین نے فرمان حق کے موافق لکھا ہے- تو کیا کر سکتا ہے- ناصر الدین قباچہ یہ کلام سنکر تھرآگیا- کانپنے لگا- اور آپکو باعزاز و اکرام رخصت کیا +

کرامت روایت ہے کہ عبداللہ نام ایک قوال روم سے ملتان مین آیا اور حضرت شیخ شیخ بہاء الدین زکریا رح کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح نے مجھسے قوالی سُنی ہے اگر آپ بھی سماعت فرمائین تو عزا پروری سے دور نہین- آپنے فرمایا کہ جو حضرت پیر و مرشد و امجدہ نے سنا ہے زکریا بھی اُسکو سُنیگا- بعد اسکے پہر رات گئے آپ حجرۂ مبارک مین تشریف لائے اور مجلس سماع کی منعقد ہوئی- عبداللہ قوال نے یہ بیت بہ تکرار ادا کی ؎

مستان کہ شراب ناب خورند	از پہلوے خود کباب خورند

حضرت بہاء الدین زکریا رح وجد مین آکر کھڑے ہو گئے- اور آستین سے چراغ بڑھا دیا- عبداللہ قوال سے منقول ہے کہ جب حضرت بہاء الدین زکریا رح اثنائے سماع مین وجد کرتے ہوئے میرے پاس تشریف لائے آنحضرت کے دامن پاک کے سوا اور کچھ مجھے محسوس نہین ہوتا تھا- **مولف** ؎

خود فراموش تیری یاد مین ہو جاتے ہین	ہم تجھے ڈہونڈہنے لگتے ہین تو کہو جاتے ہین
مجھے کیا ہو گیا ہے مین نہین ہون	خدا جانے یہ کیا ہے مین نہین ہون
مرا اُسکو پتہ ملتا نہین ہے	تجھے وہ ڈہونڈتا ہے مین نہین ہون
نظر آتا نہین اچھی طرح سے	چھلاوا ہے ہوا ہے مین نہین ہون
کوئی مجذوب کچھہ کہتا نہ تجھ سے	کوئی بڑ مارتا ہے مین نہین ہون
کوئی خط بھیجے تو مجکو کہان پر	نہین میرا پتہ ہے مین نہین ہون
تری زلف دوتا ہل کھا رہی ہے	عجب سودا ہوا ہے مین نہین ہون

لطیف مصدر الطاف بے حد
یہ اک نام خدا ہے مین نہین ہون

کرامت روایت ہے کہ عبداللہ قوال کو آپنے خلعت گرانمایہ اور زرہائے نقد سے مالا مال فرماکر پاک پٹن کی طرف روانہ فرمایا عبداللہ قوال وہان پہونچکر شیخ فریدالدین گنج شکر رح سے قدمبوس ہوکر دہلی کو روانہ ہوا- اور دہلی سے پھر پاک پٹن کو واپس آکر حضرت فریدالدین

گنج شکر رح سے ملتان جانے کی رخصت طلب کی اور عرض کی کہ رستہ مین خوف دزدون
اور رہزنون کا بہت ہے آپ میرے حق مین دعائے خیر فرمائیے حضرت فریدالدین گنج شکر رح
نے ارشاد فرمایا کہ یہان سے فلان تالاب تک میرا علاقہ ہے وہان سے آگے شیخ بہاء الدین
زکریا رح سے تعلق رکھتا ہے۔ عبداللہ قوال قدمبوس ہوکر ملتان کو روانہ ہوا اور تالاب
مذکور تک بخیر وعافیت پہونچا جب اُس تالاب سے آگے بڑہا ایک جماعت رہزنون کی مع
شمشیر ہائے برہنہ آکر موجود ہوئی۔ عبداللہ قوال کو فرمان حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رح کا
یاد آیا باواز بلند پکارا یا شیخ بہاء الدین زکریا تشریف لائیے۔ میری مدد فرمائیے۔ ؎

گر نباشی طالبان را دستگیر　　طالبان ہرگز نگیرند دست

پس اُسی وقت خوفناک ہوکر رہزن بہاگ گئے اور اپنا رستہ لیا۔ اور عبداللہ قوال ملتان مین پہونچکر
حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح کی قدمبوسی سے مشرف اندوز ہوا۔

اسی طرح اے خالق دوسرا	مرے حال پر بھی ہو لطف وعطا
مدد کر مری ہر جگہ اے کریم	نہ گھبرین مجھے رہزنان رجیم
ترے فضل کی مجکو ہے آرزو	کہ فرمان تیرا ہے لا تقنطوا
برائے محمد نبی ہون مین شاد	برائے مرے دل کی ساری مراد

کرامت روایت ہے کہ ایک روز عبداللہ قوال خدمت مین حضرت بہاء الدین زکریا رح
کی حاضر ہوا۔ اُسکے پاس ایک جامۂ سرخ سقرلاتی تھا۔ شیخ نے فرمایا کہ اس لباس کو اپنے سے دور
کر۔ خود کو مسرور کر۔ یہ لباس شیطانی ہے۔ عبداللہ قوال پر یہ بات شاق گزری جامہ
مذکور کو خود سے جدا کرتے ہوئے حرص مانع ہوئی۔ شیخ کے کلام سے اعراض کیا دل
مین کچھہ اعتراض کیا۔ شیخ نے فرمایا تو رہزنون کو بھول گیا۔ ذرا ہوش مین آ۔ عبداللہ
قوال یہ فرمان واجب الاذعان سنکر نادم ہوا۔ اور قدمبوس ہوکر اپنے قصور کی
معافی چاہنے لگا۔ آپنے اسپر نظر لطف وعنایت فرمائی خطا معاف کرکے سرفرازی بخشی۔

کرامت شیخ نظام الدین اولیا رح مولانا صدرالدین عارف رح سے روایت کرتے ہین
کہ مین جس وقت مولانا نجم الدین صاحب سنائی رح کے پاس گیا مجھسے پوچھا کہ آج کل
کیا شغل رہتا ہے۔ مین نے عرض کی کہ تفسیر کشاف اور عمدہ اور ایجاز کا مطالعہ کرتا ہون
مولانا نجم الدین رح نے فرمایا کہ کشاف اور ایجاز کو جلا دے۔ اور عمدہ کا شاغل رہ۔

اور جب مولانا صدر الدین عارف مولانا نجم الدین رح کی خدمت سے رخصت ہوکر حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا رح کے حضور مین حاضر ہوئے - اور تمام ماجرا بے کم و کاست عرض ایکے کہا کہ مولانا نجم الدین رح نے یون فرمایا ہے - شیخ نے فرمایا بات اصل یون ہی ہے اور سبب اسکا جیساکہ مولانا صدر الدین عارف رح سے داستان مین مرقوم ہوا ظاہرا کشاف اور ایجاز کے منع کرنے کا سبب اسکے سوا اور معلوم نہین ہوتا ہے کہ حضرت بہاء الدین ذکریا رح نے خواب مین دیکھا تھا کہ مصنف کشاف کا اہل دوزخ سے ہے اور ایجاز کے بارہ مین بھی اسی قبیل سے کچھہ ہوگا - الغرض جو سبب اسکا معلوم نہ تھا مولانا صدر الدین عارف رح کو یہ بات ناگوار اور شاق گزری اور رات کو اُن تینون کتابون کے مطالعہ مین مشغول ہوئے اور جب خواب نے غلبہ کیا عمدہ کو دونو کتاب پر رکھہ کر سو رہے اور شعلہ چراغ کا کشاف اور ایجاز پر پڑا دونون کتابین جلکر خاکستر ہوگئین اور عمدہ آگ سے سلامت رہی ۔

کرامت مولانا حسام الدین حاجی کہ شیخ نظام الدین اولیاء کے مریدون سے تھے منقول ہے کہ خواجہ کمال الدین مسعود شیروانی جو حضرت بہاء الدین زکریا رح کے مخلصون سے تھے اور وہ بہت مالدار تھے اکثر جواہرات کی سوداگری کیا کرتے تھے - ایک وقت جزیرہ جرون سے بندر عدن کی طرف جہاز مین روانہ ہوئے ناگاہ باد مخالف پیدا ہوئی دریا نے طوفان اٹھا - جہاز کا مستول ٹوٹ گیا - قریب تھا کہ جہاز ڈوب جائے اسوقت خواجہ کمال الدین مسعود شیروانی بعجز تمام حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح سے توجہ کے خواستگار اور مدد کے طلبگار ہوئے اسی وقت حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح جہاز مین تشریف فرما ہوئے اور اہل جہاز کو نجات کی خوشخبری دیکر سب کی نظرون سے پوشیدہ ہوگئے - پس حکم خدا سے باد مخالف ساکن ہوئی - اور جہاز بندر عدن مین سلامت پہونچگیا تمام اہل جہاز یہ کرامت دیکھکر متحیر ہوئے اور سوداگرون نے اپنا ثلث مال نہایت محبت و خلوص سے خواجہ کمال الدین مسعود شیروانی کے سپرد کیا کہ ملتان مین حضرت بہاء الدین زکریا رح کی خدمت اقدس مین پہونچادین - خواجہ نے وہ مال لیکر نصف جواہر اپنا بھی شیخ کیواسطے علیحدہ کرکے خواجہ فخر الدین گیلانی کے ہاتھہ کہ مرد معتبر اور صادق تھے ملتان کی طرف بھیجا خواجہ فخر الدین گیلانی جب آپکی ملازمت مین حاضر ہوئے حضرت بہاء الدین زکریا رح کو اسی صورت اور لباس سے کہ جہاز پر مشاہدہ کیا تھا دیکھکر زیادہ تر متعجب ہوئے

اورسب مال اور جواہر کہ قریب ستر لاکھ روپیہ کے تہا پیشکش کیا حضرت نے وہ مال تین روز کے عرصہ مین فقرا اور مساکین پر تصدق اور تقسیم کردیا۔ خواجہ فخرالدین جیلانی نے یہ حال مشاہدہ کرکے حد سے زیادہ اعتقاد بہم پہنچایا اور تمام مال اپنا شیخ کے نذر کرکے حضرت کے سلک ارادتمندون مین منسلک ہوئے اور زمرۂ مریدان با اخلاص مین داخل ہوئے اور تہوڑے ہی عرصہ مین واصلان حق سے ہوکر خرقہ خلافت کا پایا اور پچیس برس شیخ کی خدمت مین بسر کئے آخر رخصت لیکر مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کیطرف متوجہ ہوئے اور بندر جدہ مبارک مین پہنچکر رحمت حق مین واصل ہوئے اور اوسی مقام مین مدفون ہوئے اجتک اکثر لوگ وہان نذر لیجاتے مین اور اونکی روح پر فتوح سے استعانت چاہتے مین ۵

جوانمردان جوان مردی بیاموز	زمردان جہان مردی بیاموز
درون از کین کینجویان نگہدار	زبان از طعن بدگویان نگہدار
نکوئی کن بآن کو با تو بد کرد	کزان بدرختہ در اقبال خود کرد
چو آئین نکو کاری کنی ساز	نگردد جز بتو آن نیکوئی باز
بسیم و زر جوانمردی توان کرد	خوش آن کس کو جوانمردی بجان کرد
بجان چون احتیاج یار بشناخت	حیات خود فدائے جان او ساخت

کرامت شیخ نصیرالدین چراغ دہلی سے منقول ہے کہ ایک وقت شیخ بہاءالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی علیہ الرحمۃ کی خدمت سے رخصت ہوئے اور ایک روز اثنائے راہ مین ایک مسجد مین نزول کیا اوس مقام مین ایک جماعت قلندران جو دلق پوش یعنے گدڑی پہننے والون کی اوتری ہوئی تہی جب انکا وقت ہوا اور شیخ عبادت سے فارغ ہوئے بعد مراقبہ کے نظر شیخ کی ایک قلندر پر پڑی کہ نور اسکا سپہر اعلی کیطرف ساطع تہا شیخ نے تعجب کرکے اہستہ اوسکے پاس تشریف لیجاکر دریافت کیا کہ اے مرد خدا تو اس قوم کے درمیان کیا کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ اے زکریا ہر قوم مین ایک خاص ہوتا ہے کہ حق سبحانہ تعالی اوس قوم کو بسبب اوسکے بخش دیتا ہے اور وہ سید عالی نسب اور عالم اور فاضل اور مجذوب تہے اونکا نام مبارک عبدالقدوس اور موصل کے فرزند تہے اور موضع دمیاط مین کہ نام ایک مقام کا ہے سید جلال الدین مجرد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس نے لباس قلندرانہ پہنا تہا حضرت بہاءالدین زکریا رہنے او نہین لباس قلندری سے نکالکر عالم جذبہ سے عالم سلوک کیطرف پہنچایا اور مقبرہ اونکا قصبہ نابن مین جو یزد اور اصفہان کے

درمیان واقع ہوا روایت ہے کہ سید جلال مجرد رح بغیر کتاب دیکھے جواب دیتے تھے چنانچہ مصر کی خلقت اونہین کتاب خانہ رعان کہتی تھی آخرش اونہین جذبہ اور ایسی حالت پیدا ہوئی کہ ریش و بروت ترشوا کر موضع دمیاط مین جو مصر سے سات یا آٹھہ منزل ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے وقت سے اوسوقت تک ویران تھا جا کر بیہوش ہوئے اور بعد چند روز کے کچھہ ہوش مین آکر مبہوط کی مانند بیٹھے اور روزہ اور نماز ادا نہ کرتے تھے اسلئے علمائے مصر اون کو ملحد اور رافضی کہتے تھے یہانتک کہ ایک بار رانگ گرم کرکے اونکے حلق مین ڈالا مگر اونکو کچھ صدمہ نہین پہنچا اس ایذا سے اونکو ایذا پہنچانے سے سبہون نے ہاتھہ کہینچا اور اکثر لوگ معتقد ہوئے روایت ہے کہ سید جلال الدین مجرد رح صفت جمال سے بہی موصوف تھے چنانچہ مصری اونہین یوسف ثانی کہتے تھے اور جس طرح کہ زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی تھی اور اوسیطرح سے ایک عورت حسین امرائے مصر سے سید جلال الدین مجرد پر شیفتہ و فریفتہ ہوئی سید جلال الدین مجرد رح اوس سے تنگ آکر مصر سے دمیاط کیطرف تشریف لیگئے وہ عورت فرط عشق سے بیتاب ہوکر اونکے پیچھے روانہ ہوئی جب یہ خبر سید جلال الدین مجرد رح کو پہنچی مضطرب ہوئے اور ہاتھہ دعا کا درگاہ قاضی الحاجات مین بلند کرکے اپنے زوال حسن کی استدعا کی اور وہ دعا شرف اجابت سے مقرون ہوئی فوراً موئے ریش و بروت اور ابرو کے تمام گر گئے اُس عورت نے جب اونہین اس ہیئت سے دیکہا روگردان ہوکر مصر مین واپس گئی اور سید اس بلائے ناگہانی سے نجات پاکر اوس مقام مین قیام پذیر ہوئے چنانچہ مزار مبارک اونکا وہین ہے اور جماعت قلندرون کی وہان رہتی ہے اور ہنگامہ برپا کہتی ہے ؎

آشنا معنی سے صورت آشنا ہوتا نہین / آئینہ دل کی طرح سے حق نما ہوتا نہین
راہ کار دکے واسطے رہبر کا ہونا ہے ضرور / غرق وہ کشتی ہے جسکا ناخدا ہوتا نہین
ایک قلندر کی پسند آئی مجھے کتنی یہ بات / جلد ابرو کی صفا سے دل صفا ہوتا نہین

کرامت) روایت ہے کہ ایک رات حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا رح اپنے خلفا کے درمیان مین بیٹھے ہوئے تھے اونسے یہ خطاب کیا کہ تم مین کوئی شخص ایسا بہی ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور ایک رکعت مین قرآن مجید تمام و کمال پڑہے سب خاموش ہوئے کسی نے کچھہ جواب نہ دیا حضرت شیخ بہاؤ الدین رح نے دوگانہ مین قیام کیا اول رکعت مین قرآن مجید ختم کیا اور دوسری رکعت مین اور چار سیپارے پڑہکر نماز ختم کی —

کرامت) روایت ہے کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا رح بارہا فرمایا کرتے تھے کہ جو کچھہ تمام اہل حال کو میسر نہین ہوا توفیق ایزدی سے وہ مجھکو میسر ہوا مگر ایک چیز نصیب نہین ہوئی وہ یہ ہے کہ ایک بزرگ

آغاز صبح سے طلوع آفتاب تک قرآن مجید ختم کرلیا کرتے تھے دور مین ہر چند کوشش اور سعی کرتا ہون یہ دولت میسر نہین ہوئی تین چار پارے رہجاتے ہین۔

کرامت) روایت ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رح جس مرید کو قبول کرتے تھے اوسکو فرماد یا کرتے تھے کہ ہر دری اور سر سری نہونا چاہئے ایک دروازے پر محکم بیٹھنا چاہئے توگوہر مقصود دستیاب ہو

یک در گیر محکم گیر۔

کرامت) روایت ہے کہ ایک دن ایک مسافر حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رح کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت نے اوسکے حال پر توجہ نہ فرمائی اور طعام ما حضر اوسکو واسطے طلب نہین کیا مسافر نے عرض کی کہ حدیث پاک مین وارد ہے من زار حیا ولم یذق شیئاً شیخ نے کہا خلق کی دو قسم ہین عوام اور خواص مجھے ساتھ عوام کے کچھ کام نہین ہے اونکی زیارت اعتبار نہین رکھتی اور خاص بقدر حال مجھسے فیض پاتے ہین۔

کرامت) روایت ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رح کے مریدون مین سے ایک بزرگ تھے انکا نام شیخ بدر سجستانی تھا اور لاہور مین اکثر قیام رکھتے تھے ایک روز کہ دن عید کا تھا عیدگاہ مین نماز پڑھنے جاتے تھے اونہون نے آسمان کیطرف منہ کرکے عرض کی خداوندا ہر غلام اپنے آقا سے عیدی مانگتا ہے اور مین تجھسے عیدی مانگتا ہون ؎

بیک عمر در نعمت زیستم	گدائے ورت نیستم کیستم
اگر ہست نبا در دیگیسرم	وگرنہ بچر بان مران از درم
عیٖر از در تو درے ندارم	دریاب کہ دیگرے ندارم

جب یہ دعا تمام ہوئی ایک حریر کا قطعہ بخط سبز لکھا ہوا آسمان سے نازل ہوا اوسمین لکھا تھا کہ ہمنے دوزخ کی آگ تجھپر حرام کی اور اوسکی حرارت سے اور مشقت سے نجات بخشی عیدگاہ سے تمام حاضرین نے یہ کرامت دیکھکر شیخ بدر سجستانی رح کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور ایک شخص نے اونمین سے یہ عرض کی کہ یا حضرت یہ عیدی آپنے پائی ہے مجھکو بھی عیدی مرحمت فرمائیے شیخ بدر سجستانی رح نے جب یہ کلام اوسکا سنا تو فوراً وہ حریر کا ٹکڑا بغل سے نکالکر اوسے عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ عیدی تجھے مبارک ہوا ور قیامت کے دن مین جاؤن اور آتش دوزخ ؎

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا	سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

کرامت) روایت ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رح نے اواخر مین بخلاف دوائل کے روزہ رکھنا اور بھوک ریاضت کی طرف کی اس لئے آپکے باورچیخانہ مین ہر قسم کا طعام لذیذ پکتا تھا

شیخ رح ہر مسافر اور مہمان کے ساتھہ بمقتضاء کلوا من طیبات و عملوا صالحا طعام لذیذ تناول فرمایا کرتے تھے اور جس شخص کو دیکھتے تھے کہ یہ خدا کی نعمت بہ رغبت تمام کہاتا ہے خوشحال ہوتے تھے۔

روایت ہے کہ ایک روز دسترخوان آپکے روبرو بچھایا گیا تھا جب اوس درمیان مین درویشون کے ساتھ ہم کاسہ ہوئے ایک درویش مہمان کو دیکھا کہ وہ روٹی شوربا مین ریزہ ریزہ کرکے کہاتا ہے شیخ رح نے فرمایا کہ بہترین طعام یہ مرد کہاتا ہے اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت طعام مزید کی اور طعامون پر مثل میری فضیلت کے ہے اور انبیا پر۔

کرامت) روایت ہے کہ آپکا ایک مرید ایک موضع مین لاہور کے قریب رہتا تھا اور اس موضع کے قریب ساحل دریا تھا غلہ بوکر اوقات بسر کرتا تھا ایک وقت وہان کے تحصیلدار نے اوس موضع کی زراعت کی جریب سے پیمایش کی اور آپکے مرید سے یہ بات کہی کہ کچھ اپنی کرامت دکھلائیے یا زر لگان اس سال اور سالہائے ۲ گذشتہ کا بیباق کیجئے آپکے مرید نے ہرچند عذر کیا کہ اس سے معاف کر فائدہ نہ بخشا درویش بزرگ یک لحظہ سر مراقبے مین لیگئے کچھ دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ اے تحصیلدار تو کیا چاہتا ہے تحصیلدار نے کہا مجھے منظور ہے کہ آپ اس دریا کے پانی پر قدم رکھکر اُس پار عبور کرین پاؤن دریا کے اُس پار چلے جائیے اور آپکے پاون پانی تر نہ ہون یا روپیہ اس سال کا اور سالہائے گزشتہ کا بیباق فرمائین درویش بزرگ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا رح سے ہمت چاہی اور بسم اللہ کہکر قدم پانی پر رکھا اور جس طرح سے انسان زمین پر چلتا ہے دریا سے عبور کیا اور دریا سے اُس پار پہنچکر تجدید وضو کرکے دوگانہ شکر کا بجا لائے اور پھر اپنی سواری کے واسطے کشتی طلب کی لوگون نے عرض کیا جس طرح سے آپ تشریف لیگئے تھے اوسیطرح چلے آئیے فرمایا ڈرتا ہون کہ نفس خوش ہوکر عجز و نخوت نہ پیدا کرے پھر لوگ کشتی لیگئے اور اوس درویش بزرگ نے سوار ہوکر مراجعت کی۔

کرامت) روایت ہے کہ جب مولانا قطب الدین کاشانی ماورالنہر سے ملتان مین تشریف لائے شاہ ناصر الدین قباچہ والئے ملتان نے ایک محلسرا اور مدرسہ اونکے واسطے تعمیر کیا اور مولانا صاحب قطب الدین کاشانی علامۂ زمانہ تھے صبح کی نماز اوس مدرسہ مین ادا کرکے درس مین مشغول ہوتے تھے اور حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رح کہ آپکا ابتدائے حال تھا ہر روز صبح کی نماز کے وقت وہان حاضر ہوتے تھے اور صبح کی نماز مولانا صاحب کے پیچھے پڑہتے تھے ایک دن مولانا صاحب نے آپ سے پوچھا کہ تم کیونکر یہ تمام راستہ طے کرکے میرے ساتھ اقتدا کرتے ہو شیخ رح نے فرمایا کہ مین اس ہمیشہ یاد...

عمل کرتا ہون من صلی خلف عالم فکانما صلی خلف نبی مرسل مولانا صاحب خاموش ہوگئے دوسرے دن
جب شیخ رہ صبح کے وقت اپنی عادت کے موافق تشریف لائے مولانا صاحب نے امامت کی اور ایک
رکعت نماز ادا کر چکے تھے تو شیخ رہ دوسری رکعت مین شریک ہوئے جب مولانا صاحب تشہد مین بیٹھے
شیخ بح التحیات پڑہکر استادہ ہوئے مولانا صاحب نے کہا کہ تم کیون امام کے سلام سے پیشتر برخاست
ہوئے شاید امام کو سہو واقع ہوا ہو چاہیے کہ وہ سجدہ سہو کا بجا لائے لیکن جو مقتدی سلام سے
پیشتر اُٹھے وہ سجدہ سہو کا ادا نہین کر سکتا ہے شیخ رہ نے کہا کہ اگر کسیکو نور باطن کے سبب سے معلوم
ہو جاوے کہ امام کو کچھ سہو واقع نہین ہوا ہے اُسکا اُٹھنا روا ہے مولانا صاحب نے کہا جو نور کہ احکام
شریعت کے موافق نہین ہے وہ ظلمت ہے شیخ رہ نے جب یہ بات سنی پھر وہان نماز کو تشریف نہین
لائے روایت ہے کہ اون دنون مین ایک شخص نے مولانا قطب الدین صاحب سے کہا کہ آپ کیون
درویشون کی نسبت اعتقاد نہین لاتے ہین فرمایا کہ اس سبب سے کہ مین نے ایک درویش ایسا
دیکھا کہ اوسکا مثل نہین پایا کا شغر مین میرے قلم تراش کا دنبالہ ٹوٹ گیا مین نے ہر ایک کاریگر لیجاکر
لوہارون کو دکہلایا کہ اس قلم تراش کو بدستور سابق تیار کردو کہ عیب جوڑا کا نہ رہے سب نے
جواب دیا کہ ہرگز ایسا نہین ہو سکتا حالت اصلی سے کچھ کم ہو جائیگا ایک لوہار اُنمین سے بولا کہ
فلان محلہ مین ایک کاریگر نہایت پرہیزگار اور متقی ہے شاید وہ اسکو درست کردے جب مین اُسکی
دکان پر پہنچا ایک پیر مرد کو دیکھا کہ بیٹھا ہوا ہے پھر مین نے قلم تراش کا قصہ اوس سے بیان کیا اُس نے
قلم تراش میرے ہاتھ سے لیکر فرمایا کہ ایک لحظہ آنکھ بند کرلو مین نے اُسکے کہنے پر عمل کیا اور کن
آنکھون سے دیکھا کہ قلم تراش اپنے ہونٹ کے قریب لیگیا اور اُسپر دعا پڑہکر میرے سپرد کردیا
جب مین نے اوسے نظر غور سے دیکھا تو سابق سے بھی اُسے بہتر اور محکم تر پایا اُسوقت مین نے
وفور اعتقاد سے اُسکے قدم پر سر رکھا اور تدرے پیشکش کیا اونھون نے قبول نہ فرمایا جب
مین نے بہت خوشامد اور الحاح کی فرمایا تیرا قلم تراش درست ہوگیا اس سے زیادہ مجھے تکلیف نہ دے
جب یہ حکایت مولانا صاحب نے تمام کی اوس شخص نے کہا کہ اے مولانا وہ پیر مرد بزرگ قلم تراش
درست کرنیوالا شیخ بہاؤ الدین زکریا رہ کے مرید ونمین سے ہے کہ شیخ رہ کے مین تربیت اور فیض کی
برکت سے ساتھ اوس مرتبے کے پہنچا ہے مولانا قطب الدین صاحب متعجب ہوئے اور وہ گفتگو کہ نماز کے
بارے مین حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمہ سے کی تھی سخت نادم اور پشیمان ہوئے اور خدمت اقدس
مین شیخ رہ کی حاضر ہوکر اپنے قصور کی معافی چاہی اور ایک مدت آپ کی خدمت مین مصروف

بدل ہوکر سعادت دارین حاصل کی۔

کرامت) روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رح کے پاس حضرت فریدالدین شکر گنج رح تشریف رکہتے تہے اثنائے گفتگو میں شکر گنج رح نے پوچہا کہ آپنے مجاہدہ اور ریاضت مین کہانتک رسائی پیدا کی ہے آپنے جواب دیا کہ ان کرسیون کو جن پر ہم اور تم بیٹھے ہین اگر مین کہون تو ابہی ہوا مین پرواز کر جائین اتنی بات شیخ رح کی زبان سے نکلی ہی تہی کہ دونون کرسیان زمین سے اٹہکر ہوا مین پرواز نے لگین آپنے کرسیون پر ہاتہہ رکہدیا اور فرمایا یہ گفتگو بسبیل تذکرہ تہی نہ بسبیل ارشاد تم اسی جگہ پر قایم رہو۔ روایت ہے کہ لاکہون آدمی آپ سے بطریقۂ سہروردیہ مستفید او مستفیض ہوئے اور آپ ہر روز تین بار ختم قرآن مجید کیا کرتے تہے۔

کرامت) روایت ہے کہ ایک روز حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا رحمت اللہ علیہ وعظ فرماتے تہے اثنائے وعظ مین کسی نے اگر یہ خبر دی کہ آپکا جہاز جسمین لاکہون روپیہ کا مال مع اسباب تہا وہ طوفان مین اگیا آپنے اس خبر وحشت اثر کو سنکر مراقبہ کیا اور سر جہکا لیا تہوڑی دیر کے بعد سر اوٹہا کر فرمایا الحمد للہ الحمد للہ اور اسیطرح سے وعظ فرمانے مین اور مخلوق خدا کو ہدایت کرنے مین مصروف و مشغول ہوئے اور کسی طرح کا رنج و ملال اور تغیر و تبدل مزاج مبارک سے ظاہر و باہر نہین ہوا بعد چند روز کے ایک دن آپ پہر وعظ فرمانے مین مشغول تہے کہ ایک شخص نے اگر اپکو خبر دی کہ آپ کا وہ جہاز جو مع مال و اسباب طوفان مین اگیا تہا بجنسہ برآمد ہوا کسی طرح کا نقصان واقع نہین ہوا۔ آپنے پہر مراقبہ کیا۔ اور بدستور سابق سر جہکا لیا۔ اور تہوڑی دیر کے بعد سر مبارک اوٹہا کر فرمایا الحمد للہ الحمد للہ اور بدستور وعظ مین مصروف ہوئے اور کسی طرح کا فرحت و سرور مزاج مبارک سے پیدا ہویدا نہین ہوا۔ بعد اختتام وعظ کے خادمان والا نے عرض کی کہ واقعۂ رنج و ملال سنکر بہی آپنے الحمد للہ الحمد للہ فرمایا تہا اور خبر فرحت و سرور بہی سنکر الحمد للہ الحمد للہ فرمایا اسکے راز و اسرار سے اگر آپ آگاہ فرمائین تو ذرہ پروری اور بندہ نوازی ہے۔ آپنے فرمایا کہ مین نے دونو خبر کو سنکر اپنے دل کی طرف توجہ کی دونون حال مین مین نے اسکو اللہ پاک کی یاد مین مستغرق پایا۔ رنج و ملال اور فرحت و سرور سے یاد خدا مین فرق نہین ایا۔ اس بات پر مین نے دونون وقت الحمد للہ الحمد للہ کہا ہے

چو بے نخاک عجز مینالم گر تو بسازی بلی القاسم	ہر سحر گہ کہ یاد می آید بسلطانی بسا نشانذین ملبس	اے کہ ہر گز فراموشت نکنم ہر یک پند بس ہجر و عالم	ہیبت از بندہ یاد می آید ز جانت نخلید بے خدادم

کرامت) روایت ہے کہ والی ملتان کے مصاحبون مین ایک شخص اہل اللہ سے عداوت رکہتا تہا اور منکر کرامت کا تہا اوسکی شکایت والی ملتان نے حضرت غوث بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے کی آپنے فرمایا کہ اپنے تمام علاقہ مین آج منادی کرادو کہ کوئی شخص بغیر ہمراہی حضرت بہاء الدین رحمت اللہ علیہ کے روزہ افطار نکرے چنانچہ وہ مہینا رمضان مبارک کا تہا حضرت بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص کے مکان پر آن واحد مین منفرق افرود ہوئے اور ہر شخص کے ہمراہ روزہ افطار کیا والی ملتان کا وہ مصاحب منکر کرامت بہی اس کرامت کو دیکہکر اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہوا اور آپسے بیعت کرکے سعادت کونین سے نہال و فلاح دارین سے مالا مال ہوا ٥

جو وقت جانتے نہ تہے اور کرتے تہے تلاش	گویا کہین جہان مین وہ جان جہان نہ تہا
جانا جب اوسکو ہمنے تو کیا دیکہا حسرم	کوئی جگہہ جہان مین نہتی وہ جہان نہ تہا

کرامت) روایت ہے کہ حضرت بہاء الدین زکریا رحمت اللہ علیہ کو اونکے پیر و مرشد حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کی تہی کہ ہر کہ ترا بہ بیند و ہر کہ بعد از تو جنازہ ترا بہ بیند و ہر کہ بعد از جنازہ تو منارہ ترا یعنے گنبد ترا بہ بیند او را بہ دوزخ کارے نباشد۔ چون این سخن بہ شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ رسید در خاطر گزرانید کہ مرا شیخ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ دعا کرد قطب عالم رہ دریافت در حق او دعا کرد کہ ہر کہ مرید تو شود و مرید مرید تو تا قیامت ہر کہ درین سلسلہ تو اقتدا کند او را از آتش دوزخ خلاصی باشد سبحان اللہ بکرمہ و شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ آوردہ ست کہ در شب حق تعالیٰ را در خواب دیدم بمن خطاب نمود و گفت ہر کہ سہ کرت این تکرار کند او را بتو بخشیدم از برکت این اسما یعنے شیخ رکن الدین و شیخ صدرالدین و شیخ بہاء الدین بابلیہ کہ این را سہ کرت تکرار کند ٥

برین مژدہ گر جان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسایش جان ماست

مناجات مصنفہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

محب سبحانی مقدس قطب ربانی	علی سیرت حسن ثانی محی الدین جیلانی
زہے منظور پیغمبر نہال باغ آن سرور	زہے طوبائے رضوانی محی الدین جیلانی
بمعنی پیر کنعانی بصورت یوسف ثانی	بہ ہمت شاہ مردانی محی الدین جیلانی
رخت لعل بدخشانی لبت یاقوت رمانی	صدیث فیض حقانی محی الدین جیلانی
چہ عمرانی چہ ہمدانی سگان درگہت دانی	عطا بخش عجائبی محی الدین جیلانی

نظام جملہ دورانی قوام چار ارکانی ... چو خورشید فلک ثانی محی الدین جیلانی
زخاکت چہرہ نورانی جہان اسیر جہانی ... مبارک شیخ یزدانی محی الدین جیلانی
عطابخش مریدانی ولیکن ہمچو خاقانی ... توئی دیوان دیوانی محی الدین جیلانی
زہے سیمائے نورانی زہے فرخندہ پیشانی ... کمال حسن انسانی محی الدین جیلانی
نفاک پاک افشانی بہ از کحل صفاخوانی ... نہال باغ پنہانی محی الدین جیلانی
مددیا شاہ جیلانی برین افتادہ حیرانی ... تو ملجائی و جانانی محی الدین جیلانی
بکن کارم کہ میتوانی غیرم در پریشانی ... جہان را پیر پیرانی محی الدین جیلانی
چہ تابد باثنا خوانی اگر خواند ہمیدانی ... کنی ہر مشکل آسانی محی الدین جیلانی
بدل از صدق روحانی چو مدح پیر پیرانی ... مرا از غم تو برہانی محی الدین جیلانی
مددیا شاہ جیلانی نظر یا شاہ صمدانی ... کرم یا شیخ ربانی محی الدین جیلانی
جہان جسم ست تو جانی جہان بہر تست قربانی ... نہانی راز تو دانی محی الدین جیلانی
سگ درگاہ جیلانی بہار الدین ملتانی ... لقائے دین سلطانی بہار الدین ملتانی

بیان وفات

شیخ نظام الدین اولیاء رح سے روایت ہے کہ ایکدن حضرت بہار الدین ذکریا رح اپنے حجرہ مین مشغول بہ عبادت تہے ناگاہ ایک شخص نورانی پیدا ہوا نامہ سرمہر اُسکے ہاتہہ مین تہا وہ شخص نامہ شیخ صدر الدین عارف رح کو دیکر کہنے لگا کہ تم یہ خط بہت جلد اپنے والد ماجد کی خدمت مین پہنچاؤ شیخ صدر الدین رح سرنامہ دیکہکر متحیر ہوئے اور وہ نامہ اپنے والد بزرگوار کو دیکر برآمد ہوئے اور اُس شخص کو جو نامہ لایا تہا نہ دیکہا شیخ رح نامہ پڑہکر جوار رحمت حق مین واصل ہوئے حجرہ مبارک کے چارون کونون سے بہ آواز برآمد ہوئی کہ دوست دوست کی جوار رحمت مین واصل ہوا اور جب سانحہ ہوش ربا حضرت صدر الدین کے سمع مبارک مین پہنچا فوراً حجرہ مین جاکر اپنے والد ماجد کو دیکہا کہ عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرما ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون

ـه

اے جان صد ہزار چو ما وقف جان تو ... ہر دم ہزار تحفہ ز ما بر روان تو
ہر کہ آمد بہ جہان اہل فنا خواہد بود ... آنچہ پاینده وباقی است خدا خواہد بود
خبر دان حضرت عزت تو دل محیلش ... بند بند تو ز ہم چون کہ جدا خواہد بود

اور یہ واقعہ سترہوین تاریخ صفر سنہ ۶۶۶ چہہ سو چہیاسٹھ ہجری مین واقع ہوا اور مزار مبارک حضرت شیخ بہاؤالحق الدین زکریا رح کا شہر ملتان مین زیارتگاہ خلایق ہے یہ قطعہ تاریخ درج حدیقۃ الاولیا ہے

پادشاہ دین بہاؤالدین ولی ۔۔۔ پیر دنیا ہادی دور زمان
عشق حق [۵۷۸] تولید او تحریر کن ۔۔۔ عاشق صادق [۶۶۶] بگو ترحیل آن
شمع نور [۶۶۶] آمد وصال پاک او ۔۔۔ پیر فتح [۶۶۶] دین بہاء الدین بخوان

روایت ہے کہ آپنے مولانا صدرالدین عارف رح کو وصیت کی ہتی کہ تم میرے جنازہ کی نماز پڑہانا اور نہ کسیکو پڑہانیکی اجازت دینا اور اگر کوئی شخص بلا اجازت پڑہا دے تو اُسکو منع بہی نکرنا چنانچہ جب آپکا جنازہ مبارک تیار ہوا کم و بیش ستر ہزار آدمی کہ اکثر ان مین اولیاء اللہ تہے صف باندہے ہوئے کہڑے تہے کہ یکایک شیراز کی طرف سے ایک گرد پیدا ہوئی اور اُس گرد سے ایک درویش صفا کیش کہ جمال صوری سے آراستہ اور کمال معنوی سے پیراستہ تہے برآمد ہوئے اور نماز جنازہ انہون نے پڑہائی بعد دریافت کرنیکے معلوم ہوا کہ وہ بزرگ حضرت مصلح الدین شیخ سعدی شیرازی رح تہے اور انہون نے کتاب گلستان اور بوستان اپنے ہاتہہ سے لکہکر مولانا صدرالدین عارف رح کو عنایت فرمائی ہتی ۔ روایت ہے کہ حضرت سعدی شیرازی رح اور حضرت بہاؤالدین زکریا رح پیر بہائی تہے اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رح سے ان دونون بزرگونکو خلافت حاصل تہی ؎

اے دل بکام خویش جہانرا تو دیدہ گیر ۔۔۔ در وے ہزار سال چو نوح آرمیدہ گیر
بستان و باغ ساختہ گیر اندرو بسے ۔۔۔ ایوان و قصر سر بفلک برکشیدہ گیر
با دوستان مشفق و یاران مہربان ۔۔۔ بنشستہ و شراب مروق کشیدہ گیر
ہر نعمتے کہ ہست بعالم تو خوردہ دان ۔۔۔ ہر لذتے کہ ہست سراسر چشیدہ گیر
ہر گنج و ہر خزانہ کہ شاہان نہادہ اند ۔۔۔ آن گنج و آن خزانہ بچنگ آوریدہ گیر
ہر بندۂ کہ ہست بملکہا ہند و روم ۔۔۔ آن بندہ را بسیم و زر خود خریدہ گیر
ہر ماہرو کہ ہست در ایام روزگار ۔۔۔ آن مہ بناز در بر خود آوریدہ گیر
آوازے عود و بربط و نالے سرود و چنگ ۔۔۔ آن طنطنہ کہ مثنوی ہم شنیدہ گیر
در آرزوئے آب حیاتے تو ہر زمان ۔۔۔ مانند خضر سر بجہان در دویدہ گیر
اما ز مرگ چارہ نداری و عاقبت ۔۔۔ در خاک تیرہ گور بلحد در خزیدہ گیر

سعدیؔ ز پند اہل دلان گوش را مبند
گلہا ز باغ معنی پاکیزہ چیدہ گیر

اے دل بدانکہ مرگ ترا ہم رسیدنی ست	صبح اجل ز مطلع عمرت دمیدنی ست
این نام زندگی کہ نہادیم مرترا	ناگاہ نام میت بر تو رسیدنی ست
نا دوختہ قمیص بجز آستین برین	از دست دیگران بقدر تو رسیدنی ست
بر تخت ناز و بالش ابریشمین مناز	تنہا بجائے تنگ ترا آرمیدنی ست
بر کل نفس ذایقۃ الموت حکم شد	میدان یقین کہ شربت مرگ چشیدنی ست
چون حضرت رسول خدا در جہان نماند	کس را چہ اعتبار نبا بود و بودنی ست
این ملک دولتے کہ تو داری درین جہان	ماند بجائے خویش تو با خود ندیدنی ست
اے آدمی تو سنگدلی بلکہ آہنی	در راہ خوفناک ترا آوریدنی ست
ہیو سنگی مکن بجہان دل درد مبند	زیرا کہ زین جہان بکلی بریدنی ست
غرہ مشو برین گل رعنائے نو بہار	باد خزان برین گل رعنا وزیدنی ست
آنہا کجا شدند کہ بودند ہمنشین	چون میزبان نماند ترا ہم پریدنی ست
چیزے شکار کن تو بمیدان روزگار	این مرکب حیات نہ دایم پریدنی ست

جامیؔ مشو تو سست درین راہ پر خطر
بے زاد راہ سخت خجالت کشیدنی ست

ذکر حضرت مولانا شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ کا

آن گہر معدن حق الیقین ۔ تازہ آب کرشن باغ دین

انہیں عارف اسواسطے کہتے ہیں کہ جب ختم کلام اللہ کرتے تھے ہربار سمند فکر کو زیادہ تر گرم عنان فرماتے تھے اور جسوقت تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہوتے تھے فوج فوج معانی کا اور موج موج حقائق ودقائق کا انہیں سامنا ہوتا تھا اور یہ حضرت عجب ہمت عالی رکھتے تھے کہ مال دنیوی سے کچھ اپنے پاس نہیں رکھتے تھے اور جب آپکے والد شیخ بہاء الدین زکریا رح واصل حق ہوئے آنحضرت کے شیخ صدر الدین عارف رح کے سوا چھ فرزند اور دوسری بی بی سے تھے جب شریعت غرا کے موافق ترکہ تقسیم ہوا مال و اسباب کے علاوہ ستر لاکھ روپیہ نقد شیخ

صدرالدین عارف رح کو میراث مین پہنچا آپنے وہ تمام مال واسباب نقد وجنس پہلے ہی دن فقراونپر تقسیم کرکے ایک درم اور دینار بہی باقی نہ رکہا بعد اوسکے ایک شخص نے ازروے خیرخواہی کے آپ سے یہ عرض کی کہ آپکے والد بزرگوار استقدر نقد وجنس خزانے مین رکھتے تہے اور بہ آہستگی تمام اوسے خرچ کرتے تہے آپکو انہین کی روش پر عمل کرنا چاہیئے جواب دیا کہ میرے والد ماجد جو دنیا پر غالب مطلق ہوگئے تہے دنیوی اسباب کے جمع ہو جانے سے خوف نہین کرتے تہے اور باہستگی تمام درویشون پر خرچ کرتے تہے اور مین بہی اگرچہ اکثر اوقات غالب ہون لیکن کبہی کبہی اپنی طبیعت کو ساوی پاتا ہون اسیواسطے اوسکے جمع کرنے سے اندیشہ کرتا ہون کہ خدا نخواستہ دنیاوی مال مجہے فریب دیوے اسواسطے اپنے پاس سے دور کرتا ہون۔

روایت ہے کہ شیخ صدرالدین عارف رح بہت مرید صاحب کمال مثل جمال خندان اور شیخ احمد معشوق اور مولانا علاءالدین خجندی کے رکہتے تہے اور فرزند ارجمند آپکے شیخ رکن الدین ابوالفتح رح تہے علیہم اجمعین۔

روایت ہے کہ شیخ بہاءالدین زکریا رح نے اپنے انتقال کے وقت شیخ صدرالدین عارف رح کو وصیت فرمائی تہی کہ شہر اوچ مین ایک درویش صفاکیش بہت فاضل اور کامل ہین اونہونے ابتک کسی بزرگ سے پیوند نہین کیا ہے اور ہمارے خانوادہ سے ہین انہین ایک نصیب وافر ہے اگرچہ وہ میرے پاس نہین آئے میرے بعد تمہارے پاس آئینگے جسوقت وہ تمہارے پاس آئین اونسے پہلے دن ملاقات اور مصافحہ نکرنا تین دن اونکو خلوت مین بٹہانا اور قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول کردینا جب وہ جذبہ کے غلبہ سے ہوش مین آوین اپنے روبرو انہین بلانا اور جو کچھ تمکو ہمسے پہنچا ہے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رح کے خرقہ کے سوا لطف انہین دیدینا۔

گل پہینکے ہی غیرونکی طرف بلکہ ثمر بہی	او نخل بر انداز چمن کچہ تو ادہر بہی
نظارہ ٹہرتا نہین چہرے پہ نظر بہی	خورشید بہی حیران ہی سورج بہی قمر بہی
محکوم ترے حکم کے ہین شمس وقمر بہی	اے کل کے مددگار ذرا لطف ادہر بہی

روایت ہے کہ شیخ صدرالدین عارف رح نے ابتدائے حال مین اپنے والد ماجد کی خدمت مین عرض کی کہ اگر آپکا فرمان ہو تو مین علم نحو کے استحکام کے واسطے کتاب مفصل جو صاحب کشاف کی تصنیف ہی مطالعہ کرون حضرت بہاءالدین زکریا رح نے ارشاد کیا کہ آج صبر کرو شبکو حال مصنف کا دریافت کرکے تمکو جواب دونگا اوسی شبکو آپنے خواب مین دیکہا کہ صاحب کشاف کو فرشتے زنجیر

اور طوق مین مسلسل اور مطوق کرکے جہنم کی طرف لئے جاتے ہین اپنے نور عین کو اس واقعہ سے آگاہ کیا شیخ صدر الدین عارف رح نے جب یہ بات اپنے پدر بزرگوار سے سنی کتاب مفصل کے پڑہنے سے اجتناب کیا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صاحب کشاف جو مذہب معتزلہ رکہتا تہا اسی سبب سے مبتلائے عذاب ہوا ٥

جفا کم کن کہ فردا روز محشر — بہ روئے نیکوان شرمندہ باشی
من درویش را کشتی بہ غمزہ — کرد ی الہی زندہ باشی

حضرت مولانا امام الدین مبارک ملتانی استاد شیخ ابابکر دلق پوش رح سے منقول ہے کہ ایک روز شیخ صدر الدین عارف رح دریا کے کنارے جو ملتان سے بفاصلہ ایک فرسخ واقع ہے وضو کرتے تہے اونکے فرزند ارجمند سعادت مند شیخ رکن الدین ابو الفتح رح کہ سات برس کی عمر رکہتے تہے ہمراہ تہے یکایک ایک طرف سے غول ہرن کا پیدا ہوا اور ایک بچہ ہرنی کا اوسکے درمیان مین تہا شیخ رکن الدین رح بسبب لڑکپن کے اُس بچہ آہو کیطرف راغب ہوکر اوسکے خیال مین مشغول رہے اور جب غول ہرنون کا نظر سے غائب ہوگیا اور شیخ صدر الدین عارف رح نے وضو سے فارغ ہوکر دوگانہ ادا کیا اور اپنے لخت جگر نور بصر شیخ رکن الدین ابو الفتح رح کو بلایا کہ قرآن مجید کا پاؤ سپارہ سبق دیکر یاد کرائین وہ سعادتمند قرآن مجید کہولکر سبق پڑہنے مین مشغول ہوئے اور عادت آپکی یہ تہی کہ تین مرتبہ پڑہکر پارہ پارہ قرآن مجید کا حفظ کر لیا کرتے تہے مگر اوس دن دس مرتبہ پڑہا اور سبق یاد نہوا شیخ صدر الدین عارف رح نے سبب اسکا پوچہا حاضرین مین سے کسی نے جواب دیا کہ ایک غول ہرن کا اوس طرف سے گزرا تہا اور اوسکے درمیان مین ایک ہرن کا بچہ تہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحبزادے صاحب کو اوسکی طرف میل ہوا شیخ صدر الدین عارف رح نے اس حال کو سنکر ایک لحظہ تامل کیا اور یہ دریافت کیا کہ وہ غول ہرن کا کسطرف گیا شیخ رکن الدین رح نے فوراً عرض کی کہ اے میرے پدر بزرگوار وہ غول ہرن کا فلان طرف گیا ہے شیخ صدر الدین عارف رح نے ایک لحظہ اوس طرف توجہ کی یکایک لوگون نے کیا دیکہا کہ ایک ہرنی اپنا بچہ ساتہ لئے ہوئے دوڑی چلی آتی ہے جب قریب پہنچی شیخ رکن الدین رح نے دوڑکر ہرن کے بچے کو گود مین اُٹہا لیا اور بہت پیار کیا اور سر اور آنکہین اسکی چوم کر اپنا ہاتہ اوسکے دہن مین چہوڑ دی تاکہ دودہ پئے اسکے بعد حضرت رکن الدین رح نے دو پہر مین ایک پارہ حفظ کرکے اپنے والد ماجد کو سنا دیا اور اوس ہرنی کو مع اوسکے بچہ کے اپنی خانقاہ مبارک مین چہوڑ دیا چنانچہ وہ مدت مدید تک وہان رہے ٥

تسلیم یہ رضوان کی ہے در باب سخن کو — تشبیہ نہ دو خلد سے حضرت چمن کو

ابرو پہ مہ عید کو کر دیجے قربان — دندان پہ فدا کیجے سورج کی کرن کو
ایک تازگی پیدا ہے مزاج شہ دین سے — ترجیح بناوٹ پہ ہے بے ساختہ پن کو
مرغوب خدا روش ساقی کوثر — کرتے ہین پسند اہل جہان نیک چلن کو
بھر جائے ہمارا در مقصود سے دامن — وا کیجے اے شاہ رسل درج دہن کو
آہوئے رمیدہ کو بھی حضرت نے کہا آم — چہڑوا دیا صیاد کے پھندے سے ہرن کو

حضرت کے تن پاک پہ مکھی نہین بیٹھی
پیدا کیا خالق نے لطیف آپکے تن کو

روایت ہے کہ بادشاہ غیاث الدین بلبن نے اپنے بڑے بیٹے محمد سلطان خان کو کہ بہ خان شہید مشہور تہا چتر اور دور باش دیکر ملتان کی طرف بہیجا اور وہ شیخ صدر الدین عارف رح سے نیاز حاصل کرکے ملک کے انتظام مین مشغول ہوا اوسکی منکوحہ بی بی جو بادشاہ رکن الدین ابراہیم بن شمس الدین التمش کی دختر نیک اختر تہی اور زیور عفت اور عصمت سے آراستہ و پیراستہ تہی محمد سلطان خان شہید کے شراب پینے کے سبب سے ہمیشہ رنجیدہ اور مغموم رہتی تہی ناگاہ محمد سلطان خان نے بحسب اتفاق اوس عفیفہ پاک دامن سے رنجش بہم پہنچاکر طلاق دیکر مطلقہ کیا اور بعد تین دن کے اوسکی مفارقت سے بیتاب ہوکر عالمون کو طلب کیا اونسے مسئلہ پوچہا سبہون نے عرض کی کہ جبتک عورت مطلقہ کو دوسرے کی رفاقت واقع نہووے رجوع درست نہین ہے — محمد سلطان خان شہید کہ شاہزادہ تنگ مزاج تہا نہایت برہم و آشفتہ ہوکر مسند سے اوٹہا اور خلوت مین جاکر قاضی امیر الدین خوارزمی سے کہ جو شاہزادے کے ہمدم اور محرم راز تہے یہ بات کہی کہ اگر خلاف شریعت اس عورت کو اپنی خدمت مین لاتا ہون تو دوزخ کے عذاب اور باپ کے عتاب کا خوف ہے اور جو اُسے علیحدہ کرتا ہون تو جدائی کی تاب لانے مین نہین پاتا ہون دونون طرح سے مشکل ہے — قاضی امیر الدین نے کہا کہ اگر جان کی امان ہووے تو عرض کرون خان شہید نے امان دی قاضی صاحب نے فرمایا کہ آپ ایک کام کیجئے اس مقام فرحت انجام مین ایک بزرگ حضرت شیخ صدر الدین عارف رح پاک ذات اور فرشتہ صفات ہین اس عورت کو خلق سے پوشیدہ اونکے نکاح مین لاوین پہر اون سے طلاق لیکر جدا کرین تو مباح ہووے محمد سلطان خان شہید نے حسب ضرورت اجازت دی قاضی صاحب نے مخلوق سے پوشیدہ اوس پاک دامن کو شیخ صدر الدین عارف رح کے عقد ازدواج مین لاکر اونکے سپرد کیا دوسرے دن اُس مستورۂ پاک

دامن کے طلاق دینے کی تکلیف دی وہ عفیفہ پاک دامن یہ خبر سنکر شیخ کے قدم پر گر پڑین اور عرض
کرنے لگین کہ اگر آپ مجھے پہر اُس ظالم فاسق کے سپرد فرماوینگے مین قیامت کے دن آپکی دامنگیر ہونگی
شیخ کو اس عجز وزاری پر رحم آیا طلاق دینے سے انکار کیا قاضی صاحب یہ خبر وحشت اثر سنکر ایسے
بدحواس اور مضطرب ہوگئے قریب تھا کہ اونکا مرغ روح قالب سے پھڑک کر نکل جائے غرضکہ ظہر کیوقت
بہزار دقت اپنے تئین سلطان خان شہید کی ملازمت مین پہنچایا خان شہید اونکے تحیر اور تغیر مزاج
سے اصل مطلب سمجھ گیا ہ

وہ نگاہ چھپتی ہوئی وہ آنکھ شرمائی ہوئی	تاڑلی یارون نے آخر سخت رسوائی ہوئی

اور طیش مین آکر تلوار غلاف سے نکالی چاہا کہ قاضی صاحب کو بار ہستی سے سبکدوش کردے
پہر ہوش مین آکر یہ بات کہی کہ تیری خونریزی بے فائدہ ہے اگر مین کل کے روز حضرت شیخ صدرالدین
عارف رح کے خون سے اونکے بساط خانہ کو رنگین نہ کرون تو اس عورت سے جو اونکے گھر مین ہے کمتر
ہون پہر حکم دیا کہ تمام شہر مین منادی کردو کہ کل علی الصباح تمام فوج وسپاہ ہمارے دربار مین حاضر ہو
اور اُس دن شاہزادہ نے رنج والم کے سبب سے کھانا نہ کھایا شہر ملتان مین آثار قیامت کے ظاہر ہوئے
اور شیخ صدرالدین عارف رح اپنے ارادے پر ثابت اور مضبوط تھے کسی قسم کا تغیر و تبدل مزاج مین
نہین آیا۔ روایت ہے کہ اوسی روز ناگاہ بعد عصر کے یہ خبر شاہزادہ نے سنی کہ بیس ہزار مغل جرار
اور خونخوار مسلح ملتان کے نواح مین بعزم رزم داخل ہوئے سلطان خان شہید کہ اپنے تئین رستم
دستان خیال کرتا تہا حکم دیا کہ تمام فوج صبح کو مسلح اور مکمل ہوکر حاضر ہو پہلے مغلون کی جماعت کو درہم
برہم کردونگا اوسکے بعد شیخ کے خون سے بساط زمین رنگین کرکے اپنے دلکا کینہ نکالونگا خلاصہ
یہ ہے کہ دوسرے دن محمد سلطان خان شہید چاشت کے وقت مع فوج جرار وسپاہ خونخوار
شہر سے برآمد ہوا اور لشکر غنیم سے دوپہر تک برابر لڑتا رہا اور حملہائے مردانہ سے دشمن کی صفون
کو متفرق اور پریشان کردیا اور ظہر کے وقت نماز پڑہنے کے واسطے ایک تالاب پر وارد ہوکر نماز
شروع کی اوسوقت کل پانچ سو سوار اوسکے ہمراہ تھے اور باقی سپاہ غنیم کے تعاقب اور غنیمت مین
مصروف تھی اس درمیان مین ایک مغلون کا افسر کہ دو ہزار سوار سے ایک باغ مین چھپا ہوا تہا
اوسے حملہ کی فرصت نہ ملی تہی مغلون کی خبر شکست سنکر بقصد فرار روانہ ہوا جب گذر اوسکا اوس
تالاب پر ہوا سلطان خان شہید کو بجماعت قلیل دیکھکر شیر گرسنہ کی طرح سے ٹوٹ پڑا اور خان
شہید کو مع تمامی سوار قتل کرکے نکل گیا ہ

گنج قارون کہ فرو مے رود از قہر ہنوز | خوانده باشی کہ ہم از غیرت درویشان ست

بعد قتل ہوجانے خان شہید کے وہ عفیفہ پاک دامن بفراغت تمام شیخ صدرالدین عارف رحہ کے مکان مین رہی اور آپکی برکت صحبت سے واصلان حق ہوئی ؎

ہم جنس کے دام زلف مین ذیشان ہوگئے | یوسفؑ ہوئے اسیر تو سلطان ہوگئے
شبیرؑ شہر بانو کے حامی بنے لطیف | بلقیس کی مدد پہ سلیمان ہوگئے

جب ایک نگاہ لطف سلیمان ہوگئی | بلقیس آپ آکے مسلمان ہوگئی
جوزن کنیز بی بی زہرا بنی لطیف | وہ بی بیونکی طرح سے ذیشان ہوگئی

شیخ رکن الدین فردوسی رحہ سے منقول ہے کہ مین اون دنون مین خراسان سے جب ملتان مین پہنچا حضرت شیخ صدرالدین عارف رحہ سے ملاقات کو ایام بیض مین گیا اور مین روزہ دار تہا شیخ نے کہانا طلب کیا بہت لوگ اونکے مائدہ شاہانہ پر حاضر ہوئے اور مین شیخ کے بہت قریب تہا دیکہا کہ آپ کے روبرو دو طباق مزعفر اور حلوائے صابونی سے لبریز تہے شیخ رحہ نے میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ درویش بسم اللہ مین اگرچہ روزہ دار تہا لیکن بمقتضائے من کل مع الغفور فہو المغفور خود کو اس سعادت عظمیٰ اور عطیہ کبریٰ سے محروم نہ کرسکا بسم اللہ کہکر کہانا کہانے مین مشغول ہوگیا دیکہتا کیا ہون کہ شیخ صدرالدین عارف رحہ برغبت تمام طعام نوش فرماتے ہین اور ہر شخص کو اون نعمتون کے کہانے کے لئے ارشاد فرماتے ہین میرے دل مین یہ خیال گزرا کہ اگرچہ تونے روزہ کے افطار مین میزبان کی رعایت کی ہے لیکن ضرور ہے کہ قلیل غذا پر کفایت کرے غرضکہ جب یہ امر میرے دل مین گزرا شیخ رحہ نے میری طرف متوجہ ہوکر ارشاد کیا کہ جس شخص سے ممکن ہوسکے کہ وہ حرارت باطن سے طعام کو روشن اور نورانی کرسکتا ہے اوسے غذا کی قلت کا مفید ہونا کچہہ لازم و ملزوم نہین ہے ؎

چونکہ لقمہ میشود بر تو گہر | تن مزن ہر چند بتوانی بخور

روایت ہے کہ کنیت آپکی ابو الغنائم ہے اور آپ فرزند رشید اور مرید کامل اور خلیفہ جانشین حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحہ کے ہین اور ملتان مین اٹہارہ برس تک بعد اپنے والد ماجد کے ہنگامہ مشیخت گرم رکہا ہزارون طالبان خدا اور مریدان باصفا آپکے ارشاد کی برکت سے تکمیل کو پہنچے اور واصلان حق سے ہوئے اور کرامات اور خرق عادات آپکی بے حد و حساب ہین روایت ہے کہ جب شیخ صدرالدین عارف رحہ موت کے مرض مین مبتلا ہوئے شیخ الشیوخ

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ کا خرقہ مبارک اور دوسرے چیزیں جو حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح
سے آپ کو پہنچی تھین اپنے لخت جگر نور بصر شیخ رکن الدین ابو الفتح رح کو عطا فرماکر اپنا خلیفہ اور
جانشین کیا اور سنہ ۶۶۶ھ مین عازم ملک بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون مزار پرانوار آپ کا
ملتان مین نزدیک حضرت شیخ بہاؤ الدین رح کے مرقد شریف کے ہے۔

ذکر حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ کا

یہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رح کے پوتے صاحب کشف وکرامات جامع علوم ظاہری و باطنی
مظہر انوار شریعت وطریقت نہایت عظیم القدر اور عزیز الوجود تھے اور علم منقول ومعقول سے
بہرہ کامل رکھتے تھے اپنے جد بزرگوار حضرت بہاء الدین زکریا رح کے نظر یافتہ اور تعلیم وتربیت
یافتہ تھے آپکی والدہ ماجدہ مسماۃ راستی نہایت عابدہ اور زاہدہ اور متقیہ تھین اور زیور عفت
وعصمت سے آراستہ وپیراستہ تھین ہر روز ایک مرتبہ ختم قرآن مجید کا کیا کرتی تھین اور نسبت ارادت
اپنے خسر بہاء الدین زکریا رح سے رکھتی تھین بہت سی عورات کو فیض نسبت سہروردیہ کا انکی ذات
بابرکات سے پہنچا اور وفات بی بی راستی قدس سرہ سنہ ۶۹۵ھ چہ سو پچانوے ہجری مین واقع ہوئی
انا للہ وانا الیہ راجعون۔

روایت ہے کہ ایک روز بی بی راستی حضرت بہاء الدین زکریا رح کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین
اوس وقت مین شیخ رکن الدین ابو الفتح رح سات مہینے کے اونکے شکم مبارک مین تھے حضرت بہاء الدین زکریا
رح نے اُس روز خلاف عادت کے کہڑے ہوکر انکی تعظیم وتکریم کی بی بی راستی قدس سرہا نے باعث
تعظیم وتکریم خلاف عادت دریافت کیا حضرت نے فرمایا یہ عزت وعظمت تمہارے واسطے نہین بلکہ اوسکے
واسطے ہے کہ جو تمہارے بطن عفت مین ہے کہ وہ ایک آفتاب اوج ولایت اور ماہتاب برج شرافت
ہوگا حکایت ہے کہ ایک روز شیخ بہاء الدین زکریا رح پلنگ پر رونق افروز تھے اور آپنے دستار مبارک پلنگ
کے پائے پر رکھدی تھی اور حضرت شیخ صدر الدین عارف رح چارپائی کے پاس باادب فرش پر بیٹھے ہوئے تھے
شیخ رکن الدین ابو الفتح رح کا سن اون دنون مین چار برس کا تھا اور چارپائی کے آس پاس پھرتے تھے ایک
بارگی دستار مبارک اپنے جد بزرگوار کی اوٹھا کر اپنے سر مبارک پر رکھلی آپکے والد بزرگوار شیخ صدر الدین عارف
رح نے بیقرار ہوکر بہ آواز بلند فرمایا کہ اے رکن الدین بے ادبی نکر حضرت بہاء الدین زکریا رح نے فرمایا کہ
اے صدر الدین فرزند تم انہین منع نکرو کہ مستحق اسکے یہی ہین بسبب استحقاق کے انہون نے زیب سر کی ہے اور مین یہ دستار انہین کو بخشا

روایت ہے کہ حضرت رکن الدین ابو الفتح رح نے وہ دستار پاک ادبی طور سے بندہی ہوئی صندوق
مین امانت رکہی بروز جلوس سجادہ اُس دستار پاک کو اپنے سر پر رکہتے تہے اور خرقہ شیخ الشیوخ
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح کا پہنتے تہے اور روش آپ کی سلطان ابو سعید ابو الخیر رح کی
روش کی مانند ہتی جس شخص کے دل مین جو کچہہ آتا اور جو کام کرتا وہ آپ پر منکشف ہو جاتا تہا اور
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری رح اور سید عثمان سیاح دہلوی رح آپ ہی کے
مریدان راسخ الاعتقاد سے مین ـ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رح سے روایت ہے کہ جسوقت شیخ رکن الدین ابو الفتح رح دہلی مین تشریف
لاتے ہتے خلق کو آپکی عنایتہائے ظاہری اور باطنی سے اور بخششہائے صوری اور معنوی سے
ہر روز روز عید اور ہر شب شب قدر ہوتی ہتی اور بادشاہ علاء الدین خلجی کے عہد مین آپ دیار
دہلی مین تشریف لائے تہے اور بادشاہ قطب الدین مبارک کے زمانے مین تین بار رونق افروز
ہوئے تہے اور بادشاہ علاء الدین خلجی باوجود غرور و شوکت و حشمت کے آپکے استقبال کے واسطے
سوار ہوا کرتا تہا اور بہ اعزاز و اکرام تمام شہر مین لاتا تہا اور دس لاکہہ روپیہ پہلے دن اور پانچ
لاکہہ روپیہ روز وداع بطریق شکرانہ پیشکش کیا کرتا تہا ـ

روایت ہے کہ شیخ رکن الدین رح کے پاس جسقدر زر شکرانہ آتا تہا اوسیدن اوسیقدر
خلائق پر تقسیم کر دیا کرتے ہتے ایک درم یا دینار باقی نہ رکہتے تہے اور بارہا فرماتے ہتے کہ مین
ملتان سے بسبب محبت شیخ نظام الدین اولیاء رح کے دہلی مین آتا ہون ؎

رفیقی من کہ بر ورد باید	دو بیرم را بہم خوشتر بود سوز
ترا بر در من رحمت بیاید	کہ با او قصہ گویم کا شب و روز

روایت ہے کہ ایک دن دونون بزرگوار مسجد کیلوکہری مین جمعہ کی نماز ادا کر کے آپسمین بغلگیر
ہوئے اور بعد اسکے شیخ رکن الدین ابو الفتح رح شیخ نظام الدین اولیاء رح کی خانقاہ کیطرف تشریف
لیگئے اور بہت سے درویشان صاحب حال اہل قال وہان حاضر تہے مولانا علم الدین جو چچازاد
بہائی شیخ رکن الدین ابو الفتح رح کے ہین انکے دل مین یہ خیال گزرا کہ یہ قران السعدین جو
واقع ہوا ہے اسوقت ان بزرگون کے درمیان مین اگر کوئی نکتہ علمی مذکور ہو تو کیا
اچہی بات ہے فی الفور دونون بزرگوار دفعۃً زبان مبارک پر لائے کہ اے مولانا علم الدین
جو کچہہ تمہارے دلمین اسوقت گزرا ہے اسکو زبان پر لاؤ مولانا علم الدین رح نے کہا آیا کیا

حکمت ہی کہ جناب رسالتمآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے مدینہ پاک کیطرف ہجرت کی شیخ رکن الدین ابو الفتح رح نے کہا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ بعضے کمالات حضرت کے اس ہجرت پر موقوف تھے اسواسطے وہان تشریف لیگئے تاکہ وہ کمالات حاصل ہون اسکے بعد شیخ نظام الدین اولیا رح نے یہ جواب دیا کہ میرے دلمین یہ آتا ہے کہ بعض ناقصان مدینہ کو مکہ معظمہ کے سفر کی قدرت نہ تھی تا خدمت اقدس مین حاضر ہو کر کسب فیوض کرین اور کمالات ظاہری و باطنی حاصل کرین حق سبحانہ تعالی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا تاکہ اہل نقصان آپکے یمن خدمت سے درجۂ تکمیل کو پہنچین سبحان اللہ ان دونون بزرگوار نے دریدہ تواضع ایکدوسرے کی فرمائی ہے

شبے با صراحی ہمی گفت شمع	کہ اے ہر شبے محفل آرائے دوست
ترا با چنین قدر پیش قدح	سجودے دمادم بگو از چہ روست
صراحی بگفتا کہ نشنیدۂ	تواضع ز گردن فرازان نکوست

روایت ہے کہ بادشاہ قطب الدین مبارک شاہ کے عہد مین شیخ رکن الدین ابو الفتح رح دہلی مین تین مرتبہ رونق افروز ہوئے اکثر اوقات شیخ نظام الدین اولیا رح کے ساتھہ صحبت رکھتے تھے جب بادشاہ کو دیکھنے کا ارادہ ہوتا تھا اوس روز تخت رسان پر سوار ہوتے تھے اور مناسب مقام مین تخت کو ٹھہراتے تھے ارباب حاجت اپنی اپنی عرضی تحریر کرکے تخت پر ڈالتے تھے اور قطب الدین مبارک شاہ کے دیوان خانہ کے تین دروازے تھے دو دروازے سے آپ تخت رسان پر سوار ہو کر جاتے تھے اور تیسرے دروازے مین بادشاہ استقبال کے واسطے آتا تھا جب حضرت رکن عالم صاحب رح تخت سے اُترتے تھے بادشاہ عالیجاہ آپ کا ہاتھہ مبارک پکڑ کے دولتخانہ خاص مین لیجاتا تھا اور آپ کے روبرو باادب بیٹھتا تھا اور قدم رنجہ فرمانے کا عذر کرتا تھا اوسوقت خادم حضرت کے اشارے کے موافق خلق اللہ کی عرضیان بادشاہ کے روبرو ملاحظہ کیواسطے پیش کرتا تھا اور بادشاہ خود پڑہکر ہر عرضی کی پیشانی پر مدعی کے حسب مدعا بخط خاص جواب لکھتا تھا اور ارکان دولت دستخط خاص کے موافق عمل کرتے تے جب خلق بھر کے مقدمونکا فیصلہ ہوجاتا تھا حضرت رکن الدین ابو الفتح رح اپنے مکان پر تشریف لیجاتے تھے

لیلے سے کہہ صبا کہ ذرا جھانک تو سہی	تو ڑے ہے دم کوئی ترے محمل کے سامنے
حسرت بہا اوس مسافر بیکس کی رو ئیے	جو تھک گیا ہے بیٹھہ کے منزل کے سامنے

درویش را خدا بتونگر حواله کرد از روی بخل گر نشود ملتفت بدو	تا کار او بساز دو فارغ کند دلش فردا بود ندامت اندوه حاصلش	

حضرت امیر خسرو دہلوی رہ سے روایت ہے کہ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رہ کے عرس کے دن حضرت رکن الدین ابو الفتح رہ اور شیخ نظام الدین اولیا رہ دونون بزرگوار رونق افزا تھے جب قوالون نے راگ شروع کیا اور مجلس سماع کی گرم ہوئی شیخ نظام الدین اولیا رہ وجد و حال مین اونکر اٹھا چاہتے تھے کہ شیخ رکن الدین ابو الفتح رہ نے اونکا دامن پکڑ لیا بعد ایک لحظہ کے شیخ نظام الدین اولیا رہ دوبارہ وجد مین آکر کھڑے ہوگئے اس مرتبہ شیخ رکن الدین ابو الفتح رہ مانع نہین ہوئے اور خود بھی شامل اور درویشون کے تعظیم کے لئے ہاتھ باندکر کھڑے ہو گئے جب سماع موقوف ہوا ہر شخص اپنے اپنے مکان کی طرف راہی ہوا مولانا علم الدین رہ نے حضرت رکن الدین ابو الفتح رہ سے پوچھا کہ ممانعت اول اور سکوت ثانی کا کیا سبب تھا جواب دیا کہ مین نے اول مرتبہ شیخ نظام الدین اولیا رہ کو عالم ملکوت مین دیکھا تھا میرا بھی دسترس اس مقام تک تھا اسواسطے دامنگیر ہوا اور دامن پکڑکر اونکو بٹھا دیا دوسری بار ایسا نہین عالم جبروت مین دیکھا جو کہ میری رسائی وہانتک نہ تھی اسواسطے دست بردار ہوا ٥

گاہے کہ بخودمی نگرم پست شوم درحیرتم از حالت خود با دلدار	گاہے کہ بدو نگہہ کنم مست شوم حیران شدہ ام فتادہ از دست شوم	

روایت ہے کہ جب نظام الدین اولیا رہ نے اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی آپکے جنازے کی نماز حضرت رکن الدین ابو الفتح رہ نے پڑہائی اور فرمایا کہ مین اسیکام کے لئے ملتان سے دہلی آیا ہون ٥

لائی حیات آئی قضا لے چلی چلے	اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے	ک

روایت ہے کہ ایک بار حضرت رکن الدین ابو الفتح رہ حضرت نظام الدین اولیا رہ کے مزار مبارک پر فاتحہ پڑہنے کے لئے ملتان سے دہلی کی طرف روانہ ہوئے اور وہان پہنچکر لوازم زیارت بجا لائے اور انہین دنون مین بادشاہ غیاث الدین تغلق شاہ بنگالہ سے نواح دہلی مین پہنچا اوسکے فرزند سلطان محمد تغلق نے بادشاہ کا استقبال کیا اور حضرت رکن الدین ابو الفتح رہ بھی اوسکی پیشوائی کو روانہ ہوئے اور بادشاہ ضیافت کہانیکے واسطے اوس محل مین کہ اوسکے بیٹے نے افغان پور کے پاس بنوایا تہا وارد ہوا حضرت رکن الدین ابو الفتح رہ بھی اوس محل مین جلوہ فرما تھے آپنے

بادشاہ سے کہا کہ اس محل سے جلد برآمد ہو جیے بادشاہ نے جواب دیا کہ اکل و شرب سے فارغ ہو کر برآمد ہونگا حضرت رکن الدین ابوالفتح رہ نے دوبارہ بادشاہ سے کہا اور وہی جواب پایا شیخ رکن الدین ابوالفتح رہ ہاتھ اوسکی زندگی سے دھو کر اوس محل سے باہر تشریف لے گئے اور جن لوگون کی موت نہ تھی وہ بھی آپکے ہمراہ محل سے باہر آگئے صرف بادشاہ مع ایک جماعت مخصوصان پیشخدمتان ابھی حضرت رکن الدین رح دوسری دہلیز مین نہ پہنچے تھے کہ اوس محل کی چھت گر پڑی اور بادشاہ مع ساتھیون کے ہلاک ہوگیا اس کرامات کو دیکھکر لوگ زیادہ تر حضرت رکن عالم رح کے معتقد ہوئے اور شیخ عثمان سیاح رح کا گلستان ارادت از سر نو سرسبز اور شاداب ہوا ؎

ہر کہ سر برخط فرمان دلیلے نہ نہد	کے میسر شود ش روئے براہ آوردن
ہر کہ خواہد کہ بسر منزل مقصود رسد	بایدش پیروی راہ نمایان کردن

اور مولانا اسمعیل خواکر رح سے روایت ہے کہ شیخ رکن الدین ابوالفتح رہ نے اپنی رحلت سے تین مہینے پیشتر ایک بارگی خلق اللہ سے کنارہ کرکے گوشہ نشینی اختیار کی تھی کبھی حجرہ مبارک سے سوائے نماز فرض کے برآمد ہوتے تھے۔

روایت ہے کہ سولہوین تاریخ رجب یوم پنجشنبہ ۷۳۵ھ بعد نماز عصر مولانا ظہیر الدین محمد کو کہ خادم خاص تھے اپنے حجرے مین طلب فرمایا اور اپنی تجہیز و تکفین کے بارہ مین وصیت فرمائی اور حکم دیا کہ ہماری تجہیز و تکفین کا سب سامان مہیا کرو پھر نماز مغرب کی آپنے امام ہو کر خود پڑھائی اور نوافل کی آخیر رکعت کے سجدے مین جان عزیز خداوند جہان آفرین کو سپرد کی انا اللہ وانا الیہ راجعون روایت ہے کہ حضرت رکن الدین ابوالفتح رہ کے کوئی فرزند نہ تھا مصلے اور خرقہ اپنے ایک بھائی کو عنایت فرمایا اور وہی بعد آپکے سجادہ نشین ہوئے روضہ مبارک حضرت رکن الدین ابوالفتح رہ کا شہر ملتان مین زیارت گاہ خلق اللہ ہے۔

ذکر حضرت شیخ وحید الدین عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ

حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رح سے روایت ہے کہ شیخ وحید الدین عثمان سیاح رح کو مین نے دیکھا کہ ایک غذ کیلو کھڑی مین دریا کے کنارے حضرت رکن الدین ابوالفتح کے مرید ہوئے اور انہون نے ایسی ترک و تجرید کی کہ ایک تہمت کے سوا جو ستر عورت کو لازم اور ضرور ہے اور کچھ اپنے پاس نہ رکھتے تھے اور اسی حال سے حضرت رکن الدین رح کے ساتھ ملتان مین جاکر کتاب عوارف کا

سبق شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردی رح سے پڑہتے تہے اور قرآن مجید حفظ کرتے تہے

رفعت آدمی بعلم بود ہر کرا علم بیش رفعت بیش
قیمت ہر کسے بدانش اوست ساز فزون بعلم قیمت خویش

روایت ہے کہ حضرت عثمان سیاح رح حضرت رکن عالم سے رخصت لیکر عازم سفر ہوئے اور سیاحی اختیار کی چہاگل اور عصا بہی اپنے پاس نہین رکہتے تہے اور سیاحی مجرد کرتے تہے کسیکو اپنے ساتہہ نہین رکہتے تہے ذات باری کے سوا کوئی رفیق شفیق نہ تہا یہانتک کہ مکہ معظمہ مین پہنچکر حج ادا کیا اور وہان سے مدینہ پاک مین جاکر ایک سال مقیم ہوئے پہر حج کے موسم مین کعبہ شریف جاکر طواف مین مشغول ہوئے اور چونکہ ہوا گرم تہی حضرت خضر نے حاضر ہوکر (اپنی آستین کا) سایہ آپ پر کیا اور خود بہی آپ کے ہمراہ طواف مین مشغول ہوئے حضرت عثمان سیاح رح نے اگرچہ خضر علیہ السلام کو پہچان لیا لیکن کچہہ گفتگو نہین کی بعد اسکے ملتان مین آکر حضرت رکن رح سے قدم بوسی حاصل کی حضرت رکن الدین رح نے فرمایا کہ بہت اچہا ہوا تم جلد چلے آئے نہین تو خلق اللہ کے فساد مین مبتلا ہوتے پہر لباس خاص اپنا انجناب کو پہنایا اور اپنی دستار مبارک اُتار کر آپکے سر پر رکہی اور خلافت عطا کی روایت ہے کہ حضرت عثمان سیاح رح کو حضرت رکن الدین رح نے حکم کیا کہ تم دہلی مین جاکر بود و باش اختیار کرو اور اکثر اوقات شیخ نظام الدین اولیاء رح کی خدمت مین حاضر رہنا انحضرت جہان تمہارے واسطے منزل مقرر کرین اوسی مقام مین قیام کرنا اور میرا سلام آپکو پہنچانا ۵

زمانہ بندے ہم آزاد وار داد دم زمانہ را چونکو بنگری ہمہ بند است
ز روز نیک کسان گفت غم مخور بسیار بسا کسان کہ بروز تو آرزو مند است

روایت ہے کہ جب عثمان سیاح رح دہلی مین وارد ہوئے شیخ نظام الدین اولیاء رح کو دیکہکر اپنے پیر و مرشد حضرت رکن الدین رح کا سلام پہنچایا حضرت نظام الدین اولیاء رح نے اُٹہکر وعلیہ وعلیکم السلام کہا پہر اون دونون بزرگوارون کے درمیان مین محبت تمام بہم پہنچی۔

روایت ہے کہ حضرت عثمان سیاح رح حضرت نظام الدین اولیاء رح کی ملازمت مین رہتے تہے اور سماع اور وجد مین نہایت مائل تہے۔

روایت ہے کہ بادشاہ غیاث الدین نے ترک سماع کے بارے مین حکم دیا تہا کہ جو مطرب یا قوال کسی صوفی درویش کے روبرو راگ گاویگا اور صوفی کو کیفیت ہوگی تو اون کی زبان گُدی کی طرف سے کہنچی جائیگی اس سبب سے کسی قوال اور صوفی کی مجال نہ تہی کہ محفل سماع گرم کرے

الغرض انہین دنون مین ایک روز حضرت عثمان سیاح اپنے جماعت خانہ مین بیٹھے تھے کہ میر حسن
قوال ولد میر حیات جو قوالون کا سردار اور شیخ نظام الدین اولیا رحہ کے وظیفہ خوارون کے
سلسلے مین منتظم تھا مع دو تین قوال کے اوس طرف سے گزرا حضرت عثمان سیاح رح اُسکی خوش آوازی
پر شیفتہ و فریفتہ تھے فرمایا کہ اے میر حسن آہستہ آہستہ کچھ گن گنا اوسنے جواب دیا کہ بادشاہ اس
بارے مین نہایت کاوش کرتا ہے اور اس امر کی یہانتک ممانعت ہے کہ کوئی شخص قرآن مجید بہی
خوش آوازی سے پڑہ نہین سکتا حضرت عثمان سیاح رحنے فرمایا یہان کوئی شاہی جاسوس
موجود نہین ہے دروازہ بند کر دو حسن قوال نے دروازہ بند کیا اور آپکے حسب الحکم لاچار ہوکر
یہ بیت پردہ عشاق مین شروع کی ؎

شاہد ز دین بر آمد و صوفی ز اعتقاد | ترسا محمدی شد و عاشق ہمان کہ ہست

حضرت عثمان سیاح رح ایسے وجد مین آئے کہ بیخودی مین حجرے کا دروازہ کہولدیا یہ خبر سنکر دو سو
قوال تخمیناً حاضر ہوئے اور صوفیون نے اژدہام کیا محفل طولانی منعقد ہوئی یہ خبر شہر مین منتشر
ہونے سے اکثر اہل وجد و حال جمع ہوگئے اور تماشائیونکا ہجوم ہوا حضرت عثمان سیاح رح ساتہ
اوس جمعیت کے کہ قریب تین ہزار آدمی کے تہے تغلق آباد کی سمت روانہ ہوئے اور وہان سے
دہلی ڈہائی کوس تہی سب خورد و کلان حیرت زدہ ہوکر سمجھے کہ حضرت عثمان سیاح رح اور آپکے ہمراہیون
اور قوالون کا بادشاہ کی تیغ سیاست سے بچنا محال ہے راوی کہتا ہے جب حضرت عثمان سیاح رح
ساتہ اس حد کے تغلق آباد کے قریب پہنچے بادشاہ غیاث الدین تغلق شاہ نے اپنے ایک مصاحب کو
کہ اوسکا نام ملک شادی تہا بہیجا کہ جاکر دریافت کرے کہ یہ ہجوم اور شور کیسا ہے ملک شادی بادشاہ
نے حکم کے موافق گہوڑا سرپٹ دوڑا کر اونکے قریب پہنچا دیکہا کہ حضرت عثمان سیاح رح اور تمام صوفی
وجد کرتے ہوئے اور قوال راگ گاتے ہوئے چلے آتے ہین اوسنے فوراً پلٹ کر بادشاہ سے حقیقت حال
عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ مین اس شخص کو ایسی تنبیہ اور تادیب کرونگا کہ اورون کی عبرت کا
باعث ہوگا اوسکے بعد بادشاہ نے تذکرہ خسرو خان قاتل قطب الدین مبارک شاہ کا طلب کیا کہ
اوسمین دیکہو کہ حضرت عثمان سیاح رحنے آنحضرت سے کسقدر روپیہ لیا ہے بعدہ حکم کرونگا
کہ وہ روپیہ شیخ سے اسیوقت بہ شدت و اہانت تمام پہیر لیوین تمام ارکان دولت نے جو بادشاہ کے
خدمت مین موجود تہے عرض کی کہ حضرت عثمان سیاح رح نے اونکا نذر فتوح ایک حبہ بہی نہین لیا ہے
راوی لکہتا ہے کہ مقلب القلوب نے بادشاہ کے دل کو ایسا نرم کیا کہ اس بات کے سنتے ہی ملک شادی کو

حکم دیا کہ تو فورا جا کر حضرت عثمان سیاح رح کو میرا سلام پہونچا اور انکو ساتھ لیکر خاص محل مین باعزاز
و اکرام تمام لیکر آ ۔ اور مہمانی کا سامان مہیا کر کے انعام شاہی سے قوالون کو مالا مال کر ملک شادی
نے حضرت عثمان سیاح رح کو مع تمام ہمراہیون کے تین روز تک مہمان رکھا اور اپنی طرف سے بہت نذر
شکرانہ پیش کیا حضرت عثمان سیاح رح اوسکی طرف ملتفت نہوئے اور تغلق آباد سے ساتھ اُسی
دہوم دہام کے غیاث پور کیطرف روانہ ہوئے اور حضرت نظام الدین اولیاء رح کی ملازمت حاصل کی

ذکر حضرت مخدوم جہانیان جہان گرد سید جلال الدین بخاری بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین شیر شاہ میر سرخ بخاری اوچی قدس سرہ

ابیات

آن گوہر معدن سیادت	سلطان سرادق سعادت
آن حامی دین سلالۂ پاک	فرزند نبی خاص لولاک
بانی شریعت و طریقت	استاد مشایخ حقیقت
اندر پے مصطفےٰ در اسلام	از فقر نہادہ ہر زمین گام
سیاح جہان براہ دینی	برداشتہ توشۂ یقینی
ہمسایۂ شیخ رج اکبر	ہمزائر روضۂ پیمبر
آمد ز خدا بفتح بابش	مخدوم جہانیان خطابش

یہ بزرگ سادات بخارا مین سے چراغ خاندان مظہر انوار ربانی مطلع تجلیات سبحانی کاشف
رموز طریقت ہادی طرائق حقیقت صاحب ارشاد پیشوائے اوتاد تھے پہلے انہون نے اپنے والد
بزرگوار سید احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور خرقہ خلافت سہروردیہ پایا پہر
شیخ صدر الدین المشہور محمد غوث رح سے فیض باطن حاصل کیا اور انکے ارشاد سے بخدمت شیخ رکن
الدین ابو الفتح ملتانی رح کے مرید ہوئے اور تکمیل پاکر خرقہ خلافت حاصل کیا پہر بیت اللہ کا سفر اختیار
کیا پہر اور شیخ الاسلام شیخ عفیف الدین رح سے مکہ معظمہ مین رہ کر فوائد ظاہری و باطنی حاصل
کئے پہر بقدم تجرید سیر تمام روئے زمین کی کی اور صدہا اولیاء اللہ سے فیض حاصل کر کے عارف یگانہ
اور مقتدائے زمانہ ہوئے ہزارہا کرامات اور خرق عادات آپ سے ظہور مین آئین جنکی تشریح سے

کتب سیر الامال میں صاحب مظہر جلالی لکھتے ہیں کہ جب حضرت مخدوم جہانیان رح مدینہ منورہ میں پہنچے تو شرفاء مدینہ نے آپ سے سیادت کی سند طلب کی حضرت مخدوم جہانیان رح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک پر گئے اور کہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ و امی و جدی روضۂ مبارک میں سے یہ آواز بلند ندا ہوئی کہ وعلیک السلام یا ولدی و یا قرۃ عینی یہ کرامت دیکھ حضرت کی سیادت کے سب قائل ہوئے اور بزرگی آپکی سب پر ثابت ہو گئی۔

روایت ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان رح کو آپکے والد بزرگوار نے شیخ جمال الدین خجندی رح کی خدمت میں کہ شیخ بہاء الدین زکریا رح کے مریدوں میں سے تھے لیجا کر آپ کو کی دست بوسی سے مشرف کیا پھر شیخ جمال الدین خجندی رح نے ایک طباق میں خرما لا کر اہل مجلس پر تقسیم کیا حضرت مخدوم جہانیان رح نے خرما مع خستہ یعنے تخم کے تناول کیا شیخ جمال الدین خجندی رح نے خرما مع خستہ کھانیکا سبب پوچھا عرض کی کہ جو خرما آپکے دست حق پرست سے دستیاب ہوا اسکا تخم دور کرنا بے ادبی ہے حضرت جمال الدین خجندی رح نے فرمایا کہ اے فرزند تو وہ چراغ ہے کہ اپنے خاندان کو قیامت تک روشن رکھیگا ؎

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد	ہر کہ خود را دید او محروم شد
از خدا خواہیم توفیق ادب	بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ادب تاج ست از لطف الٰہی	بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

حکایت ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان رح نے برسوں حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رح کی خدمت کی بعدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور شام اور مصر اور بیت المقدس اور روم اور عراقین اور خراسان اور بلخ اور بخارا کی طرف سفر فرمایا اور بہت حج کئے اون تمام میں سے چھہ حج اکبر انکو نصیب ہوئے اللہم ارزقنا۔ روایت ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان رح مدینہ منورہ میں سلطان العلماء و استاد المحدثین عفیف الدین بن سعد الدین علی الشافعی الیمنی رح سے ملاقات کرکے دو برس تک ملازمت میں حاضر رہے اور نسخۂ عوارف وغیرہ انہیں پیشکش کیا ؎

علم کو خالق نے جب پیدا کیا	اور پہ اہل علم کو شیدا کیا
علم سے بہتر نہیں ہے کوئی شے	علم نے عارف ہمیں حق کا کیا
علم خالق سے ملا دیتا ہے خود	علم کا حق نے بڑا رتبہ کیا

علم دیکھا حضرت آدم کا جب / سب فرشتون نے انہین سجدہ کیا
علم کی دولت ہی بیشک لازوال / جب کسی کو دیدیا دوگنا کیا
علم ہمکو بہی کرائے خالق نصیب / عرض ہمنے مدعا اپنا کیا
اسلئے مشہور ہم مین ہے علیم / علم کا ہم نے سدا چرچا کیا

روایت کہ حضرت مخدوم جہانیان رح جسوقت بیت اللہ شریف مین تھے آپ کے اور شیخ عبداللہ شافعی رح کے درمیان صحبت اور محبت واقع ہوئی ایک روز حضرت مخدوم جہانیان رح طواف کعبے شریف کا کرتے تھے دیکھا کہ غلاف کعبہ شریف کا معلق ہے اور دیوار ظاہری قائم نہین ہے حضرت مخدوم جہانیان رح نے متحیر ہوکر سبب اسکا شیخ عبداللہ شافعی رح سے دریافت کیا شیخ رح نے فرمایا ان کعبہ راحت الی زیادہ قطب الہند نصیر الدین محمود کعبہ شریف قطب الہند شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رح کی زیارت کو گیا ہے جب حضرت مخدوم جہانیان رح نے یہ کلام سنا حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رح کی زیارت کا شوق ہوا اور دہلی مین ۷۷۲ھ سات سو بہتر ہجری مین شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رح سے ملاقات کی اور ظاہری باطنی فیض چشتیہ خاندانکا آپ سے حاصل کیا ہے

یک زمانے صحبت با اولیا / بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

بیا اے شیخ در خمخانۂ ما / شرابے خور کہ در کوثر نباشد
بنام ایزد بت سیمین تنم ہست / کہ در بتخانۂ آذر نباشد
بشو اوراق اگر ہمدرس مائی / کہ علم عشق در دفتر نباشد
عجب راہے ست راہ عشق کانجا / کسے سر برکند کش سر نباشد

روایت ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان رح شب عید کو حضرت بہاء الدین زکریا رح کے مزار پر انوار پر تلاوت قرآن مجید مین مصروف تھے بعد ختم قرآن مجید کے حضرت بہاء الدین رح کی روح پر فتوح سے عیدی طلب کی اوسوقت مزار مبارک سے یہ ندا آئی کہ تمہاری عیدی یہ ہے کہ ایزد پاک جل شانہ وجل جلالہ کی جناب سے تمکو مخدوم جہانیان کا خطاب عطا ہوا ہے بعد اسکے آپنے شیخ صدر الدین عارف رح کے مقبرۂ پاک مین جاکر عیدی طلب کی وہان سے بہی آواز آئی کہ عیدی یہی ہے جو حضرت بابا صاحب نے مرحمت فرمائی ہے اسکے بعد اپنے پیر و مرشد حضرت رکن الدین ابوالفتح رح کے مرقد امجد پر انکر عیدی طلب کیا چاہتے تھے کہ آواز آئی

عیدی وہی ہے جو حضرت جدہ پدر نے تجویز فرمائی ہے جب ماں سے حضرت مخدوم جہانیان رح
برآمد ہوئے جس مقام مین پہنچے تہے لوگ کہتے تہے کہ مخدوم جہانیان تشریف لاتے ہین۔
روایت ہے کہ ایک روز حضرت رکن الدین ابو الفتح رح بلندی سے چاہتے تہے کہ نیچے اُترین چونکہ
زینہ نہایت پست تہا حضرت مخدوم جہانیان رح اپنے پیر کی آسایش کیواسطے زینہ پر لیٹ گئے اور
اپنا سینہ جو اسرار الٰہی کا گنجینہ تہا زینہ بناکر عرض کی کہ حضرت اس خاکسار کے سینے پر قدم مبارک
رکہکر اُتر آوین ؎

بود بہ سر نوشت من فیض قدم ازین قدم	بر دل و سینہ ام بنہ لے مہ نازنین قدم

حضرت رکن الدین ابو الفتح رح نے یہ حالت مشاہدہ کر کے انگشت شہادت دندان حیرت مین دابی
اور فرمایا لے سینہ نبوت تو ساتہہ اوس ہمتی عالیہ کے مسدود ہے کہ کوئی وہان نہین پہنچ سکتا پہر
حضرت الدین ابو الفتح رح نے حضرت مخدوم جہانیان رح کو اٹہا کر اونکے دست مبارک کو بوسہ دیا
اور اپنے سینۂ پاک کو اُنکے سینہ سے مس کیا اور وہ علم کہ سینہ بہ سینہ چلا آتا تہا تفویض کیا۔
روایت ہے کہ ایک روز حضرت مخدوم جہانیان رح نماز چاشت مین مشغول تھے اور آپکا ایک فرزند
کہ جسکی عمر چار برس کی تہی آپکے مصلے کے گرد پہرتا تہا حضرت نے سلام پھیر کر فرمایا کہ اس معصوم بچے
کی زیست دشوار ہے اسلیے کہ عین نماز مین مین نے اسکی طرف میل کیا تھا خلاصہ یہ ہے کہ ظہر
کیوقت وہ لڑکا یکایک تپ شدید مین مبتلا ہوکر اوسی شب کو انتقال کرگیا انا للہ وانا الیہ راجعون
روایت ہے کہ ایک شخص ملا وجیہ الدین محمدؐ نام قصبات اوچ مین رہتے تہے ایک روز اونہون نے
خواب مین دیکہا کہ ایک مقام مین خلق اللہ کا ہجوم ہے اور ایک بزرگ وعظ فرماتے ہین اور اثنائے
وعظ مین کہتے ہین کہ جو شخص کار دنیا کو کار دین پر مقدم رکہے دونون کام اُسکے خاک مین ملتے
ہین جب ملا صاحب خواب سے جدا ہوئے لوگون سے پوچہا کہ اس اطراف مین کوئی بزرگ اس
شبیہ اور صورت کے ہین لوگون نے جواب دیا کہ ہان یہ سراپا حضرت مخدوم جہانیان رح کا ہے
اور وہ اوچ شریف مین خلق اللہ کو وعظ ونصیحت کرتے مین ملا وجیہ الدین صاحب نے سفر
اختیار کیا اور اوچ شریف مین پہنچکر وہ صورت کہ خواب مین دیکھی تہی معائنہ کی بہ اعتقاد وافر
حضرت مخدوم جہانیان رح کے قدم بوسی حاصل کی حضرت مخدوم جہانیان رح نے فرمایا کہ اے ملا
وجیہ الدین دنیا کا کام عاقبت کے کام پر مقدم کرنا چاہیئے ملا وجیہ الدین صاحب نے یہ کلام
صدق انجام سنا زیادہ تر معتقد ہوکر مرید ہوئے اور مقامات عالیہ کو پہنچے ؎

غم دین خور کہ غم غم دین است	ہمہ غمہا فروتر از این است
غم دنیا مخور کہ بیہودہ ست	ہیچکس در جہان نیاسودست

روایت ہے کہ ایک روز شیخ کبیر الدین اسمعیل رح نے حضرت مخدوم جہانیان رح سے پوچھا کہ آپکو اپنی ایام ولادت طفولیت سے کچھہ یاد ہے فرمایا کہ چھٹے روز مجھکو ایک عورت نے نہلا کر کپڑا پہنایا تھا مجھے یاد ہے ؎

جلوے میری نگاہ مین کون ومکان کے ہین	مجھسے کہان چھپینگے وہ ایسے کہان کے ہین

حضرت مولانا شہاب الدین برہان رح سے روایت ہی کہ حضرت مخدوم جہانیان رح ماہ رمضان مین بہ رفاقت مریدان باصفا مسجد اوچ شریف مین معتکف تہے چند درویش کہ بہ صفت لایفقہون تسبیہم مین موصوف تہے کبھی کبھی انجناب کی خدمت مین حاضر رہتے تہے ایک روز سومرہ نام والئے اوچ حضرت مخدوم جہانیان رح کی زیارت کو آیا اور درویشونکا ہجوم دیکہکر حضرت مخدوم جہانیان رح کی بلا اجازت بعض درویشون کو مسجد سے نکال دیا حضرت مخدوم جہانیان رح نے فرمایا کہ اے سومرہ تو دیوانہ ہونہ ہوا ہے جو درویشون سے اولجہتا ہے یہ فرماتے ہی سومرہ والئے اوچ شریف دیوانہ ہوگیا اور حالت دیوانگی مین اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے جب یہ خبر اوچ شریف مین مشہور ہوئی کہ حاکم دیوانہ ہوگیا بزرگان شہر اتفاق کرکے زنجیر اور شکر ہی سے اوسے جکڑ کر لائے اور حضرت مخدوم جہانیان رح کے قدم پاک پر ڈالدیا سومرہ کی والدہ نے بہی حضرت مخدوم جہانیان رح کی خدمت مین حاضر ہوکر نہایت عاجزی اور بیچارگی سے عرض کی کہ حضرت آپکی شفقت تمام ساکنان عالم پر برابر اور یکسان ہے لہذا اس جوان کا گناہ اس پیرزال عاجزہ کے سبب بخش دیجے حضرت مخدوم جہان رح نے فاتحہ پڑہکر حکم دیا کہ اسے غسل دیکر لباس پہناؤ بعدہ حضرت جمال الدین خجندی رح کے مزار پر انوار پر لیجاؤ اور جناب کی مرقد امجد کی زیارت سے مشرف کراکے میرے پاس لاؤ انہون نے جب حسب الحکم آپ کے تعمیل کی وہ والئے اوچ شریف یعنے سومرہ اپنی حالت اصلی پر آیا اور مسجد پاک مین جاکر حضرت مخدوم جہانیان رح کی قدمبوسی سے مشرف ہوکر مرید ہوا اور درویشون سے معذرت کی اور بتائید الہی سے مقبولان بارگاہ ایزدی کے سلک مین منسلک ہوا۔ ؎

غرہ مشو بانکہ جہانت عزیز کرد	اے بس عزیز را کہ جہان خوار و خوار کرد
مدہست این جہان کہ جہان جملہ را بگیر	از مار گیر مار بر آرد کہ مگیرد مدار

ملا شمس الدین رح سے کہ حج آخر مین حضرت مخدوم جہانیان رح کے ہمراہ تہے روایت ہے کہ جب اوچ شریف سے حضرت مخدوم جہانیان رح دریا کے کنارے پہنچے مع ایک جماعت درویشون کے جہاز پر سوار ہوئے ایک فرد درویشون کو ماہی تازہ کھانے کی آرزو ہوئی حضرت مخدوم جہانیان نے نور باطن سے دریافت کرکے تبسم فرمایا اور کہا کہ پروردگار عالم تمام چیزون پر قادر ہے تمہاری یہی آرزو پوری کریگا۔

اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار	ہنوائش سے مایوس امیدوار

اوسیوقت ایک مچھلی جو مقدار دو من کے تہی خود بخود دریا سے جست کرکے درویشون کے پاس گری درویشان مذکور فوراً بریان کرکے اوسے اپنے تصرف مین لائے اور شکر آلہی ادا کیا روایت ہے کہ جس روز جہاز ساحل مقصود کو پہنچا حضرت مخدوم جہانیان رح ام الخلائق ماما حوا رضی اللہ عنہا جدہ کی طرف گئے اور شرف زیارت سے بہرہ اندوز ہوئے اتفاقاً اوس روز چند بزرگوار ایک جنازہ ماما حوا کی قبر مبارک کے پاس دفن کرنیکو لاسے تہے مخدوم جہانیان رح نے پوچھا کہ یہ کسکا جنازہ ہے لوگون نے جواب دیا کہ یہ تابوت شیخ بدرالدین یمنی رح کا ہے کہ چوبیس برس سے حرمین شریفین مین مجاور تہے کل مکہ معظمہ سے جدہ مین آنکر قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول ہوئے کہ ناگاہ پیمانہ حیات آب بقا سے لبریز ہوا اور روضہ رضوان کیطرف راہی ہوئے

لوگ مرجانے کو کہتے ہین وصال	یہ اگر سچ ہے تو مرجاتے ہین ہم

اس حال کو سنکر حضرت مخدوم جہانیان رح نے مراقبہ کیا بعد ایک لحظہ کے سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ شیخ بدرالدین رح کو دفن نہ کرو پہر تابوت کو اوس مسجد مین جو دریا کے کنارے واقع تہی لیجاکر دروازہ بند کیا اور تابوت کو کہولا اور شیخ بدرالدین یمنی رح کو تابوت سے نکالکر مسجد کے بوریئے پر لٹایا اور دو رکعت نماز ادا کرکے قرآن مجید کی تلاوت مین مشغول ہوئے

لگے آپ قرآن پڑھنے وہان	خدا کا لگے ذکر کرنے عیان
بان کلیم اللہ نیک خو	لگے کرنے اللہ سے گفتگو
وہ قرآن پڑھنا بہ آواز خوش	وہ الحان خوش وہ آواز خوش
ہلاتا تہا دل تہے سبہونکے تمام	ملک اوسکو سنتے تہے با اہتمام

اسی حالت مین شیخ بدرالدین یمنی رح کو کیفیت ہوئی اور بوریئے سے اوٹھکر بیٹھ گئے اور حضرت مخدوم جہانیان رح سے دست بوسی کی آپنے اوسکو گلے سے لگایا اور مزاج پرسی

فرمائی بعدہ حضرت مخدوم جہانیان رح نے اپنا جامہ خاص شیخ بدرالدین یمنی رح کو پہنا کر فرمایا کہ دروازہ مسجد کا کہولدو اور نماز عصر کی اذان کہو شیخ بدرالدین یمنی رح نے آپکے حسب الحکم عمل کیا پہر حضرت مخدوم جہانیان رح نے فرمایا کہ نماز بہی تمہین پڑہاؤ پس شیخ بدرالدین یمنی رح نے امامت کی اور درویشون نے اقتدا کی ــہ

خوش آنکہ چو نیست شد درین عشق مجاز	دیگر بوجود خویشتن ناید باز
نان پس چو وجود یافت آن پایہ ناز	جاوید بود در عدم گشت فراز

روایت ہے کہ دوسرے دن حضرت مخدوم جہانیان رح شیخ بدرالدین یمنی رح کو ہمراہ لیکر کعبہ شریف کو روانہ ہوئے اور سعادت طواف سے مشرف ہو کر مدینہ منورہ کی سمت گئے اور از سر نو جناب رسالت مآب ص کی زیارت سے سرفراز ہوئے اور السلام علیک یا جدہ عرض کرکے وعلیک السلام یا ولدی سنا اور اسکے بعد جب سفر حرمین شریفین سے سعادت کرکے اوچ شریف مین پہنچے ستر برس کے سن مین بمرض الموت مبتلا ہوئے اور عید قربان کے روز بعد ادائے دوگانہ عید ۷۸۵ھ سات سو پچاسی ہجری مین رہ گرائے ملک بقا ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور روضہ مبارک آپکا بمقام اوچ شریف زیارت گاہ خلق اللہ ہے اور مدت عمر شریف آپکی اٹہتر سال اور تین مہینے اور چہبیس دن کی ہوئی ــہ

دل بروز عید قربان تجھپہ قربان ہوگیا	تیغ ابرو کا اشارہ تیغ بران ہوگیا
میزبان تجھکو زبردستی بنایا اے لطیف	جان بابت جان تیرا مین تو مہمان ہوگیا

روایت ہے کہ ولادت حضرت مخدوم جہانیان رح کی چہارم شعبان المعظم شب جمعہ ۷۰۷ھ سات سو سات ہجری اور وفات دہم ماہ ذالحجہ بروز عید الضحی ۷۸۵ھ سات سو پچاسی ہجری کو واقع ہوئی ــ

چہ بندی دل درین دنیا کہ روزی چند مہمانی	کہ ناگہ وقت مرگ آید خوری آخر پشیمانی
تیاری یاد آن روزی کہ وقت گر بیش آید	چہ مغروری درین دنیا اگر مردن نمی دانی
نمی ترسی ازان روزی کہ در گورت فرود آرند	عزیزان جملہ باز آیند تو تنہا در لحد مانی
یکے اندیشہ کن بنگر کہ دنیا را بقائے نے	کجا رفتند آن یاران کہ بودند مونس جانی
مکن غفلت مکن غفلت بکن توبہ بکن توبہ	نصیحت میکنم بشنو اگر مرد مسلمانی
زبردستی مکن ہرگز مرنجان زیردستان را	نمی دانم چہ عذر آری درآن دربار ربانی
کجا شد آدم و حوا کجا شد یوسف و موسی	کجا ایوب و زکریا کجا شد نوح طوفانی

کجا شد عیسی مریم که مرده زنده میکرد او | سلیمان خود کجا رفته کجا تخت سلیمانی
خلیل الله کجا رفته ذبیح الله کجا رفته | همه در خاک شد آخر بهشت خاک پنهانی
هزاران پاک پیغمبر هزاران اولیا الله | که اسمائے مبارک شان نه من دانم نه تو دانی
چو ختم انبیا هم رفت دیگر کیست کو ماند | مگر ذات مقدس قادر قیوم صمدانی
بیا مسکین تضرع کن که غفارست رحمانی | غم گور و قیامت خور چه چندے قصه میخوانی

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
که یک دم با خدا بودن به از ملک سلیمانی

ذکر حضرت شیخ مولانا فخر الدین ابراہیم عراقی مرید حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ کا

بہارستان عالم کا جو رب ہے
درود کبریا ہو اوسپہ دایم

اوسکو حمد زیبا سبکی سب ہے
ہے رسول بر عالم جس سے قایم
سلامی اسکے ہین میخوار و ساقی

وہ احمد مجتبی ختم رسالت
درود یہ اسکے ہین سلامی
حجازی ہندی و عجمی عراقی

شرف افزائے صد دین و ملت
بخاری اوچی و سعدی جامی

بزرگ اکمل مریدان حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح سے ہین اور حبیبہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رح بہی آپکے عقد ازدواج مین تہین اور اصل انکی ہمدان سے ہے اور لڑکپن بہت چہوٹی عمر مین آپنے قرآن شریف حفظ کر لیا تہا اور سترہ برس کی عمر مین تحصیل علوم سے فارغ ہوکر درس و تدریس مین مشغول تہے اور طلبا کو فیض پہنچاتے تہے دیوان آپ کا مشہور ہے اور کلام آپ کا مقبول ہر خاص و عام ہے اور کتاب لمعات بہی آپ کی تصنیف سے ہے اور آپ صاحب کرامات اور خوارق عادات تہے ؎

از رہگذر خاک سر کوے شما بود | ہر نافہ کہ در دست نسیم سحر افتاد

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم عراقی رح اٹہارہ برس کے سن مین اپنے مدرسے مین جو نہایت پر تکلف تہا بیٹہکر درس دیتے تہے اور ارباب علم کو فیض پہنچاتے تہے اون دنون مین ایک جماعت قلندرونکی مدرسے مین آنکر آپکی ملاقات سے مشرف ہوئی اوس جماعت مین ایک مرد صاحب جمال تہا حضرت ابراہیم عراقی رح کی نگاہ جون ہی اوسپر پڑی دل ہاتہ سے جاتا رہا درس و تدریس کو چہوڑکر انکی مہمانی مین مشغول ہوے بعد تین چار روز کے جب قلندرونکو اس حال سے آگاہی ہوئی اونہونے

خراسان کا رستہ لیا حضرت ابراہیم عراقی رح دو تین روز کے بعد بیتاب و بیقرار ہو کر اُن کی
تلاش مین روانہ ہوئے۔
اسی بہار وقت اونکے پاس پہونچکر ارادہ رفاقت کا کیا۔ قلندر نے التماس کی کہ آپ مرد بزرگ ہین
قلندران ابرو تراش کے ساتھ کیونکر صحبت برار ہوگی۔ حضرت ابراہیم عراقی رحمت اللہ علیہ ناچار
ہو کر چار ابرو تراشواکر اونکا لباس پہنکر رفیق ہوئے اور اوس جماعت کے ہمراہ سیر کرتے ہوئے
ملتان مین پہنچے اور حضرت بہاءالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ مبارک مین قیام کیا۔
روایت ہے کہ جب حضرت بہاءالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی نظر اوس جماعت پر پڑی حضرت
ابراہیم عراقی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ نے پہچانا اور متعجب ہوئے کہ یہ معاملہ کیا ہے بعد اسکے ہمت
مصروف فرماکر اونکو لباس قلندری ترک کرادیا۔ اور قلندر بچہ کے قید عشق سے نجات بخشی۔
روایت ہے کہ ایک روز قلندرون نے حضرت ابراہیم عراقی رحمت اللہ علیہ کو اپنے ہمراہ لیکر
اپنا راستہ لیا اور ملتان سے کوچ کردیا قضارا یہ خبر حضرت بہاءالدین زکریا رحمت اللہ علیہ کو
پہنچی کہ قلندران مسافر ملتان سے نکل گئے آپنے کچھہ تامل کیا اس درمیان مین ایک آندہی
نہایت عظیم کہ کسی نے دیکھی نہ تھی اٹھی۔ اور گرد و غبار کی کثرت سے دن نے رات کا لباس پہنا تمام
عالم تیرہ و تاریک ہوگیا۔ قلندرون کی جماعت جس راہ مین جاتی تھی سراسیمہ و پریشان
ہوئی یہان تک کہ ایک کی خبر دوسرے کو نہ رہی حضرت ابراہیم عراقی رحمت اللہ علیہ قصد
و ارادہ ایسے راستہ مین پڑے کہ بے اختیار حضرت بہاءالدین زکریا رحمت اللہ علیہ کے
مکان ہدایت نشان پر پہونچے حضرت بہاءالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے خادم کو بہیجکر
انہین اپنے حجرۂ مبارک مین طلب کیا اور اپنے آغوش مبارک مین کہینچا جسوقت
آپ کا سینہ بے کینہ اونکے سینہ پر پہونچا قلندر بچہ کی محبت حضرت ابراہیم
عراقی رحمۃ اللہ علیہ کے دل سے دور ہوئی حضرت بہاءالدین زکریا رحمۃ اللہ
علیہ نے اونکو اپنا لباس خاص مرحمت فرمایا اور اونکے رہنے کو ایک حجرہ مقرر
کرکے تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے اس کے بعد اپنی دختر نیک اختر کہ عفت
اور پرہیزگاری مین اپنے وقت کی رابعہ تہین انکے عقد نکاح مین دی اور اوس
خلعت دامادی سے سربلندی بخشی ٥

دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید	مور مسکین ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم عراقی رح پچیس برس تک حضرت بہاء الدین زکریا رح کی خدمت مین مصروف رہے بعدہ ریاضت و عبادت مین مشغول ہوکر حد سے زیادہ فتوح حاصل کی اور آپ اکثر اوقات اشعار پر سوز کہتے تھے اور حضرت بہاء الدین زکریا رح کو آپکے کلام سے وجد و حال پیدا ہوتا تھا ایک رات حضرت بہاء الدین زکریا رح کا گزر حضرت ابراہیم عراقی رح کی خلوت مین ہوا زمزمہ اس غزل کا سنا۔

نخستین بادہ کاندر جام کردند	ز چشم مست ساقی وام کردند
برائے صید مرغ جان عاشق	ز زلف ماہرویان دام کردند
بعالم ہر کجا رنج و بلا ہست	بہم کردند و عشقش نام کردند
ز بہر نقل و مستان از لب چشم	مہیا شکر و بادام کردند
چو خود کردند راز خویشتن فاش	عراقی را چرا بدنام کردند

اس غزل کو سنکر حضرت بہاء الدین زکریا رح کو کمال وجد ہوا اور اوس حالت مین عجیب و غریب کیفیت ظاہر ہوئی۔

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم عراقی رح جن دنون حضرت بہاء الدین زکریا رح کی خدمت کرتے تھے اونہین دنون مین آپکی بیوی صاحبہ جو دختر حضرت بہاء الدین زکریا رح رحمۃ اللہ علیہ کی تہین اونہون نے انتقال فرمایا حضرت بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ نے چاہا کہ دوسری دختر جو اوس سے چہوٹی تہین حضرت ابراہیم عراقی رحمۃ اللہ کے حبالۂ نکاح مین دین اسلئے اپنے بڑے فرزند حضرت صدر الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے مین مشورہ طلب کیا اونہون نے جواب دیا کہ مین نے ایک روز ابراہیم عراقی رحمۃ اللہ علیہ کو خانقاہ کے پاس دیکہا تہا کہ اپنے پیرہن کو اوٹہا کر کسب ہوا کرتے تھے جو ایسا شخص ہو لائق پیوند کے نہین ہے۔

روایت ہے کہ بعد وفات حضرت بہاء الدین زکریا رح کے حضرت ابراہیم عراقی رحمۃ اللہ علیہ بہ نیت حج حرمین شریفین کو گئے اور بعد حج کرنے کے روم کی سمت روانہ ہوئے اور بعد اسکے شہر قونیہ مین شیخ صدر الدین رح کو دیکہکر کتاب فصوص انسے پڑہی اور نسخہ لمعات تصنیف کیا

ہیہات کہ گلرخان کفن پوش شدند	از خاطر یکدگر فراموش شدند
آنانکہ بصد ناز سخن میگفتند	آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم عراقی رح اور پیر محمد شہریار رح کہ جو بھانجے حضرت شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رح کے تھے وہ ہمیشہ سادہ عذارون کو بنظر پاک دیکھا کرتے تھے - ایک روز اہل اغراض نے حضرت شیخ الشیوخ رح سے شکایت کی کہ ابراہیم عراقی ایک نعلبند کے لڑکے کو روبرو بٹھا کر نظارہ کرتے ہین حضرت شیخ الشیوخ رح نے بلا کر ملامت کی اور فرمایا کہ اے ابراہیم عراقی دو دفعہ دیکھتا ہے کہ بیکار خود مشغول ہے اٹھو اور پرہیز کرو ابراہیم رح نے کہا یا حضرت غیر کہان ہے جو آپ کہتے ہین اور دیکھتے ہین ؎

من ترک عشق بازی و ساغر نمی کنم | صد بار توبہ کردم و دیگر نمی کنم

حضرت شیخ الشیوخ رح اس جواب گستاخانہ سے کچھ رنجیدہ ہوئے اور آثار ملالی کے چہرے مبارک پر ظاہر ہوئے ابراہیم رح یہ امر سمجھکر زار زار روتے رہے یہان تک کہ شیخ الشیوخ رح ان سے رضامند اور خورسند ہوئے اور خطا اونکی معاف فرمائی اور عشق مجازی سے طرف عشق حقیقی کی ہدایت کی ؛

روایت ہے کہ ابراہیم عراقی رح نے شہر روم مین حسن قوال کے جمال دلپذیر اور آواز بےنظیر پر شیفتہ اور فریفتہ ہو کر اشعار اور غزلین لکھی تھین چنانچہ یہ مطلع غزل کا انہین سے ہے ؎

ساز طرب عشق چہ دانی کہ چہ ساز است | کز زخمۂ او نہ فلک اندر تگ و تاز است

پھر آپ روم سے مصر مین گئے اور ایک موچی کے لڑکے کے حسن دلربا پر عاشق ہوا اور بعد اسکے شام کی ولایت مین جا کر شہر دمشق مین ایک امیر زادے پر عاشق ہوئے اور وہین آپکے فرزند شیخ کبیر الدین حضرت بہاء الدین زکریا رح کے نواسے تھے ملتان سے آکر باپ کی ملازمت سے مشرف ہوئے -

روایت ہے کہ وفات آپکی ذیقعدہ ۶۸۸ سنہ ہجری مین ہوئی اور عمر شریف آنجناب کی بیاسی سال تھی اور مزار پاک آپکا اور آپکے فرزند کبیر الدین کا دمشق مین حضرت محی الدین بن عربی رح کے مزار کے نیچے زیارت گاہ خلائق ہے

سید جلال الدین شیر شاہ المخاطب بہ میر سرخ بخاری اوچی قدس اللہ سرہ العزیز

یہ بزرگ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رح کے خلیفہ سید صحیح النسب جامع سیادت و نجابت معزز بزہد و ریاضت و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت تھے ہندوستان

جنت نشان مین تمام سادات و مشائخ و امرا و سلاطین بسبب صحبت حسب و نسب کے ان سے با ادب پیش آتے تھے صاحب مظہر جلال لکھتے ہین کہ سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے - ایک روز لڑکپن کی عمر مین لڑکون کے ساتھ کھیل رہے تھے ناگاہ گزر آپ کا شہر کے باہر ایک جگہ پر ہوا جہان کسی میت کا جنازہ رکھکر نماز پڑہتے تھے - حضرت انکے پاس گئے - اور پوچھا کہ یہ مجمع کیسا ہے لوگون نے عرض کی کہ اس مردے کی نماز جنازہ پڑہتے ہین - آپنے دریافت کیا کہ نماز پڑہکر پھر کیا کروگے - کہا کہ اسکو زمین مین دفن کردینگے - یہ بات سنکر حضرت سید جلال الدین رح جلال مین آگئے اور نعرۂ اللہ اکبر مار کے مُنہ سے پردہ اُٹھایا - اور فرمایا قم باذن اللہ مردہ فی الفور جی اُٹھا اور چالیس برس تک زندہ رہا ۔

روایت ہے کہ سید جلال الدین بخاری رح جب بخارا سے ملتان مین آئے - آپنے حضرت بہاء الدین زکریا رح کی خانقاہ مبارک مین قیام کیا اُن دنون مین موسم گرما کی نہایت گرما گرمی تھی اور ہوائے تند چلتی تھی ایک روز سید جلال الدین بخاری رح خانقاہ کے صحن مین بیٹھے تھے - فرمایا آہ ایسی فصل مین بخارا کی برف اگر میسر ہو تو بڑے مزے کی بات ہو ۔

جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا ؛ لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا

حضرت بہاء الدین زکریا رح اپنے حجرۂ مبارک مین تھے آپنے صفائے باطن سے یہ امر دریافت کر کے اپنے خادم کو حکم دیا کہ تم جاکر جماعت خانہ کی صف مین فرش اٹھا کر تمام صحن جھاڑو سے صاف کرو خادم نے حسب الحکم عمل کیا اور لوگ اس امر سے کہ خلاف عادت تھا نہایت متعجب ہوئے - دوپہر کا وقت تھا کہ یکایک ایک ٹکڑا ابر کا خانقاہ کے گرد نواح مین ظاہر ہوا - اور خانقاہ کے صحن مین مرغی کے انڈے کی برابر اولے پڑنے لگے - یہان تک کہ تمام صحن اولون سے بھر گیا اور ہما ہر طرف ہوا اور ایک اولا بھی خانقاہ کے سوا دوسرے مقام مین نہ پڑا الغرض کہ سید جلال الدین بخاری رح بہت اولے تناول فرماکر اپنی آرزو کو پہونچے اور ملتان کی خلایق ایک ایک اولا تبرکاً تیمناً اوٹھانے لگے - جب حضرت بہاء الدین زکریا رح ظہر کی نماز کے واسطے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے سید جلال الدین بخاری رح کو دیکھکر

مسکرائیے اور فرمایا اے سید جلال الدین بخاری اس حال مین اولے ملتان کے بہتر
ہین یا برف بخارا کی حضرت سید جلال الدین بخاری رحنے عرض کی کہ ایک اولا ملتان
کا بخارا کی برف کے سو برکالے سے بہتر ہے*

روایت ہے کہ ولادت باسعادت حضرت سید جلال الدین اوچی رح کی سنہ ۵۹۵ھ اور
وفات انیسوین جمادی الاول سنہ ۶۹۰ ہجری مین واقع ہوئی اور مزار پر انوار آپکا قصبہ اوچ
شریف مین زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ یہ قطعہ تاریخ وفات درج حدیقۃ الاولیا ہے

جو رفت از جہان در بہشت برین * جلال ولی صاحب حال و قال
بہ تاریخ او ہیر دو بیت بگو * دگر قبلۂ اہل جنت جلال

تذکرہ حضرت شیخ حسن افغان قدس اللہ سرہ کا

یہ بزرگ بھی حضرت بہاء الدین زکریا رح کے مریدون سے ہین۔ انکا یہ مرتبہ ہے کہ
حضرت بہاء الدین زکریا رح خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا کرتے تھے کہ جب قیامت
مین رب العالمین کی جناب سے ندا ہوگی کہ اے زکریا ہماری درگاہ مین کیا لایا ہے
عرض کرونگا کہ حسن افغان کو لایا ہون ؎

روز قیامت ہر کسی در دست گیرد نامہ را * من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل
قدسی ندانم چون شود سودا ئے بازار خدا * او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

حضرت نظام الدین رح فرماتے ہین کہ حسن افغان رح مرد حق تھے۔ کچھ لکھے پڑھے نہ تھے
یہانتک کہ ایک حرف کی شناخت بھی محال تھی لیکن نقشہ لوح محفوظ اُن کے آئینہ
دل پر عکس افگن تھا۔

روایت ہے کہ لوگ مکرر تین سطرین ایک کاغذ پر تحریر کرکے شیخ حسن افغان رح کے
روبرو لے جاتے تھے۔ ایک سطر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک
سطر اقوال مشائخ رح سے اور ایک سطر آیات کلام مجید سے اور حسن افغان رح سے
عرض کرتے تھے کہ آپ ارشاد فرمائین کہ ان سطرون مین احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور اقوال مشائخ اور آیات قرآن مجید کونسی ہے حضرت حسن افغان رح
اوپر انگشت مبارک قرآن مجید کی سطر پر رکھتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ یہ

کلام اللہ پاک جل جلالہ کا ہے کہ نور اسکا عرش اعلے تک مشاہدہ کرتا ہون اور یہ حدیث
رسول اللہ کی ہے کہ طلعت اسکی ساتوین آسمان تک دیکھتا ہون - پھر اقوال مشائخ
کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے تھے - کہ یہ اقوال بزرگون کے ہین کہ نور اسکا آسمان تک
معائنہ کرتا ہون ؎

نگار من کہ بہ مکتب نرفت وخط نہ نوشت * بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

حضرت نظام الدین اولیاء روایت کرتے ہین کہ ایک مرتبہ شہر دہلی مین ایک مسجد
تعمیر کی جاتی تھی اور قبلہ کے تعین مین کہ داہنی طرف میل کرتا ہے یا بائین سمت - علماء
کو اختلاف ہوا - حسن اتفاق سے حضرت حسن افغان رح اُس مقام مین رونق افروز
ہوئے اور قبلہ رو قیام فرماکر کعبے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ بیت اللہ شریف کی
زیارت جسے کرنی منظور ہو اس وقت کرلے - جمیع اہل علم وفضل اور ہر خورد و بزرگ جو
حاضر تھے کعبے شریف کی زیارت سے شرف اندوز ہوئے اور حسن افغان رح کا شکریہ ادا کیا ؎

ہر کشف بیان چہرہ نقابے دگر است * ہر پیکر درین راہ سرابے دگر است
از رفع حجاب خویش مغرور مباش * کین رفع حجاب ہم حجابے دگر است

حکایت ہے کہ ایک روز حضرت حسن افغان رح کا گذر مغرب کے وقت ایک مسجد مین
ہوا - دیکھا کہ ایک امام نماز جماعت کی ادا کراتا ہے - آپنے اُس امام کے پیچھے اقتدا کی جب
امام سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوا - آپ امام کا ہاتھ پکڑکے ایک گوشہ مین لے گئے
اور ارشاد فرمایا کہ اے صاحب ہم اس نماز کی جماعت مین شریک ہوئے اور تمہاری
اقتدا کی تم عین نماز مین دہلی سے بنگالے گئے اور وہان سے بردے خرید
کرکے ملتان مین لے گئے اور ملتان سے غزنی کی سمت اُن بردون کو گران قیمت پر
بیچنے کے واسطے روانہ ہوئے اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے بے سروپا حیران و پریشان
پھرتے رہے - اس نماز کو کیا کہین اور اسکا نام کیا رکھین اور فی الواقع ایسا ہی
تھا جو شیخ نے فرمایا تھا ؎

چون شوی استادہ از بہر نماز * دل بود در گاؤ و خری حیلہ ساز
آن نماز تو شود آخر تباہ * فکر باطل ہا کند رویت سیاہ
صد تمنا در دلت اے بو الفضول * کے کند نور خدا در دل نزول

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر	این چنین تسبیح کے دارد اثر
تو مباش اصلا کمال اینست و بس	تو در و گم شو وصال اینست و بس

ذکر حضرت شیخ جمال الدین خجندی رح کا

یہ بزرگ بھی حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رح کے مریدون مین سے ہین۔ لیکن شیخ صدرالدین عارف رح کے تربیت یافتہ ہین اور علوم ظاہری اور باطنی سے بہرۂ وافر رکھتے تھے اور خرق عادات اور کرامات آپ سے بہت ظہور مین آئی ہین اور مزار مبارک آپکا اوچ شریف مین زیارت گاہ خلایق ہے

فی الجملہ نسبتے بہ تو کافی بود مرا	بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس است

ذکر مولانا علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کا

یہ بزرگ حضرت شیخ صدرالدین عارف رح کے مریدون مین سے ہین۔ نہایت محقق اور فاضل تھے چار برس کامل اپنے پیر و مرشد کی خدمت بجالائے حضرت شیخ صدرالدین عارف رح انکو محبوب اللہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔

روایت ہے کہ حضرت مولانا علاء الدین رح رات دن مین دو بار قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے

آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ۔ فرزند و عیال و خانمان را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی ۔ دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند

مولانا حضرت شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ بھی حضرت صدرالدین عارف رح کے مریدون مین ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت صدرالدین عارف رح اپنے پدر بزرگوار حضرت بہاء الدین زکریا رح کے مزار مبارک پر فاتحہ پڑھنے کے لئے گئے۔ مولانا شیخ حسام الدین رح بھی ہمراہ تھے مولانا حسام الدین رح کے دل مین یہ خیال گزرا کہ کیا خوب ہوتا کہ شیخ بہاء الدین زکریا رح کے مزار مبارک کے پاس مجھے بھی ایک قبر کی مقدار زمین ملجاتی ان بزرگوار کی ہمسایگی کی برکت سے عذاب جہنم سے نجات ہوجاتی اُسوقت حضرت شیخ صدرالدین عارف رح

نے انکی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ مولانا حسام الدین تمہارے مزار کے واسطے اس زمین سے
مجھے دریغ نہین ہے لیکن جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے مزار کے واسطے
زمین طیب و طاہر شہر بدایون مین تجویز فرمائی ہے۔ تمہارا مزار وہان ہوگا ؎

سمجھو اب گور غریبان ہی غنیمت آ غافل ۞ ایک تربت کی ہی جا کوچۂ جانان مین نہین
ہر اک سو یاس منہ ڈہک کے رُتی ہی مزار پر ۞ چراغ اگر کیا ہے کس نے گل گور غریبان کا
صبا کیجے ہی شلنے سے بل ہے ہم سے برہم ہے ۞ مزاج آشفتہ ہے کچہ ان دونون لف پریشان کا

روایت ہے کہ مولانا شیخ حسام الدین نور اللہ مرقدہ نے شہر بدایون مین ایک رات خواب
مین جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آنحضرت ایک مقام مین وضو
کرتے ہین صبح کو اُس مقام پر جاکر دیکہا تو زمین وضو کے پانی سے بھیگی ہوئی پائی اور
نشان وضو کا ظاہر تہا۔ حضرت مولانا حسام الدین رح نے وصیت کی کہ مجکو اسی مقام
مین دفن کیجیو۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ حسب الوصیت اسی مقام مین مدفون ہوئے ؎

ہووے مدفن جو کہین کوئی پیمبر اپنا ۞ ہو دماغ عرش معلے پہ معطر اپنا
کوچۂ سرور عالم کی لکہی ہے توصیف ۞ بالیقین ہوئیگا فردوس مین بستر اپنا
چل بسے عالم ہستی سے بصد حسرت و یاس ۞ جام جم چھوڑ کے آئینہ سکندر اپنا
دیجیے ظلمت فرقت سے رہائی ہم کو ۞ یا ہنی عارض پہ نور دکھا کر اپنا
اے لطیف انکی زیارت جو ہو رویا مین نصیب ۞ بخت خوابیدہ ہو بیدار مقدر اپنا

ذکر حضرت شیخ احمد معشوق الہی نور اللہ مرقدہ کا

یہ بزرگ شیخ صدر الدین عارف رح کے خلفا مین سے صاحب مراتبہ بلند و مقامات
ارجمند تہے اوائل حال مین قندہار مین سکونت رکہتے تہے اور مرد دایم الخمر تہے۔
بے خمر زیست بسر نہ کر سکتے تہے۔ غرض کہ ایک مرتبہ اپنے باپ محمد قندہاری سے رخصت
لیکر بہ رسم تجارت ملتان کی طرف روانہ ہوئے اور مینوشی اور معشوق پرستی انکا کام تہا
اتفاق حسنہ سے ایک روز یہ اپنی دوکان مین بیٹھے تہے اور حضرت شیخ صدر الدین عارف
رح سوار چلے جاتے تہے راہ مین جاتے ہوئے نظر فیض اثر شیخ احمد پر جا پڑی ؎

انکو بہی بس اہل نظر کر دیا ۞ بہ قطرے کو دم بہر مین گہر کر دیا

روایت ہے کہ جب خانقاہ مبارک مین حضرت صدرالدین رہ پہونچے شیخ احمد کو اپنی خدمت مین بلوایا اور اپنے جام مین سے پس ماندہ شربت اُسکو عطا کیا شربت کو پیتے ہی عالم ناسوت ملکوت جبروت ولاہوت سب اوسپر منکشف ہوگیا فی الفور بصدق باطن مرید ہوئے اور تمام منہیات سے توبہ کی اور دوکان کا سامان اور جو کچھہ نقد وجنس اپنے پاس تہا اُسی وقت غربا، وفقرا کو تقسیم کردیا سوائے ایک تہ بند کے اپنے پاس کچھ باقی نہ رکہا اور سات برس تک حضرت صدرالدین عارف رہ کی خدمت مین حاضر رہکر مدارج عالیہ پر فائز ہوکر اہل ولایت سے ہوئے سہ

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری ✤ وقت پیری میشود گرگ کہن پرہیزگار

صحبت عارف کا اثر ہوگیا ✤ بے خبر ارباب خبر ہوگیا

ذرہ بنا مہر منور لطیف ✤ کرمک شب تاب قمر ہوگیا

کتاب فوائدالفوائد مین لکہا ہے کہ حضرت شیخ احمد رہ آخر بیاد حق ایسے مشغول ہوئے کہ چشم ظاہری نہ کہولتے تہے ایک وقت عین جاڑے کے موسم مین کہ ہوا نہایت سرد تہی صبح کو غسل کے واسطے پانی مین داخل ہوئے اور ایک عرصہ تک اُس مین درنگ کرکے مناجات کرنی شروع کی کہ الہٰی تو بادشاہ عالی جاہ ہے اور بندون کی اطاعت سے بے نیاز ہے اپنے لطف عمیم سے بندگان بے بضاعت کو سرفراز کر اور قسم ہے تیرے عشق و محبت کی جب تک مین اپنا قرب اور مرتبہ نہ معلوم کرون گا اس پانی سے نہ نکلونگا آخرش ندا آئی کہ ہماری جناب مین تیرا وہ منصب ہے کہ ہم تیرے وسیلہ شفاعت سے خلایق کثیرہ کو جہنم سے رہا کرکے بہشت عنبر سرشت مین داخل کرینگے حضرت شیخ احمد رہ نے عرض کی کہ خداوندا تیری نعمت بے حد وبے حساب ہے مین اسپر اکتفا نہ کرون گا۔

دز دیدہ فگندی بہ من از ناز نگاہے ✤ قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے

او اسے دیکہہ لو جاتا رہے گلہ دل کا ✤ بس اک نگاہ پہ ٹہیرا ہے فیصلہ دل کا

اسکے بعد فرمان صادر ہوا کہ اے شیخ احمد ہمنے تجہے اپنا معشوق بنایا تو اپنے تمام طالبونکو میرا عاشق بنا شیخ احمد رہ یہ بشارت فیض اشارت سنتے ہی پانی سے برآمد ہوئے اپنی مکانپر آ استراحت الغرض اُدہر جس جگہ پہنچتے تہے تمام خلقت کہتی ہی کہ وہ شیخ احمد معشوق الہٰی تشریف لاتے ہین

بجا کہے جسے خلقت اسے بجا سمجھو	زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

سعایت ہے کہ حالت جذب عشق شیخ احمد معشوق الٰہی رح کی اس درجہ تک پہونچگئی تہی کہ دنیا
و مافیہا سے محض بے خبر تہے اور مدہوشی اسقدر تہی کہ نماز پنجگانہ بہی ادا نہین ہو سکتی
تہی علمائے وقت نے ترک نماز کے سبب سے ناراض ہو کر فتویٰ لکہا کہ یہ شخص واجب التعذیر
ہے۔ مواخذہ کے وقت حضرت شیخ احمد معشوق الٰہی رح نے جواب دیا کہ مین نماز
نہین پڑہ سکتا اگر تم کہو تو پڑہتا ہون مگر مین اُس مین سورہ فاتحہ نہین پڑہونگا۔
علما نے فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے پڑہے بغیر نماز نہین ہوتی تمکو یہ سورت ضرور پڑہنی
ہوگی کہا اچہا ساری سورت پڑہونگا مگر ایاک نعبد و ایاک نستعین نہین پڑہونگا
علمار نے کہا بغیر اس آیت کے اس سورت کا پڑہنا جایز نہین۔ پس وضو کرانا
شروع کیا تو بہت مشکیزے پانی کے صرف ہو گئے مگر شیخ کے ہاتہون پر پانی
روان نہ ہوا جو پانی ہاتہ پہ پڑتا فوراً خشک ہو جاتا علمار نے ناچار ہو کر شیخ
احمد معشوق الٰہی رح کو پانی مین غوطہ دیدیا غوطے کے وقت دریا کا پانی ایسا اُبلا
جسطرح دیگ دیگدان پر اُبلتی ہے۔ جب وضو ہو چکا اور شیخ احمد معشوق الٰہی رح نماز
پر کہڑے ہوئے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ زبان سے نکلا تو تمام جسم پہٹ گیا
اور بال بال سے خون جاری ہوا۔ یہانتک کہ آپکی تمام پوشاک خون سے تربتر ہو گئی
شیخ احمد معشوق الٰہی رح نے اُس وقت نماز توڑ دی اور کہا کہ اے بزرگوار مین زن حایضہ
کی مانند ہون اور حیض والی عورت کو نماز معاف ہے یہ حالت دیکہہ کر علما نے اُنکو
معذور سمجہہ کر معاف رکہا۔ روایت ہے کہ وفات آپکی ۲۲ھ ہجری مین ہوئی
اور مزار پر انوار ملتان مین ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ذکر کبیر الدین اسمٰعیل قدس اللہ سرہ العزیز کا

آپ مخدوم جہانیان سید جلال الدین حسین بخاری کے مریدون مین ہین جناب
کے بعد وفات اُس جناب نے نسخہ عوارف سید صدر الدین راجن قتال سے پڑہ کر
کمالات حاصل کئے اور جن دنون مین کہ نسخہ عوارف پڑہتے تہے ایک مجذوب جنکا نام جو
کشف و کرامت مین مشہور تہے کبہی کبہی اُس مجلس مین حاضر ہوتے تہے اور کہتے ہین کہ

شیخ کبیر الدین اسمعیل کی عادت یہ تھی کہ آدھی رات کو اپنے پیر مخدوم جہانیان سید
سید جلال الدین حسین بخاری کی زیارت کو جاتے تھے اور انگشت شہادت کے اشارہ
سے دروازہ کھولکر مقبرے مین داخل ہوتے تھے۔ اور تہجد کی نماز پڑھ کر کلام اللہ ختم
کرکے برآمد ہوتے تھے اور پھر انگشت شہادت سے گنبد کا دروازہ مقفل کرتے تھے
قضارا ایک شب کو یحیی مجذوب مخدوم جہانیان سید جلال الدین حسین بخاری کی
قبر پر حاضر تھے انہون نے شیخ کبیر الدین اسمعیل رح کو دیکھکر پہچانا اور اُن کا ماجرا
سید صدر الدین راجوی قتال کے سمع مبارک مین پہونچایا اور شیخ کبیر الدین اسمعیل
نے نور باطن سے دریافت کیا اور اُس روز مزید خجالت سے اپنے اُستاد سید صدر الدین
راجوی قتال کے پاس سبق پڑھنے گئے سید خود اُنکے مکان پر تشریف لائے اور انہیں
اپنے ہمراہ دولت سرا مین لائے اور اُنکی تعظیم مین کوشش فرمائی اور نقل ہے کہ کبیر الدین
اسمعیل کے دو فرزند تھے ایک کا نام عبد الشکور اور دوسرے کا عبد الغفور تھا۔
اور صورت و سیرت مین دونو بے نظیر تھے۔ اور باوجود خرد سال شب و روز باپ کی
خدمت مین یہ کتب علوم مشغول رہتے تھے اور بطریق درویشان دانا ساتھ آہستگی اور
نحن سجیدگی کے اوقات بسر کرتے تھے جب شیخ کی رحلت کا وقت قریب پہونچا دونو بیٹون
کو اپنے روبرو بلاکر ارشاد کیا کہ جو تمہین مشکل پیش آئی میری قبر پر آنکر اظہار کرنا اللہ
تعالی کی توفیق سے اسکا جواب سنوگے حاجت تمہاری برآئیگی مشکل حل ہو جائیگی پس
یہی ہوتا تھا کہ جو آپ نے فرمایا تھا۔

ذکر سید صدر الدین راجن قتال قدس اللہ سرہ کا۔

یہ بزرگ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان رح کے چھوٹے بھائی تھے خرقہ خلافت
اُنہون نے اپنے بھائی اور والد بزرگوار دونون سے پایا یہ ایک بزرگ تھے جامع علوم
ظاہری و باطنی جو عشق و محبت و تجرید و تفرید و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت
دنیا و اہل دنیا سے حضرت کو کمال نفرت تھی آپ جلالت کی صفت مین موصوف تھے
کچھ زبان مبارک پر جاری ہوتا تھا وہ بعینہ وقوع مین آتا تھا۔ ؎
کیست دان صوفی صافی رنگ تفرقہ ÷ آنکہ دارد بیکرنگی در نہ کلاغ دو رنگ

تسلسل سر رشتہ سر بش زجانان گر بغرض   رہ بر دگیر ز نزیک سو گرگ دیگر سو پلنگ
حضرت مخدوم جہانیان سے انکے حق مین اکثر فرماتے تھے - کہ خالق حقیقی نے ہمکو خلقت
کے ساتھ مشغول کیا ہے اور بھائی صدر الدین کو اپنی ذات کے عشق مین مستغرق
کر رکھا ہے انکے خوارق جو کتابون مین تحریر ہین بے شمار ہین +
روایت ہے کہ ایک روز انکے صاحبزادے نے ایک متعلق بیگناہ کی ریش ترشوائی اس مسکین
نے سید صاحب کی خدمت مین حاضر ہو کر صورت حال ظاہر کی سید صاحب رح نے اپنی زبان
مبارک سے ارشاد فرمایا کہ تو غم نہ کہا وہ بہی اپنے ہاتھہ سے اپنی ڈاڑہی تراش کر سزا
کو پہونچیگا - اسی وقت مخدوم زادے نے ایک حجام کو بلا کر کہا کہ جلد میری ڈاڑہی تراش
حجام ڈرا اور آئینہ اور استرا انکے روبرو رکھکر آپ ہاتھہ دہونے کے بہانے غائب ہوا
مخدوم زادے نے ناچار ہو کر آئینہ اپنے مقابل رکہا اور استرا لیکر اپنے والد کے
قول کے موافق کہ سر مو اس مین تفاوت نہو ڈاڑہی کی صفائی کی ؛
روایت ہے کہ آپ جس شخص پر نظر تیز ڈالتے تھے فوراً بیہوش ہو کر مر جاتا تھا ؛
روایت ہے کہ ایک کافر قوم حبان سے مخدوم جہانیان سید جلال الدین حسین
بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین آکر مسلمان ہوا حضرت مخدوم جہانیان رح نے
اسکا نام عبد اللہ رکہکر تربیت فرمائی چنانچہ تہوڑے دن مین اسکی شہرت عظیم ہوئی ایک
روز عبد اللہ سید صدر الدین راجن قتال رح کے حضور مین حاضر تھا اور کسی امر کے سبب سے
سید نے نگاہ قہر اسپر ڈالی وہ گر پڑا اور باآواز بلند کہتا تھا کہ ہائے مین جلا ہائے مین جلا
ہر چند اسپر مشکین پانی سے لبریز گراتے تھے - فائدہ نہ ہوتا تھا یہان تک کہ اسی سوز مین
مر گیا - الحق - ع - دار مردان خالی نباشد ؛

اے ابشار نوحہ گر از بہر کیستی ؛   چین بر جبین کشیدہ ز ابر وکیستی
آیا چہ دیدہ بود کہ چون من تمام شب   سر را بسنگ میزدی ومیگریستی

روایت ہے کہ جب حضرت مخدوم جہانیان رح بمرض موت بیمار ہوئے تو نواہون نام
ہند وعامل شاہی جو اوچ شریف مین قیام پذیر تہا حضرت کی عیادت کو آیا اور تقریر
کی کہ خدائے وحدہ لاشریک نے جس طرح حضرت خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفے صلعم کو
خاتم الرسل پیدا کیا تھا - اسی طرح آپکی ذات خاتم الاولیا ہے حضرت رسول مقبول صلعم

صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات مین نبوت ختم ہوگئی ہتی اور آپکی وفات کے بعد ولایت کا
خاتمہ ہو جائیگا۔ چونکہ اس تقریر سے اقرار توحید الہی ورسالت نبوت ہوتا تھا۔
حضرت مخدوم جہانیان رح نے سید صدرالدین صاحب رح کو فرمایا کہ تم نے اسکا اقرار
سنا اب یہ مسلمان ہو چکا ہے۔ اگر پھر مرتد ہو جائے تو واجب القتل ہوگا۔ حضرت
مخدوم سید صدرالدین رح نے فرمایا کہ اے نواہون اب تو احکام مسلمانی بجالا۔ ورنہ
قتل کیا جائیگا۔ چونکہ اسکو مسلمان ہونا منظور نہ تھا بہت ڈرا اور اُسی رات کو پوشیدہ
شہر اوچ شریف سے دہلی کو بھاگ گیا۔ اور بادشاہ سے اپنی سرگزشت بیان کی فیروز شاہ
بادشاہ نے بہی اُسکو اسلام پر ہدایت کی مگر وہ مسلمان نہ ہوا ؎

آہنے را کہ مورچانہ بخورد	نہ توان برداز وبہ صیقل زنگ
باسیاہ دل چہ سود گفتن وعظ	نہ رود میخ آہنی در سنگ

روایت ہے کہ بعد چند روز کے جب حضرت مخدوم جہانیان رح رہگرائے ملک بقا ہوئے
تو بعد فراغ تجہیز وتکفین سید صدرالدین رح اُسی مقدمے کے فیصلے کے لئے دہلی کو روانہ
ہوئے بادشاہ کو خبر ہوپہنچی پس حسب قاعدہ اس خاندان کے بادشاہ تین میل استقبال
کو آتا تہا بادشاہ سوار ہوا مگر چاہتا تہا کہ کسیطرح بہ حجت شرعی نواہون قتل سے بچ جائے
اسی خیال پر علماء وفضلاء کو جمع کیا انمین ایک فاضل محمد نام قاضی عبدالمقتدر کا بیٹا جودت
طبع مین اور تحریر وتقریر مین اپنا آپ ہی نظیر تہا اُسنے یہ تجویز کی کہ جب بادشاہ بوقت استقبال
حضرت سید صدرالدین رح سے ملین تو دریافت کرین کہ آپ نواہون کافر کے مقدمے کے فیصلے کے
لئے تشریف لائے ہین اگر وہ اُسمین ہان کہہ دینگے تو بہ حجت شرعی اُنپر غالب آجاینگے کہ آپ ابہی
اُسکے کافر ہونے پر بات کہہ چکے ہین پھر اُسکو مسلمان کسطرح بتاتے ہین۔ یہ تجویز قرار پاکر بادشاہ
سوار ہوا اور عندالملاقات وہی تقریر کی حضرت سید صدرالدین رح نے جواب دیا کہ نہین
ہم نواہون مسلمان کے مقدمے کے لئے آئے ہین اور اُسکا اسلام از روئے گواہان معتبر ثابت ہے جو ہمارے
ہمراہ مین قاضی زادے نے کہا کہ حضرت اسلام کے قبول کیواسطے اخلاص دل ضرور ہے
ایک سرسری بات پر آپ کیونکر حکم اسلام کا نواہون کی نسبت دیتے مین یہ بات
سنکر حضرت سید صدرالدین رح جلال مین آگئے۔ اور فرمایا کہ تیری تقریر سے ہمکو
دیانت کی بو نہین آتی ہے۔ تیری اجل کا وقت اگر نزدیک نہ ہوتا تو ہم تجھہ سے

تقریر کرتے- تو اپنے کفن کا فکر کر- یہ ارشاد فرما کر اُسے تیز نظر سے دیکھا اُسی وقت قاضی زادے کو درد پہلو شروع ہوا اور مرغ نیم بسمل کی طرح زمین پر لوٹنے لگا- بادشاہ نے اُسکو اُسی وقت اُسکے باپ کے پاس بھجوا دیا- اور خود حضرت کو ساتھ لیکر شہر مین آیا- اتنے مین قاضی عبد المقتدر علماء و فضلاء کے ساتھ اپنی عفو تقصیر کے لئے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا- اور کمال معذرت اور عجز و زاری کی کہ کسی طرح اُنکا بیٹا بچ جائے- مگر حضرت نے منظور نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ اسوقت وہ دنیا سے بالکل سفر کر گیا- جاؤ تم اُسکی تجہیز و تکفین کا فکر کرو ؎

پروانہ ازان سوخت کہ با شمع در افتاد ✤ با سوختگان ہر کہ در افتاد بر افتاد

مگر حق جل جلالہ اسکا عوض تمکو اس سے اچھا دیگا کیونکہ عورت اُسکی حاملہ ہے اُسکے پیٹ سے جو بچہ ہوگا وہ عالم فاضل ولی متقی ہوگا +

روایت ہے کہ یہ تقریر ابھی ختم نہین ہوئی تھی کہ قاضی کے گھر سے آدمی دوڑتا ہوا آیا اور کہ تمہارا بیٹا مر گیا ہے- قاضی نا امید گھر کو چلا گیا اور معلوم کیا کہ اُسکی عورت کو دو ماہ کا حمل تھا چنانچہ بعد وضع حمل کے اُسکا نام ابو الفتح رکھا گیا +

روایت ہے کہ ابو الفتح حضرت صدر الدین رح کی دعا کی برکت سے درویش کامل اور عالم اور فاضل اور دانشمند زمانہ ہوئے اور اب تک اُنکا مقبرہ جونپور مین بلند لگاہ خلق اللہ ہے

روایت ہے کہ فیروز شاہ بادشاہ نے نواہون کو سید صدر الدین رح کے سپرد کیا- اور عرض کی کہ بموجب شریعت کے جو کچھہ لازم آئے اسکی نسبت ویسا عمل کیجئے- سید صدر الدین رح نے نواہون سے فرمایا کہ تو مسلمان ہو چکا ہے شعار اسلام ظاہر کر جب اس نے یہ فرمان قبول نہ کیا اُسے قتل کر کے اوچ شریف کی طرف مراجعت فرمائی اور مدت مدید و عرصہ بعید اپنے برادر والا گہر کے قایم مقام ہو کر ارشاد عباد مین مشغول رہے اور من بعد بمقتضائے- اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون شربت موت چکھہ کر بجوار رحمت ایزدی واصل ہوئے وفات آپ کی بقول صاحب معارج الولایت بتاریخ سولہ جمادی الآخر ۸۲۷ھ مین واقع ہوئی اور مزار پر انوار آپکا اوچ شریف مین زیارت گاہ عالم ہے مولف بھی زیارت سے ان بزرگان دین کی مشرف ہوا ہے- الحمد للہ علی ذالک +

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ —

قطعه تاریخ وفات حسرت آیات ماهر انوار شریعت و طریقت - واقف اسرار حقیقت و معرفت - مداح پیغمبر آخر الزمانؐ - ممدوح جهان - سراپا بلیغ و فصیح - حکمت مآب جناب محمد خدابخش صاحب بدیع قادری حنفی حسن پوری مرحوم و مغفور والد ماجد مصنف عفی عنه

کنم حمد پروردگار عباد ‏ ‏ ‏ ‏ که حکمش بود واجب الانقیاد

گر از بهره از حکم او سرکشد ‏ ‏ ‏ ‏ رضا در قضایش بود بس مفاد

شود غارت از حکم او اهل کین ‏ ‏ ‏ ‏ چو نمرود و شداد و فرعون و عاد

گر از بهره این جا که او دم زند ‏ ‏ ‏ ‏ ز فرمان او هم کند ارتداد

بقا نیست جز او کسی را بدهر ‏ ‏ ‏ ‏ اجل هست بر هر سری ایستاد

کجا رفت اسکندر فیلقوس ‏ ‏ ‏ ‏ کجا رفت کاوس و جم کیقباد

ز حکمش مخالف موافق شود ‏ ‏ ‏ ‏ ببین آتش و آب و هم خاک و باد

بیان میکند سرّ او حرف حرف ‏ ‏ ‏ ‏ الف لام را بنگر و میم صاد

شود نظم تحمید ربّ هم ‏ ‏ ‏ ‏ ز نعت محمدؐ نبی مستزاد

درود خدا باد بر وی مدام ‏ ‏ ‏ ‏ به اصحاب و آلش بیوم التناد

پیام اجل آه چون میرسد ‏ ‏ ‏ ‏ گسسته شود رشتهٔ اتحاد

وفات جناب شه مرسلینؐ ‏ ‏ ‏ ‏ جهان را چه پندیست بیرانه داد

پس از رحلت آن شه دوسرا ‏ ‏ ‏ ‏ نماند این جهان را بهیچ اعتماد

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ ‏ ‏ ‏ ‏ نمودند رحلت همه شاد شاد

بود ماتم آن حسینؓ و حسنؓ ‏ ‏ ‏ ‏ بهر کوچه و ده و شهر و بلاد

ز خواجه شد اجمیر عبرت افزا ‏ ‏ ‏ ‏ ز غوث الوری خطهٔ بغداد

بهاء الحق و صدر دین رکن دین ‏ ‏ ‏ ‏ گذشتند ازین دهر آشوب زاد

بخاری عراقی و افغان حسن ‏ ‏ ‏ ‏ بگفتند احباب را خیرباد

برفتند مخدوم سید جلال ‏ ‏ ‏ ‏ ازین تنگنای سراپا سواد

کسی میرود وقت شب زین جهان ‏ ‏ ‏ ‏ کسی چون نسیم سحر با مراد

لطیف آہ چون والد پاک من ... بخلد برین رخت ہستی نہاد
بہ کمپ متوآہ شد مرقدش ... زیارتگہ اہل علم و وداد
یکم ماہ پاک بیع نخست ... سیر جمعہ این حشر بر من فتاد
غم رحلت سید المرسلین ... شدہ باز تازہ بصد ازدیاد
چو گمن کیست امروز اندوہگین ... بدار الفنائے قیامت نژاد
ہر آنکس کہ این واقعہ بشنود ... کند فاتحہ قل با خلاص یاد
ہر آنکس کہ خواند در ینجا درود ... در آغوشش آید عروس مراد
پیر شیون و حسرت و یاس و غم ... بہم کرد ہجری خیر العباد
۱۸

سن عیسوی گفت حضرت مسیح
محمد شد خدا بخش مرحوم باد

ذکر سید موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کا

یہ بزرگ فرزند دلبند سید حامد بخش جیلانی اوچی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحب مقامات بلند و مدارج ارجمند تھے۔ جب والد ماجد کے روبرو انہوں نے تکمیل ظاہری و باطنی پائی تو بخطاب جلال الدین ابو الحسین مخاطب ہوئے۔ بڑے بڑے علما و فضلا، ان کے مرید تھے۔ چنانچہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح بھی انہین کے مرید با اخلاص تھے۔ ان حضرت کو حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت کے ساتھہ ایک نسبت خاص تھی۔ کہ ہر وقت حضور رہتا تھا اور صدہا مرتبہ بیداری و خواب مین بجناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مستفید ہوئے۔ تمام عمر انہون نے ریاضت و مجاہدہ و عبادت و تعلیم و تلقین مین گزرانی آخر سال ایک ہزار ایک ہجری مین بدخواہان قوم لنگاہ کے ہاتہہ سے شہید ہوئے۔ روضۂ مبارک حضرت کا ملتان مین زیارتگاہ خلق اللہ ہے۔ آپکی تصانیف سے کتاب تیسیر الشاغلین مشہور معروف ہے ؎

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ... انچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

حضرت ابو الحسن شیخ علی مخدوم جلالی غزنوی ہجویری المخاطب بہ داتا گنج بخش قدس سرہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ... ناقصان را پیر کامل کاملان را رہنما

یہ بزرگ متقدمین اولیا سے امام طریقت رہبر حقیقت مطلع انوار عرفانی واقف اسرار ربانی عالم علوم ظاہری و باطنی۔ فاضل اجل مرشد اکمل عابد و زاہد متقی۔ مظہر خوارق و کرامت صاحب ولایت مشہور و معروف ہیں۔ یہ حضرت حسنی سید تھے انکا شجرۂ مبارک اس طرح کتابون مین مرقوم ہے حضرت مخدوم علی گنج بخش ہجویری بن سید عثمان بن سید علی بن عبدالرحمان بن شاہ شجاع بن ابوالحسن علی بن حسین اصغر بن سید زید شہید بن حضرت امام حسن بن حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ شیخ ابو الفضل بن حسن ختلی جنیدی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت کی بیعت تھی۔ اور اُنکی بخدمت شیخ حصری اور اُنکی بخدمت شیخ ابوبکر شبلی رح کے تھی۔ پیر روشنضمیر نے بعد تکمیل کے ہند کے لوگون کی ہدایت کے لئے اُنکو رخصت کیا۔ انہون نے لاہور مین آکر ہنگامہ مشیخت و فضیلت گرم کیا دن کو طالب علمون کی تدریس اور رات کو طالبان حق کی تلقین ہوتی ہزارون جاہل ان کے ذریعہ سے عالم اور ہزارون کافر مسلمان اور ہزارون گمراہ روبراہ اور ہزارون دیوانے صاحب عقل و ہوش اور ہزارون ناقص کامل اور ہزارون فاسق نیکوکار ہوے ؎

محو دیدار باش تا باشی	نقش دیوار باش تا باشی
چرخ زن گرد نقطۂ وحدت	مثل پرکار باش تا باشی
ار تضا دل بیار و دست بکار	دار ہشیار باش تا باشی

روایت ہے کہ تمام زمانہ نے انکی غلامی کو اپنا فخر تصور کیا اُسوقت لاہور مرجع علماء و فضلاء تھا دور دور سے شیخ حضرت کی خدمت مین آکر بہرہ یاب ہوئے۔ حضرت نے اپنے رہنے کا مکان اور مسجد خود تعمیر کی تھی جو اب تک موجود ہے محراب اُسوقت اُس مسجد کا اور مساجد کی نسبت سے کچھہ ٹیڑھا بطرف جنوب رہگیا تھا علمانے اسبات کا اعتراض کیا حضرت خاموش رہے۔ جب مسجد تیار ہو چکی تو حضرت نے کل علماء کو بلاکر دعوت کی اور خود امام ہوکر نماز پڑہائی اور بعد نماز سب کو روبقبلہ کھڑا کیا اور کہا کہ دیکھو قبلہ کس طرف ہے فوراً بحکم خلاق اکبر پردے اُٹھہ گئے اور کعبہ سامنے سے نمودار ہوا۔ اور سب نے بچشم ظاہر دیکھہ لیا اور اپنے اعتراض سے نادم ہوئے ؎

دیدہ کہ ترا ندیدہ باشد — آن دیدہ بگو چہ دیدہ باشد
در بار شد ست پے تو چشم — در گوش تو ہم رسیدہ باشد

روایت ہے کہ تمام عمر حضرت لاہور مین رہے آخر سال ۴۶۵ ہجری مین فوت ہوکر
اپنی تعمیر کردہ خانقاہ کے صحن مین مدفون ہوئے انکی وفات کے بعد بھی اولیائے
کرام فیض وافر انکی خاک پاک سے حاصل کرتے رہے ہین۔ چنانچہ حضرت خواجہ
معین الدین چشتی رح نے بھی یہان چلہ کشی کی اور سرداری حاصل اور شہنشاہ ہند
خطاب پایا۔ اور خواجہ فرید الدین گنج شکر رح نے بھی ذوق وشوق کا مذاق اسی دربار
سے پایا علے ہذا القیاس تمام بندگان اقلیم ہند جسقدر ہوئے ہین سب نے ان کے آستانہ
بوسی کی ہے۔ آپکی تصانیف بہت ہین منجملہ اُنکے کتاب کشف المحجوب مشہور ومعروف ہے

آسمان سجدہ کند پیش زمینے کہ درو — یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینید

حضرت دارا شکوہ رح فرماتے ہین کہ چالیس جمعرات جو کوئی پیہم انکے مزار پر جائے خدا سے
جو مانگے سو پائے اب بھی ہر ایک جمعرات کو معتقدان شہر لاہور و شہر امرتسر وغیرہ وغیرہ
حضرت کے مزار پر جمع ہوکر تمام رات بیدار رہتے ہین۔ شام سے صبح تک درود شریف
اور نعت شریف کا ذکر ہوتا ہے۔ پہر دن کو ہر ایک جمعہ کے روز میلاد شریف ہوتا ہے
عام وخاص حضرت کے سلام سے بہرہ مند ہوتے ہین۔ غرض کہ حضرت کی ولایت کا بازار
باوجود آٹھ سو باون برس وفات کو گزرے ہین آج تک گرم ہے۔ بلکہ روز افزون
ہے بیشک۔ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ۔ ترجمہ (تحقیق اولیا اللہ نہین مرتے ہین)
مولف بھی حضرت کے روضۂ مبارک کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک
یہ قطعات تاریخ درج حدیقۃ الاولیا ہین۔

علی غزنوی آن شاہِ ہجویری — سراپا نور روشن ماہ ہجویری
چو ورزید آخر از دنیائے فانی — مکان اندر مکانِ لا مکانی
عیان تاریخ او چون ماہ گفتم — علی ہجویری عالی جاہ گفتم
۴۶۵ھ

چو بود او سرور و سرخیل ابرار — برآمد سال ترحیلش ز سر ادبر
چو جستم از خرد تاریخ سالش — عیان شد کاشف دین ار تحالش
۴۶۵ھ

اے اہل حال سیکھو ہستی سے تم گزرنا — کہتے ہین سب اسی کو مرنے سے پہلے مرنا

جسکا ہے پیر کامل وہ ہے خدا سے واصل — عرفان ہے اُسکو حاصل خوب اسکو یاد کرنا

جو پیر پر فدا ہے مرشد پہ شیفتہ ہے — حاصل اُسے ہوا ہے دارین مین سنورنا

حرص وہوا کو چھوڑو منہ راہ کج سے موڑو — باطل کا رشتہ توڑو اے طفل و پیر و برنا

مثل لطیف شیدا ہو اپنے پیشوا کا
چاہیے جو تو سراپا ہر غم سے پار اُترنا

یاد [..]رت سے جسے فرصت نہین — دور اُس سے روضۂ جنت نہین

جسکے دل مین الفت حضرت نہین — خلق مین قابل رحمت نہین

نقدِ عشق سیدِ کونین سے — دوسری خوشتر کوئی دولت نہین

دیکھ حضرت کو ہے ششدر آئینہ — صرف اسکندر ہی کو حیرت نہین

شانِ آنحضرت جلیل القدر ہے — جاہلون کو اس سے واقفیت نہین

والیٔ کونین ہے ذات رسول — غیر کو حاصل ہے یہ شوکت نہین

اے لطیف ارشاد شاہ دین سے
کیا ہوئی خورشید کو رجعت نہین

خدا کے فضل کی دیکھو بہار پھولون مین — عیان ہے رحمت پروردگار پھولون مین

خیال عارض گلرنگ مین جگر ہے تپان — تڑپ رہا ہے دل بیقرار پھولون مین

ولائے رخ مین دم سرد مست بھرتے ہین — مہک رہی ہے نسیم بہار پھولون مین

کیا جو آپ نے گلگشتِ خلد آئی ندا — ہے انتخاب مرا گلعذار پھولون مین

چہار یار نبی نے بسا دیا فردوس — یہ ہشت خلد معطر ہے چار پھولون مین

ولائے شافع محشر نے گل کھلائے لطیف
ہوا ہے داغ جگر کا شمار پھولون مین

نقشہ مری آنکھون مین شہ دین کا جما ہو — اے کاش اسی شکل سے دیدار خدا ہو

جو نقش کف پائے شہ دین پہ مٹا ہو — مانند خضر خلق مین وہ راہنما ہو

انسان کو لازم ہے کہ راضی برضا ہو — لب پر نہ شکایت ہو نہ شکوہ نہ گلا ہو

سودا ہے سر مین مرے زلف شہ دین کا — سرزد جو خطا مجھسے ہو وہ مشک خطا ہو

مداح رہون انکا مین دو نو جہان مین
یارب یہ دوگانہ نہ کہین مجھسے قضا ہو

پہنچون مین حضوری مین کسی طرح نبی کی
مانوس اثر کچھہ تو مری آہ رسا ہو

صدقہ مین گدایان در پاک کے اپنے
شاہا کچھہ ادہر بھی نظر لطف و عطا ہو

ذکر شہ کونین سے سرشار ہو عالم
مواج ہمیشہ یہ سمے ہوش ربا ہو

رویت ہو میسر مجھے پھر تیرے نبی کی
بیدار مرا بخت پھر اے رب علا ہو

لپکا مجھے حضرت کی زیارت کا پڑا ہے
ہر وقت مرے پیش نظر نور خدا ہو

یارب کوئی چہرے سے نقاب اپنے الٹ کر
آگے کسی مشتاق کے خود جلوہ نما ہو

مدت سے لگے گہات مین ہین دیکھنے والے
دیکھو تو کسی نے نہ تمہین دیکھہ لیا ہو

مجھہ زار کی لین آپ خبر سرور عالم
یارب جو مرا درد ہے وہ میری دوا ہو

محشر مین بھی یارب یہ لطیف جگر افگار
آگے ترے محبوب کے خود مدح سرا ہو

یارب ترے محبوب کا جو مدح سرا ہو
عالم ہو سمجھدار ہو لکھا ہو پڑھا ہو

مجھہ پر بھی شہا لطف و کرم بہر خدا ہو
الطاف ہو بخشش ہو نوازش ہو عطا ہو

گر ایک نظر انکی مجھہ زار پہ پڑ جائے
آرام ہو تسکین ہو صحت ہو شفا ہو

مہمان بنالین مجھے اپنا جو شہ دین
احسن ہو بہت خوب ہو اچھا ہو مزا ہو

عشق شہ کونین مرے دلمین ہمیشہ
دگنا ہو ترقی پہ ہو زیادہ ہو سوا ہو

ممکن نہین مرکب ترے گرد کو پہونچے
بجلی ہو فرشتہ ہو چھلاوہ ہو ہوا ہو

ٹپکے جو ترے عارض گلرنگ سے قطرہ
کیوڑا ہو گل سرخ ہو نسرین ہو حنا ہو

پیدا کیا اللہ نے مردون ہی کی خاطر
تلوار ہو شمشیر ہو نیزہ ہو چھرا ہو

دارین مین ہر لحظہ لطیف اپنی زبان پر
توصیف ہو مدحت ہو ستایش ہو ثنا ہو

ملک عرب لطیف نہ جانے سے فائدہ
ہندوستان مین رنج اٹھانے سے فائدہ

جانا اگر زمین کے نیچے ہے بالیقین
پھر اونچے اونچے قصر بنانے سے فائدہ

نقصان کیا عبادت پروردگار مین
بنیاد کو خراب بتانے سے فائدہ

جب بت پرست بھی نہین [illegible]
پھر رند اور گبر کہانے سے فائدہ

تفصیل سپہر رام ہو مشکل ہے یہ لطیف
بے سود سر پہ خاک اڑانے سے فائدہ

بہر حزین رعایا باران بدہ خدایا
باران بدہ خدایا باران بدہ خدایا

از ماہ تا بماہی زیبا بہ تست شاہی
کونین را پناہے باران بدہ خدایا

خشک ست گنگ بربا ایست سنگ برپا
وقت بہت تنگ بربا باران بدہ خدارا

بہر شفیع محشر بہر قسیم کوثر
بہر حبیب داور یا باران بدہ خدارا

بہر عنی و حیدر شیخین پاک محضر
حسین و بنت سرور باران بدہ خدارا

بہر رسول مدنی بہر سہیل یمنی
بہر اویس قرنی باران بدہ خدارا

بہر جناب میران دیباچہ پیر پیران
زینت فزائے جیلان باران بدہ خدارا

بہر معین دوران ہند ولی ذیشان
غربا نواز سلطان باران بدہ خدارا

از خلق دلشکستہ عرض است دست بستہ
بہر لطیف خستہ باران بدہ خدارا

مطلع ہے حسن مطلع خاور لئے ہوئے
پہلوئے حمد و نعت برابر لئے ہوئے

خورشید حشر کیون نہ ہمین دیکھتے پہرے
ہم دامن رسول ہین سر پر لئے ہوئے

چہائینگے اب تو شہر مدینہ مین چہاونی
عشاق جا رہے ہین وہ بستر لئے ہوئے

لکہنا ثنائے ابروئے حمدار دیکھہ کر
مریخ غیض مین ہے وہ خنجر لئے ہوئے

بنتا ہے کون اسکا خریدار دیکھیے
بیٹھے ہین ہم بہی نعت کا دفتر لئے ہوئے

دفتر مرا ہے نعت نبی سے بہرا ہوا
دامن مین باغبان ہی گل تر لئے ہوئے

آئین احمدی سے مین ہون بہرہ ور لطیف
آئینہ ہاتھ مین ہے سکندر لئے ہوئے

پہر تپ ہجر نے شاہا ہمین مارا مارا
شربت وصلت خود بخش خدارا مارا

کیون عرب مین ہنین سلطان عرب ہے آتے
دربدر ہند مین پہرتا ہون مین مارا مارا

جان بخشی لب جان بخش نے کی ہتی ایکبار
زلف نے جرم محبت مین دو بارا مارا

جائے عبرت ہے پس مرگ کہ مرے کرسی
اور اوپر سے ہے احباب نے گارا مارا

کہل گئی شان امیری کی حقیقت اے لطیف
ہمنے جب گور غریبان مین نظارا مارا

پھر نقاب اپنا اٹھاؤ یا محمد مصطفےٰؐ ۔۔۔ پھر مجھے جلوہ دکھاؤ یا محمد مصطفےٰؐ

پھر خبر لو اپنے شیدا کی خدا کے واسطے ۔۔۔ اپنے کشتے کو جلاؤ یا محمد مصطفےٰؐ

پھر کوئی ساغر پلا دو مجکو اپنے ہاتھ سے ۔۔۔ پھر مجھے بیخود بناؤ یا محمد مصطفےٰؐ

رونے والون کو ہنسانا آپ ہی کا کام ہے ۔۔۔ اپنے روٹھے کو مناؤ یا محمد مصطفےٰؐ

آخری ہے وقت میرا خاتمہ بالخیر ہو ۔۔۔ میری بگڑی کو بناؤ یا محمد مصطفےٰؐ

آہ گرداب بلا مین پھنس گیا میرا جہاز ۔۔۔ اسکو ساحل پر لگاؤ یا محمد مصطفےٰؐ

آگیا وقت شفاعت ہر شفاعت کیجئے ۔۔۔ مدعا دل کا دلاؤ یا محمد مصطفےٰؐ

اپنے خمخانہ کا صدقہ اپنے متوالون کی خیر ۔۔۔ پھر مجھے بھی کچھ پلاؤ یا محمد مصطفےٰؐ

آرزو میری برآئے رنج و کلفت دور ہو ۔۔۔ تم مرے دل مین در آؤ یا محمد مصطفےٰؐ

میری سب شرم و حیا ہے آپ ہی کے ہاتھ مین ۔۔۔ آبرو میری بڑھاؤ یا محمد مصطفےٰؐ

طالب دیدار حضرت ہے لطیف قادری
اسکی آنکھون مین سماؤ یا محمد مصطفےٰؐ

جو کوئی شیدائے فخر مرسلان ہو جائیگا ۔۔۔ وہ حبیب خالق ہر دو جہان ہو جائیگا

جسپہ لطف سرور کون و مکان ہو جائیگا ۔۔۔ وہ خوشی سے داخل باغ جنان ہو جائیگا

نام پاک مصطفےٰؐ ورد زبان ہو جائیگا ۔۔۔ حشر مین چھٹکارا اپنا بیگمان ہو جائیگا

حق تعالیٰ ہمکو بخشے گا طفیل شاہ دین ۔۔۔ بگڑی بنجائیگی خالق مہربان ہو جائیگا

رو سیاہی کافرون کو ہوئیگی اسدن نصیب ۔۔۔ زند اُس دن سرخ روئے گلرخان ہو جائیگا

فیض تو حبیب گل رخسار حضرت سے لطیف
عبد کا مضمون مثل بوستان ہو جائیگا

وآخر دعوانا ان الحمد رب العالمین سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علے المرسلین والحمد لله رب العالمین وصلے الله تعالیٰ علے خیر خلقه محمد وعلے آله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

حضرت شاہ بہاء الحق زکریا رحمہ کی سوانح عمری تمام ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسمائے مبارک حضرت غوث الملک غوث بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ العزیز

گفت مولانا بہاء الدین زکریا قریش
نام من در ملک عربستان مولانا کبیر
بو الحسن در مغرب مشکلکشا در ملک چین
در عراقم میر اسود در دمشقم بو علی
خاور اندیشہ محمد یاور اندر بیر دین
جنیان عبد المہیمن پریان عبد الوہاب
در یمن وان پیر عیسی در قرن غوث الزمان
ہندیان مخدوم گویند کر خیانم التقیا
ہست در ہر آسمان اسمائے من یک یک جدا
اولین عبد الجلیل و در دوم عبد الغفور
قطب عالم پنجمین عبد الصمد در ششمین
حاملان عرش مے خوانند زکریا مرا
غوث عالم شیخ الاسلام است از حق نام ما
نام من بدر المشایخ از عطائے پیر ماست
مولدم خطہ کروڑ از دیہہا دیپال پور
شاہ محمد غوث پدرم فاطمہ مادر مرا
نام من در ہر ولایت دان جداگانا ہمیش
در فرنگم مستطیع و در ختن شاہ ہمیر
بو الفرح توران و در شیراز و در ایران ہمین
در صفاہان حق نما و در حبش احمد ولی
بریان عبد القوی و بحریان عبد المتین
قوم دیوان گفت مارا شاہ دین عالیجناب
در خراسانم بہاء الدین نامم شد عیان
زنگیان قطب جہان سلطان عالم رہنما
قدسیان خوانند در نام من صبح و مسا
در سوم عبد الرحیم و چارمی عبد الشکور
ہفتمین خوانند مرا محبوب رب العالمین
بو محمد خواندہ احمد خواجۂ ہر دو سرا
بو الفتح مے خواند پدرم بو الفضل مادر مرا
والئے ملتان نمودہ حکم من بالا و رست
بست و ہفتم ماہ رمضان شب آدینہ ضرور
شاہ جیلان است جدم از طرف مادر مرا

ہر کہ خواند نام من صبح و مسا با صد یقین
مشکلش آسان شود از لطف رب العالمین

شجرۂ مبارک نقشبندیہ

خداوندا پئے حضرت محمد — بحق حضرت صدیق امجد
بحق حضرت ذیجاہ سلمان — برائے قاسم ممدوح دوران
بحق بایزید و بوالحسن ہم — بحق بو علی دافع غم
پئے بو یوسف وہم عبد خالق — بحق عارف شیدائے رازق
پئے محمود وہم خواجہ عزیزان — پئے بابا سماسی بحر عرفان
پئے سید امیر نیک محضر — پئے خواجہ بہاء الدین اکبر
پئے خواجہ علاء الدین عطار — پئے یعقوب چرخی نیک کردار
پئے خواجہ عبید اللہ احرار — بحق زاہد و درویش آثار
پئے خواجہ امکنگی ذیجاہ — بحق خواجہ بکی ذیجاہ
بہ خواجہ ہاشم وہم خواجہ سکین — پئے خواجہ امیر اہل تمکین
پئے حسن محمد بحر عرفان — پئے شیخ محمد حسن ایمان
بحق شیخ یحییٰ قطب مدنی — بہ سید مالک فردوس وطنی
بہ سید شاہ عبد اللہ ذیشان — بہ قطب الدین فخر جن و انسان

پئے حضرت نظام الدین احمد
بہ این عبد اللطیف الطاف بجد

شجرہ شریف سہروردیہ

یا الٰہی بحق شاہ رسل — فخر ہر جزو افتخار کل

رونق افروز مسند لولاک — احمد مجتبیٰ محمد پاک

رحمت حق روان بروحش باد — برکت حق دوان بروحش باد

بہر حضرت علی رض شیر خدا — کرم اللہ وجہہ ابدا

بہر آن نور بخشی حسن بصری — حضرت خواجہ حسن رض بصری

بہر شیخ المشایخ ذیشان — عبد واحد رض بزرگ عالیشان

بہر حضرت فضیل ابن عیاض — فخر زہاد و عابد و مرتاض

بہر سلطان حضرت ابراہیم رح — ابن ادہم امان عرش عظیم

بہر شیرین نمائے ہر تلخی — شیخ دوران شفیق ہم بلخی

بہر شیخ المشایخ ذی جاہ — شیخ حاتم رض اصم ولی اللہ

بہر آن بوتراب رض فخر علی — نخشبی ماہر خفی و جلی

بہر فخر حجازی و عربی — شیخ ابن عمر رض بہ اصطخری

بہر شیخ المشایخ اکبر — حضرت بو محمد جعفر رض

بہر آن شیخ ابی عبد اللہ — ابن حضرت خفیف عالیجاہ

بہر شیخ المشایخ اہل سیاس — غرق دریائے ہوا بو العباس رض

بہر فخر مشایخ زنجان — شیخ عالم اخی نوح ذیشان

بہر شیخ محمد رض وردی — ابن عبد اللہ سہروردی

بہر شیخ ہم وجیہ الدین رض — بہر فخر امم ضیاء الدین رض

بہر شیخ الشیوخ با تمکین — حضرت خواجہ شہاب الدین رض

بہر غوث الورا بہاء الدین — بہر عارف بزرگ صدر الدین رض

بہر ارکان وہر رکن الدین رح　　بہر مخدوم پاک روئے زمین

بہر راجو جناب صدر الدین رح　　بہر قاضی جناب علم الدین

بہر کامل نمائے اہل کمال　　قارن رح الملتہ بزرگ خصال

بہر شیخ المشائخ محمود　　شیخ راجن رح ممجد و مسعود

بہر شیخ جمن جمال الدین رح　　بہر حسن رح محمد مسکین

بہر شیخ محمد عالم　　بہر قطب المدینہ یحییٰ ہم

بہر حاجت روائے ہر سالک　　حضرت شیخ سید مالک

بہر سید بزرگ عالی جاہ　　قطب الاقطاب شیخ عبد اللہ

بہر حاجی جناب قطب الدین رح　　قطب عالم خطاب قطب الدین رح

بہر نظم الورا نظام الدین رح　　ناظم دوسرا نظام الدین رح

بہر عبد اللطیف حق ناظم
رب سلم علیہ و علیہم

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

سوانح بندہ نواز

حضرت خواجہ سید محمد بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ
[illegible]ا نصیر الدین روشن چراغ دہلی کے حالات پیدائش نسب نامہ شجرہ
تحصیل علم حضرت روشن چراغ دہلی سے فیض حاصل کرنا آپکے
علم کا بیان وجہ تسمیہ بندہ نواز گیسو دراز ترک دہلی آپکے کرامات
[illegible] میں تشریف لیجانا اور لوگونکو فیض پہنچانا اور آپکے
[illegible] کا حال نہایت عمدہ طور پر لکھا گیا ہے آپکے ملفوظات سے
[illegible] تصوف کی قیمتی اور کار آمد باتیں درج کی گئی ہیں مثلاً
[illegible] وغیرہ سے بیعت تحقیق شیخ زمین بوسی مشائخ اقسام خلافت کرامات
[illegible] اولیاء اللہ شغل خفی فقر اصلی و مصنوعی صفت مراقبہ تعریف سماع
[illegible] کلام کی تعریف صورت بیعت تحقیق اصل خرقہ مشائخ عشق
[illegible] کشف الاولیاء اللہ وغیرہ وغیرہ بہت سے مفید اور ضروری
[illegible] لکھے گئے ہیں شائقین تصوف کو عموماً اور ناظرین ملک دکن
خصوصاً نہایت مفید ہیں قیمت صرف ۸ر

[illegible] الملقب بہ حیات صالحہ

[illegible] شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی کے طرز کا
[illegible] ناول ہے کہ جسمیں ایک شریف خاندان کا سچا فوٹو اور صالحہ
[illegible] نیز با سلیقہ لڑکی کا کچا چٹھا ہر صاحب پردہ نشین عورت کو
قابل مذہب کے عورتوں کے دیکھنے کے لایق ہے کیونکہ واسطے عورت
[illegible] کے نصیحت یا دینی امر جس میں مسئلہ کا قصہ ہے لیکن ضمناً
[illegible] باتیں ایسی ہیں جو ہر شخص کو زندگی میں پیش آتی ہیں خواب
[illegible] کی حالت ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے صرف مجموعہ کی
[illegible] مطالعہ کتاب سے ہو سکتی ہے پھر دہلی کی ٹکسالی زبان قلعہ
[illegible] اور دہلی بیگمات کی زبان ممکن نہیں کہ اسکے ایک صفحہ
[illegible] بعد بھی گھر کا تمام کتاب کے بغیر ختم کئے چھوڑ دیں باوجود اسقدر
[illegible] کے قیمت صرف ۱۲ر

حیات ولی

حیات ولی ایک جدید اور قابل قدر کتاب ہے جسمیں عارف
باللہ حضرت شاہ ولی اللہ اور انکے محترم خاندان کی سوانح
عمری کا دلچسپ اور مفصل حال اور نہایت بابرکت اور عالی خاندان
کی سچی تاریخ ہے جو نہایت مستند تذکروں اور معتبر ذریعوں
سے منتخب کی گئی ہے شاہ ولی اللہ صاحب اور انکے خاندان
کے متعلق نظیر بادشاہوں حضرات کے واقعات اور انکے سجادہ
تاریخی مستند اور دلچسپ حالات ولادت طفولیت اور سن
تمیز و طریقہ تعلیم کی پوری کیفیت تحصیل علوم ظاہر باطن
کی دھوم اخلاق و عادات کشف کرامات ملفوظات و مکتوبات
الہامات و تصرفات اعلاے کلمۃ الحق کیلئے رنج و تعب خاندان کا
شجرہ اور حسب و نسب مشائخ کی تکمیل تصنیفات کی تفصیل
فضائل و معاملات کا سلسلہ انکی عربی نثر و نظم کا تذکرہ
وصال یعنی وفات کا واقعہ غرضکہ شاہ صاحب اور ان کے
خاندان کے متعلق کوئی دلچسپ حکایت ایسی نہیں جو اس کتاب
میں نہ ملے اور انکی سوانح عمری کا کوئی نسخہ ایسا نہو گا جو اس
مجموعہ میں نظر نہ آوے اس کتاب کے چار حصے ہیں پہلے میں
مولینا شاہ ولی اللہ صاحب کے اجداد و اعمام کے حالات درج
ہیں اور دوسرے میں انکی ننہیال کے بزرگان کرام کی کیفیات تیسرے
میں آپکے والد بزرگوار شاہ عبد الرحیم کے واقعات ہیں اور چوتھے میں
خود شاہ صاحب اور انکے چاروں صاحبزادے جو چمکتے ستارے تھے یعنی مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب مولینا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبد القادر صاحب
مولانا شاہ عبد الغنی صاحب کے مفصل و مکمل سوانح ہیں اس کتاب کا
مطالعہ کچھ ایسا پردہ غفلت اٹھاتا ہے گویا دیکھنے والا خود ان
بزرگوں کے مبارک حلقے میں شامل ہو جاتا ہے اسپر مزید یہ کہ چار
مفید نقشے دئے ہیں اور بلحاظ ضخامت شائقین سے [illegible]